NewEraMagazine
محبت ضروری تو نہیں
از فری فاطمہ
Creations
تہنیت علی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت ضروری تو نہیں

از فری فاطمہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

زندگی بھی عجیب کھیل کھیلتی ہے جب چاہا مانگا تب نہ ملا اب جب چاہ ہی مر گئی تو زبردستی زندگی میں شامل کروایا جارہا ہے یہ کیسا کھیل ہے تقدیر کا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔فلک سر پکڑ کہ بیٹھ گئی۔۔

زندگی نے بہت گندا مذاق جو کیا تھا اس کے ساتھ اب آگے کیا ہوگا؟

کامران صاحب اور بتول بیگم کے تین بچے تھے دو بیٹے ایک بیٹی۔۔بڑے بیٹے احمر کی شادی کامران صاحب نے اپنی بھانجی شہانہ سے کی تھی جو کہ انتہائی مغرور اور بے حد حسین عورت تھی۔۔نہایت حسن پرست اور دولت کی لالچی ایک ایسی عورت جو خود کی ذات کے لیے جیتی تھی سونے پہ سہاگہ اللہ نے شہانہ کو دو بیٹوں سے نوازہ تھا۔۔۔عاشر اور التمش۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسرے نمبر پر ابراہیم تھے ان کی شادی بتول نے اپنی بھانجی عبیرہ سے کی تھی جو کہ شہانہ کے برعکس بہت ہی صابر اور صبر و شکر کرنے والی خاتون تھی۔۔خدا نے عبیرہ کو ایک ہی بیٹی کی رحمت عطا کی تھی۔۔۔ارسہ۔۔

اس کے بعد ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔۔

تیسرے نمبر پر بیٹی ارم تھی جس کی شادی دونوں نے سوچ بچار کے بعد اپنی اکلوتی نند سدرہ بیگم کے بیٹے ارحم سے کی تھی۔۔

کامران اور بتول کے گھر کو نظر تب لگی جب کم عمری میں ہی ارم کو تقدیر

کے لکھے نے بیووگی کی چادر اوڑھا دی اور وہ اپنی بیٹی کے ہمراہ واپس اپنے میکے آگئی کیونکہ سدرہ بیگم بھی اسی ایکسیڈنٹ میں بیٹے کے ہمراہ ہی وفات پا گئی تھی تو سسر رحیم نے بہو کو گھر سے نکال کر خود دوسری شادی کرلی تھی۔۔

وقت کا کام گزرنا تھا۔۔کامران صاحب کو بیٹی کی فکر ستانے لگی تو مجبور ہو کر انھوں نے ارم کو دوسری شادی کے لیے قائل کرنا شروع کیا اور آخرکار وہ مان گئی۔۔

احمر نے اپنے دوست صارم سے ارم کے رشتے کی بات کی۔۔صارم مان گیا مگر اس کی فیملی نے شرط رکھی کہ ارم کو قبول کرلیں گے مگر ارم کی بیٹی کو کسی طور پر قبول نہیں کریے گے ارم کو یہ شرط منظور نہ تھی مگر حالات کے پیشِ نظر اس کو ہاں کرنی پڑی۔۔۔اپنی چھوٹی سی بیٹی کو چھوڑ کر کون سی ماں ایسے جانا چاہے گی مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ کب تک ایسے بھائیوں کے در پہ پڑی رہے گی آج ماں باپ ہیں کل کو کون بیوہ بہن کی کرے گا۔۔

شہانہ نے ارم کی بیٹی کی ذمہ داری لینے سے صاف منع کردیا مگر عبیرہ کے دل میں خوف خدا باقی تھا اس نے یتیم کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا اور کہا کہ آج کے بعد اس کی دو بیٹیاں ہیں ارسہ اور فلک سب کے دل کو سکون ہوا اسی طرح فلک ارحم فلک ابراہیم بن گئی۔۔۔

فلک اور ارسہ ساتھ ساتھ کھیلتی اور دونوں ہی ہم عمر تھی۔وقت تھوڑا اور

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آگے گزرا ارم کو اللہ نے صاحب اولاد کردیا اور اس نے خوبصورت بیٹے کو جنم دیا۔۔

ارم پہلے پہل تو فلک کو ملتی رہی تھی مگر بیٹے کی پیدائش کے بعد یہ سلسلہ بھی ختم ہوا۔۔شہانہ کو فلک ایک آنکھ نہ بھاتی تھی جبکہ ارسہ کو وہ بہت چاہ سے اپنے پاس رکھتی تھی۔۔

بتول بیگم کی اچانک طبیعت ناساز ہوئی تو سب ہسپتال پہنچ گئے اور دھچکہ تب لگا جب معمولی ہارٹ اٹیک ان کو جہان فانی سے کوچ کروا گیا ان کی وفات نے جہاں سب کو جھنجوڑ دیا وہی کامران صاحب بھی بستر سے لگ گئے یہی وہ مرحلہ تھا جب گھر کی باگ ڈور شہانہ کے حصے میں آئی تو انھوں نے آہستہ آہستہ عبیرہ کو فلک کے خلاف کرنا شروع کیا اور خلاف کرنے کی وجوہات کچھ یہ بتائی۔

عبیرہ تمھیں تو اللہ راہ دے منحوس لڑکی کو بیٹی بنا دیا جبکہ یہ تو پیدائشی منحوس ہے۔پیدا ہونے کے کچھ وقت میں ہی باپ کو کھا گئی اور اب دیکھو ہمارے گھر آتے ہی بتول اماں کو کھا گئی جتنا جلدی ہو اس سے جان چھڑوا لو تمھارے اور ابراہیم کے لیے یہی بہتر ہے۔۔۔

اور پھر کچھ یوں ہوا کہ گھر میں کہرام مچ گیا ابراہیم صاحب کسی صورت بھی فلک کو واپس بھیجنے کو نا مانے جبکہ شہانہ نے احمر اور عبیرہ دونوں کو کنوینس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرلیا تھا کہ فلک کو ارم کے پاس واپس بھیجا جائے۔۔

دوسری طرف معاملہ ارم کے پاس گیا تو صارم کی فیملی تب بھی فلک کو نا اپنا سکی اور بلآخر فلک کی تقدیر کا فیصلہ یہ طے پایا کہ اس کو ہاسٹل شفٹ کردیا جائے اس ساری بات سے انجان کامران صاحب کو یہی بتایا گیا کہ فلک کو پڑھنے کا بہت شوق تھا اور گھر پہ نانی کی یاد ستاتی تھی اس لیے ہاسٹل بھیج دیا ہے۔۔

ارسہ اور ابراہیم دو ایسے لوگ تھے جو فلک کہ بہت قریبی تھے ویک اینڈ پہ ابراہیم صاحب فلک کو لے آتے فلک سے نفرت کرنے والوں کی لسٹ زیادہ لمبی تھی عاشر اور التمش بھی فلک سے بہت برا سلوک کرتے تھے۔۔خاص کر التمش کو تو فلک کے نام سے ہی نفرت تھی شہانہ نے شروع سے ہی بیٹوں کو فلک کے بارے میں غلط باتیں بول کہ ان کا دل فلک کی طرف سے کھٹا کردیا تھا۔۔

وقت کا کام تھا گزرنا فلک نے بھی خود کو ہاسٹل کی زندگی میں ایجسٹ کر ہی لیا تھا۔۔۔ارسہ ڈاکٹری(ایم بی بی ایس)پوری کر چکی تھی اور بے حد خوبصورت ہوگئی تھی جبکہ فلک نے ایم اے انگلش کیا تھا اور فلک کی نیچر سادہ تھی تو اس حساب سے وہ سادہ ہی رہتی تھی۔

اب وقت واپس گھر آنے کا تھا اور گھر کے حالات اس کو گھر آنے کی اجازت

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں دے رہے تھے شہانہ کو فلک کے واپس آنے کا پتہ چلا تو اس نے اور سب نے اختلاف کیا مگر ابراہیم اور ارسہ فلک کو واپس لے ہی آئے تھے۔

فلک ارسہ اور ابراہیم کے ساتھ گھر داخل ہوئی۔۔۔شہانہ کی کاٹ دار آواز نے سب کے قدم جکڑ دیے۔

بھابھی آخر آپ کیوں نہیں چاہتی کہ فلک گھر آئے؟

ابراہیم صاحب نے آج سوال کر ہی لیا تھا۔۔

ابراہیم بھائی فلک ارم کی ذمہ داری ہے ہماری نہیں۔۔۔لہذا ارم کو چاہیے اس کو لے جائے میں اس منحوس لڑکی کو گھر میں کیسے رکھ لوں جو پیدا ہوتے ہی باپ دادی کو کھا گئی پھر ہماری خالہ کو بھی کھا گئی اور اب خدا اس گھر کی خیر ہی کرے میرے اپنے جوان جہان بیٹے ہیں ان کو کچھ ہوگیا تو۔۔۔ہائے!!!نا رسک لے چھوڑ آئے اس کو کہیں اور تاکہ ہم سکون سے رہے۔۔۔

شہانہ کے الفاظ فلک کے دل پہ تیر کی طرح چبھے اور آنکھوں سے آنسو چھلک گئے۔۔

خوفِ خدا کریں بھابھی کیا فضول گوئی کررہی ہیں۔۔۔اللہ رحم کرے بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہیں۔۔۔

ابراہیم نے فلک کے سر پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔

جی بھائی ارسہ رحمت ہی ہے مگر یہ تو منحوس ہے اس کو اس کی ماں کے گھر بھیجے بس بات ختم۔۔۔

شہانہ نے ہاتھ اٹھا کے اعلان کیا۔

نہیں آج میں آپ کی بات نہیں مانوں گا بھابھی فلک اب سے یہیں رہے گی۔

بابا کوئی بات نہیں میں ہاسٹل میں رہ لوں گی۔۔

فلک نے پہلی بار گفتگو میں مداخلت کی۔

نہیں بیٹا یہ تمھارا بھی گھر ہے تم یہی رہوگی اور تم خاموش رہو۔۔ارسہ اس کو کمرے میں لے جاؤ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارسہ فلک کو اپنے ساتھ لے گئی۔۔

اور ہاں بھابھی آپ چلے ذرا بابا جانی سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

ابراہیم نے شہانہ سے کہا ناچار شہانہ کو جانا پڑا۔

ناچار آج ابراہیم کو یہ بات کامران صاحب کو بتانی پڑی اور وہ اس دقیانوسی سوچ سے بے حد پریشان ہوگئے۔

شہانہ تم تو میری بھانجی ہو۔۔۔مجھے بہت مان تھا تم پر اتنے سالوں سے تمھاری یہ سوچ تھی مجھے بہت افسوس ہورہا ہے اور عبیرہ تم۔۔۔مجھے حیرت ہے تم پر تم نے تو ہاتھ رکھا تھا فلک کے سر پر اور کہا تھا فلک اور ارسہ میں کوئی فرق نہیں کروگی۔۔میں نے تو بہت بڑے بڑے فیصلے سوچ رکھے تھے ارسہ اور فلک کے لیے مگر تم لوگوں کی سوچ نے مجھے بہت مایوس کیا ہے۔۔۔بہت افسوس ہورہا ہے۔۔

کامران صاحب افسوس سے سر جھٹک کے بیٹھ گئے۔

مجھے معاف کردیں ابا جی مجھے پتہ نہیں کیا ہوگیا تھا۔۔۔

عبیرہ نے کامران سے معافی مانگی تو ناچار شہانہ کو بھی اپنے آپ کو منوانا پڑا۔

ہاں ابا جی غلطی ہوگئی معاف کردیں۔۔

احمر نے بھی اپنی غلطی تسلیم کی ابراہیم صاحب کو بہت تسلی ہوئی کہ اب سب ٹھیک ہوجائے گا۔

میں نے تم سب کو معاف کیا مگر میری ایک شرط ہے میں نے فلک کے لیے کچھ سوچا ہے اگر تم سب اپنے کیے پہ سچ میں شرمندہ ہو تو میری بات مانو گے ورنہ نہیں۔۔۔

کامران صاحب نے نیا دھماکہ کردیا تھا سب کے سروں پہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ج۔۔جی کیا شرط ابا جی؟؟

شہانہ کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے مگر ناچار ہمت کر کے تھوڑا مسکرا کے پوچھ بیٹھی۔

فلک تمھاری بہو بنے گی شہانہ۔۔۔اب بڑی بہو بناؤ یا چھوٹی بہو یہ تم سب طے کرو میں چاہتا تھا کہ ارسہ اور فلک اس گھر سے نہ جائے اور سدا اپنے گھر میں ہی رہے اب فیصلہ تم لوگ کرو کہ کس کا رشتہ کس سے طے کرنا ہے۔۔

کامران صاحب نے یہ فیصلہ سنا تو دیا مگر شہانہ کے دل کو کسی صورت یہ فیصلہ قبول نہ تھا مگر فلحال وہ خاموش ہوگئ تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج بہت ہی اہم میٹنگ اٹینڈ کر کے وہ سیدھا گھر آیا مگر گھر پہ خاموشی کا راج تھا۔اسے حیرت نے گھیرا ناچار وہ دادا کے کمرے میں چلا گیا مگر اندر سے آتی آوازوں نے اس کے قدم روک لیے۔

فلک اور ارسہ کی شادی عاشر اور التمش سے کروانے کی بات چل رہی تھی۔

آہ نہیں یہ ممکن نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ تو ارسہ کو بچپن سے چاہتا ہے اور عاشر بھائی تو۔۔۔

وہ سر جھٹک کے وہاں سے اپنے کمرے کی طرف جانے لگا جب زوردار ٹکر

سے کوئی گرتے گرتے بچا۔

تم یہاں کیا کررہی ہو؟؟

التمش نے غصے سے فلک کو دیکھا۔

وہ میں۔۔۔میں نانا جی کو ملنے آئی تھی۔۔

فلک تو ویسے ہی التمش سے ڈرتی تھی کیونکہ وہ غصے کا بہت تیز تھا فلک سے تو بچپن سے ہی اس کو خدا واسطے کا بیر تھا۔۔

ملنے آئی تھی یا چھپ چھپ کے باتیں سننے آئی تھی۔۔

التمش نے گھور کے پوچھا۔

ن۔۔۔نہیں قسم سے ملنے آئی تھی میں نے کچھ نہیں سنا۔۔۔

فلک نے اپنی طرف سے صفائی پیش کی۔

ٹھیک ہے جاؤ یہاں سے اور میرے لیے چائے بنا کے لاؤ جلدی۔۔۔

التمش نے حکم چلانے والے انداز میں فلک سے کہا۔

ج۔۔۔جی اچھا۔۔

فلک گھبراتی ڈرتی وہاں سے بھاگی کچن میں گھس گئی۔

التمش فلک کے اس انداز سے محظوظ ہوتا اپنے کمرے میں چلا گیا مگر اس کے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر ایک شرارت سوجھی۔۔۔

کمرے میں جا کے اس نے چینج کیا اور ٹیبل بلکل دروازے کے آگے رکھ دی تھی اور خود اندھیرا کرکے سوگیا فلک کا انتظار کرتے کرتے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

تو بتائیں بھائی عاشر اور التمش میں کس کی شادی کس سے کرنا پسند کریں گے۔۔

ابراہیم نے کامران کے سامنے ہی پوچھ لیا۔

عاشر اور فلک کی شادی کریں گے اور التمش نے مجھے پہلے ہی ارسہ کے لیے پسندیدگی کا اظہار کیا ہے تو ارسہ اور التمش کی کریں گے۔۔

حیرت انگیز طور پر جواب وہاں سے آیا جہاں سے امید بھی ناں تھی شہانہ نے بڑے ٹھاٹھ سے جواب دیا۔۔

ٹھیک ہے بس پھر ڈن کرو کیوں بچوں کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں؟؟

کامران صاحب نے ابراہیم اور احمر سے پوچھا دونوں خوشی خوشی گلے ملے اور عبیرہ بھی شہانہ سے ملنے لگی مگر شہانہ کی طنزیہ مسکراہٹ کسی نے نہیں دیکھی تھی وہ جانتی تھی عاشر دو سال سے کسی دوسری لڑکی کے عشق میں پاگل ہے

اور وہ کب سے اس کو ٹالے جارہی ہیں مگر اب مزید نہیں ٹالے گی۔۔۔

ماما کس سے پوچھ کہ آپ نے میرا رشتہ التمش سے طے کیا بتائیں مجھے؟

ارسہ رشتے کا سن کر آگ بگولہ ہوگئی۔

آہستہ آواز میں بات کرو فلک کو تو بتایا ہے اس نے تو شور نہیں مچایا تم کوئی انوکھی ہوں جو یوں شادی کرو گی۔۔۔

ماما مجھے نہیں کرنی التمش سے شادی پلیز۔۔۔۔۔

ارسہ روہانسی ہوگئی۔۔

التمش اچھا لڑکا ہے تمھیں چاہتا ہے بہت اور تمھیں بہت خوش رکھے گا۔۔

اور میری خوشی کا کیا ماما؟؟؟مجھے التمش لائف پارٹنر کے روپ میں نہیں چاہیے پلیز۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔بڑوں نے فیصلہ کرلیا ہے تم اب انکار نہیں کروگی سمجھی تم۔۔۔

ارسہ خاموش ہوگئی مگر وہ کسی طور پر اس رشتے سے راضی نہیں تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک چائے لے کے التمش کے کمرے میں گئی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی کچن میں عبیرہ نے عاشر اور فلک کے رشتے کے بارے میں بتایا فلک کے دل کو سکون ہوا کہ سد شکر کے اس کا رشتہ عاشر سے طے ہوا کیونکہ التمش سے فلک کو ویسے ہی بہت ڈر لگتا تھا بچپن سے اس کو بہت ڈانتا تھا اور ایک بار تو غصے میں تھپڑ بھی مار دیا تھا۔۔

اس کو یاد تھا جب وہ ہاسٹل جانے کے بعد ویک اینڈ پہ گھر آئی تھی تو اس سے التمش کے کمرے کا گلدان ٹوٹ گیا تھا وہ تو ارسہ کے ساتھ چھپن چھپائی کھیل رہی تھی التمش کے کمرے میں چھپی تھی غلطی سے ہاتھ لگا اور ٹوٹ گیا التمش کمرے میں آیا ٹوٹا گلدان دیکھ کے اس کو زور سے تھپڑ مار دیا اور شہانہ نے بھی التمش کے کمرے میں جانے سے پابندی لگا دی تھی اس کے بعد آج چائے لے کے جا رہی تھی۔۔

دروازے کے قریب پہنچ کر دروازہ ناک کیا اور انتظار کرنے لگی۔۔۔اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو ناچار اندر چلی گئی اندر بلکل اندھیرا تھا کچھ نظر بھی نہیں آرہا تھا راستے میں کسی چیز سے ٹکرائی اور کپ سمیت زمین بوس ہو گئی۔

التمش جو گہری نیند میں سویا تھا اچانک آواز سے اٹھ بیٹھا اور ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی اور فلک کو کپ سمیت زمین پہ گرا دیکھ اس کی ہنسی چھوٹ گئی مگر پھر ایک دم سنجیدہ ہوگیا۔

تم یہاں کیا کررہی ہوں؟

غصے سے پوچھا۔۔

وہ آ۔۔۔آپ نے چائے مانگی تھی وہی لائی تھی۔۔

چائے فلک کے ہاتھوں پہ بھی گری تھی اور ٹوٹے کپ کی کرچیاں اس کے ہاتھوں پہ بھی لگی تھی۔

تمھیں کس نے اجازت دی میرے روم میں آؤ۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے منحوس لڑکی۔۔

التمش مزید غصے ہوگیا اور وہ غصے سے بے قابو ہوتے جن کو دیکھ کے رونے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناچار اس کے رونے کو دیکھ التمش ہنسنے لگا اور اٹھ کے اس کے پاس آ بیٹھا۔۔

دیکھاؤ کیا ہوا؟؟

التمش نے کہہ کے فلک کے ہاتھ کو پکڑا مگر فلک کو اس طرح التمش کا قریب بیٹھنا عجیب لگا وہ التمش کو دیکھنے لگی جبکہ التمش اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔

ایک عجیب سے احساس نے فلک کو اپنے گھیرے میں لیا التمش نے فلک کو دیکھا دونوں کی نظریں ملی اور فلک التمش کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے اس سے اپنا ہاتھ چھڑا کر وہاں سے بھاگ نکلی۔

اور وہ کندھے اچکا کے حیرت کا اظہار کیے بنا نہ رہ سکا۔۔

اسے کیا ہوگیا یہ تو منحوس کے ساتھ ساتھ پاگل بھی ہے۔۔چائے بھی نصیب نا ہوئی۔۔۔

ٹوٹے کپ کو دیکھ کے التمش نے سرد آہ بھری۔

فلک کمرے میں گئی خود کو نارمل کرنے لگی۔۔

جانے مجھے کیا ہوگیا تھا۔۔۔

مگر التمش کی نظروں کی چمک یاد کرکے اس کے دل کو عجیب ہی احساس نے آن گھیرا تھا جانے کیسا احساس تھا جو کہ بہت ہی پیارا سا لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن شہانہ نے عاشر کو فون کیا جو کہ جاب کے سلسلے میں امریکہ میں مقیم تھا اس کو فیملی بزنس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی ایم بی اے کے بعد امریکہ میں ہی کسی ملٹی نیشنل کمپنی نے عاشر کو جاب کی آفر کی تو وہ وہی مقیم ہوگیا۔۔۔

گھر پہ جاب جوائن کرنے کے بعد ہی بتایا شروع میں شہانہ سمیت سب نے مخالفت کی مگر پھر شہانہ کو اچھی جاب اور امریکہ کے فائدے بتا کے عاشر نے منا لیا شہانہ نے عاشر کو منظوری دے دی مگر احمر صاحب کو سخت غصہ تھا

شہانہ کے آگے کسی کی نا چلتی تھی شہانہ نے احمر صاحب کو بھی منا لیا۔

دوسری طرف التمش نے جب بی بی اے کرکے امریکہ جانے کا سوچا تو احمر صاحب نے التمش کا ایم بی اے میں ایڈمیشن لاہور کی ہی بہترین یونیورسٹی میں کروا دیا ساتھ ہی اس کو فیملی بزنس جوائن بھی کروا دیا۔۔

شہانہ نے بہت اعتراض کیا مگر التمش کو بھی یہی صحیح لگا اور ابھی کچھ وقت پہلے ہی التمش کا ایم بی اے کمپلیٹ ہوا تو اس نے فل ٹائم آفس کو دینا شروع کردیا اور بزنس کو خوب ترقی کی راہ پہ گامزن کروا دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر بیٹا تم پاکستان کب واپس آرہے ہو؟

شہانہ عاشر سے فون پہ بات کررہی تھی۔

مام اگلے ماہ آرہا ہوں مگر پلیز آپ بتائیں ناں تمکین کیسی لگی آپ کو؟

بہت پیاری لگی مگر ایک مسئلہ ہے بیٹا تمھارے دادا نے اُس فلک سے تمھارا رشتہ طے کردیا ہے۔۔۔تم جانتے ہو ان سے نہیں لڑ سکتی میں۔۔۔اپنی جنگ تمھیں خود لڑنا ہوگی۔۔

شہانہ نے اتنے معصوم انداز میں کہا کہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑ دیے۔

مام دادا جی نے ایسا کیوں کیا آپ بتاتی ان کو کہ میں تمکین کو چاہتا ہوں۔۔

عاشر نے ماں کو غصے سے کہا۔

بیٹا تم جانتے ہو فلک کے سامنے ان کو کچھ نہیں دِکھتا مگر ایک راستہ ہے تمھاری فلک سے شادی نہیں ہو سکے گی۔۔۔

مام میں جانتا تھا آپ کے پاس ہر پرابلم کا سلیوشن ہوتا ہے بتائیں جلدی سے۔۔

بیٹا جو میں کہہ رہی ہوں غور سے سنو اور اچھی طرح سے اس پہ عمل کرنا۔۔
اور پھر شہانہ اپنے آگے کا لائحہ عمل بتانے لگی۔

ارم تک جب یہ بات گئی تو وہ بہت خوش ہوئی اس سے رہا نہ گیا اور وہ فلک سے ملنے چلی آئی فلک ارم سے بھی کھینچی کھینچی رہتی تھی مگر سب کے سامنے مل لیتی تھی۔۔۔ارم باپ اور بھائیوں سے ملی اور ان سب کا شکریہ ادا کیا سب ارم کو خوش دیکھ کے بہت خوش ہوئے۔۔۔ہوتے بھی کیوں ناں اس نے اپنی اس بیٹی کی خوشیاں ہی چاہی تھی ہمیشہ۔۔۔

ارم کی خوشی دیدنی تھی مگر فلک کا رویہ اس کو ہمیشہ کی طرح غیر معمولی لگا۔

فلک کیا تم خوش نہیں ہو اس رشتے سے؟؟

اس وقت ارم فلک کو ارسہ اور فلک کے مشترکہ کمرے میں لے آئی تھی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس آپ آج مجھے ملنے آئی ہیں اس کی مجھے

توقع نہیں تھی اس لیے حیرت ہورہی ہے۔

فلک کی بات پہ ارم شرمسار ہو کر رہ گئی۔

جانتی ہوں تم بہت خفا ہو مجھ سے۔۔۔ہونا بھی چاہیے مگر میں خود بہت بے بس ہوگئی تھی مگر یقین مانو مجھے بہت تسلی تھی ابراہیم بھائی تمھارا بہت خیال رکھیں گے۔تمھیں نہیں پتہ تمھاری اچھی تقدیر کی میں نے کتنی دعائیں کی ہیں تم دیکھنا اللہ تمھیں خوب چاہنے والا شوہر عطا کرے گا اور عاشر تو ہے ہی بہت اچھا۔۔میں ملی تھی پچھلے سال جب صارم کے ساتھ امریکہ گئی تھی بہت خوبصورت ہوگیا ہے۔۔

فلک عاشر کے ذکر پر خاموش ہوگئی جانے کیوں اس کو اس وقت عاشر سے زیادہ التمش کی نظریں یاد آگئی اس نے فوری طور پر اپنے دل کو جھٹکا اور ارم کی باتیں سننے لگی۔

فلک پلیز تم مائنڈ نہ کرو تو دو گھنٹوں کے لیے باہر لاونج میں بیٹھ جاؤ مجھے ہاسپٹل کا کچھ کام ہے۔

کوئی بات نہیں تم کام کرو میں باہر چلی جاتی ہوں۔۔فلک کہہ کہ اپنی بک لے کے باہر چلی گئی۔

لاونج میں بیٹھ کے اپنا ناول پڑھ رہی تھی جب التمش لاونج میں داخل

ہوا۔۔فلک کو دیکھ کے اس کو جانے کیوں اسے تنگ کرنے کا دل کرتا تھا۔۔اس کو فلک کا اس سے ڈرنا بہت اچھا لگتا تھا۔

فلک۔۔۔۔

التمش نے غصے سے فلک کو پکارا وہ جو ناول کی رنگینیوں میں مگن تھی التمش کی آواز سن کر سُن ہی ہوگئی اور فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ج۔۔۔ججج۔۔میرا مطلب ہے جی؟

فلک گھبرا گئی۔۔

تم اس وقت یہاں کیا کررہی ہو؟

اس نے مصنوعی روب سے پوچھا۔۔

وہ۔۔۔ارسہ نے کہا تھا کہ میں باہر بیٹھ جاؤں اسے کچھ کام ہے۔۔

فلک نے کپکپاتی آواز سے کہا۔

اچھا ارسہ نے کہا ہے پھر ٹھیک ہے ایسا کرو مجھے چائے بنادو۔۔

التمش نے آرڈر دینے کے انداز میں کہا مگر فلک ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

تم گئیں نہیں چائے بنانے یہاں ایسے کھڑے کھڑے چائے بننے سے رہی۔۔

وہ آپ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آپ کیا؟؟

التمش نے غصے سے کہا۔

وہ آپ پلیز کمرے میں مت جایئے گا میں چائے یہی لے آؤں گی۔۔

فلک نے تھوک نگل کے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا۔

کیوں میرے کمرے میں کتے بندھے ہیں جو تمھیں کاٹے گے؟

ن۔۔۔نہیں مجھے اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا۔۔

فلک نے مزید بے وقوفانہ بات کہہ دی تھی۔

میڈم اندھیرے میں کسی کو بھی کچھ نظر نہیں آتا اور اب تم چائے میرے کمرے میں ہی لے کے آنا سمجھی۔۔۔۔

انگلی اٹھا کے وارن کرنے کے انداز سے بول کے التمش چلتا بنا اور فلک منہ لٹکائے چائے بنانے چلی گئی۔

وہ چائے بنا کے التمش کے کمرے میں گئی دروازہ ناک کیا مگر ہمیشہ کی طرح کوئی جواب نہ پا کر اندر چلی گئی آج پھر کمرے میں اندھیرے کا راج تھا وہ التمش کو پکارنے لگی۔

التمش بھائی۔۔۔

جو احساسات فلک کو اپنے قابو میں کیے تھے ان کو جھٹکنے کے لیے فلک نے التمش کو بھائی کہہ کے پکارا۔۔

بھائی!!آپ کہاں ہیں آپ کی چائے۔۔۔

فلک نے ڈرتے ہوئے لفظ بھائی پہ زور دیا۔

التمش نے لائٹ آن کردی اور غصے سے دیکھنے لگا۔

تمھیں کس نے کہا مجھے بھائی بلاؤ؟

وہ آپ بڑے ہیں مجھ سے تو۔۔فلک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیا ہاں؟؟

التمش اٹھ کے فلک کے قریب آیا۔۔

چائے کا کپ لے کے ٹیبل پہ رکھ دیا۔

تو آپ۔۔۔

فلک گھبرا گئی۔

تو کیا بتاؤ ناں۔۔

التمش نے فلک کو کمر سے پکڑ کے خود کے قریب کیا فلک کے ماتھے پہ پسینہ

آگیا۔

تو آپ ب۔۔۔بھ۔۔۔بھائی ہوئے ناں۔۔۔

فلک نے ہچکچاتے ہوئے اپنا جملہ مکمل کیا۔

اچھا میں بھائی ہوں ایک منٹ ابھی بتاتا ہوں۔۔۔

التمش نے فلک کو گلے لگا لیا۔۔

التمش۔۔۔چھ۔۔۔۔چھوڑے پلیزز۔۔۔۔

فلک رو دی۔

آئندہ بھائی بلایا ناں تو بھول جاؤں گا تم میری ہونے والی بھابھی ہو سمجھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دوبارہ لفظ بھابھی بول کے ہنس دیا۔

جی۔۔۔۔

فلک سر جھکا کے چلتی بنی اس کو التمش کی حرکتیں مشکوک سی لگتی تھی مگر دل التمش کے نام سے الگ ہی لے میں ڈھڑکتا تھا۔فلک واپس ڈرائینگ روم میں آگئی اور سوچنے لگی کہ کیوں التمش کے نام سے اس کے دل کو عجیب احساس ہوتا ہے کیوں وہ التمش کی قربت سے گھبراتی ہے شاید اسے التمش سے محبت ہوگئی ہے۔

نہیں فلک یہ غلط ہے التمش ارسہ کا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے وہ تیرا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔

دماغ نے دل کو ڈانٹا۔

اگر التمش ارسہ سے محبت کرتا ہے تو مجھ سے ہر وقت چائے بنوا کے کمرے میں کیوں بلواتا ہے؟

دل نے دماغ کو کہا۔

پھر آخر دماغ نے دل کو سمجھایا کہ عاشر اس کا ہونے والا شوہر ہے تو کیا وہ عاشر سے محبت نہیں ہے۔۔۔

ہاں شاید مجھے التمش سے محبت ہوگئی ہے۔۔۔

دل نے دماغ کو کہا۔۔

تو اب کیا کروں؟

دماغ نے پھر دل سے پوچھا۔۔

اظہار کروں!!!ہاں محبت تو پایۂ تکمیل تک تب ہی پہنچتی ہے جب اظہار ہوتا ہے اظہار کے بنا محبت بھی بھلا کوئی محبت ہے اور ویسے بھی التمش بھی مجھ سے ہی محبت کرتے ہوں گے جبھی تو جب سے واپس آئی ہوں ہاسٹل سے اس طرح کی حرکتیں کررہے ہیں۔۔

ہاں میں اظہار کروں گی یہ میرا حق ہے۔۔۔

دل نے اعظم کر ہی لیا مگر دماغ کہتا رہا سوچ لو دوبارہ لیکن دماغ کی بھی بھلا کوئی سنتا ہے۔۔۔دل ٹھیک ہی کہتا ہے۔

وہ بیٹھی دل و ماغ کے مکالمے کو غور سے سن رہی تھی دل و ماغ کی جنگ آخرکار جیت دل کی ہی ہوئی۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

دوسری طرف فلک کو باہر بھیج کر ارسہ نے نبیل کو فون کیا۔۔۔کب سے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر بے سود آج جا کے رابطہ ہوا۔۔

نبیل تم کہاں چلے گۓ ہو میں کب سے تم سے رابطے کی کوشش کر رہی ہوں مگر تم ہو کے ہاسپٹل بھی نہیں آرہے۔۔۔

ارسہ نان اسٹاپ بولتی جا رہی تھی جب نبیل نے کہا۔۔

مجھے بولنے کا موقع دوں گی تو بتاؤں گا ناں۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

ارسہ کو احساس ہوا۔۔

میں گھر گیا تھا امی سے بات کرنے مگر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر کیا نبیل میرا رشتہ طے ہو گیا ہے مگر تمھارا مگر ختم ہی نہیں ہونے کو آتا۔۔۔

ارسہ روہانسی ہوگئی۔۔

مگر یہ کہ ارسہ امی مان گئیں ہیں وہ کہہ رہی جلد رشتہ لے کے آئیں گی۔

پکا وعدہ کرو کہ تم مذاق نہیں کر رہے؟

ارے ہاں بابا سچ بول رہا ہو امی سچ میں مان گئ ہیں۔۔۔

پھر دونوں خوش گپیوں میں مصروف ہوگئے اور ارسہ یہ بھی بھول گئ کسی کو باہر بھی بھیجا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دن حالات ایسے ہی رہے التمش کی نظریں فلک کو اپنے لیے پسندیدگی محسوس کرنے پہ مجبور کررہی تھی اور اس کا ڈر بھی کم ہوتا جارہا تھا وہ تو باقاعدہ دعائیں مانگ مانگ کر اللہ سے التمش کو مانگ رہی تھی اس بات سے انجان کہ یہ سب تدبیریں ہیں اس معصوم کو تو اتنا بھی نہیں پتہ تھا کہ دنیا کے سنگ دل اور بے حس لوگ تو معصوم لوگوں کو نوچنے ہی آتے ہیں۔۔

آج بھی فلک تہجد کے وقت اٹھی تھی اور تہجد پڑھ کے رو رو کے اللہ سے اپنی محبت مانگ رہی تھی۔۔

اللہ جب دل میں ڈال دیا ہے تو زندگی میں بھی شامل کردے میری محبت کو ہی میرا محرم مقرر کردے۔۔۔یا اللہ تو بڑا رحیم ہے میرے حال پہ رحم فرما تیری اجازت کے بنا ایک پتہ نہیں ہلتا تو میرے دل کا حال جانتا ہے میری مدد فرما۔۔۔

کچھ دن بعد عاشر نے التمش کو فون کیا۔۔۔

ہاں چھوٹے بتا کیا بنی؟؟

عاشر نے التمش سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی صاحب میں نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کرلی ہے اب تک تو وہ گوڑے گوڑے میری محبت میں ڈوب چکی ہے۔

التمش نے ہنستے ہوئے عاشر کو بتایا۔۔

اگر ایسا ہے تو اب تک اس نے رشتے سے انکار کیوں نہیں کیا؟

عاشر نے بے چینی سے پوچھا۔۔

اب یہ بات تو مجھے بھی سمجھ نہیں آرہی۔۔

اس سے پہلے کے وہ کوئی اور بات کرتا کسی نے پیچھے سے التمش کے کان پکڑے۔۔

اوئی ماں۔۔۔۔

التمش نے شرارت سے کہا۔۔

ماں کے بچے کب سے تمھارے ڈرامے دیکھ رہی ہو مگر تم دونوں سے نہیں ہونا فون اسپیکر پہ ڈالو۔

مام آپ نے ہی تو کہا تھا کہ کسی اور کی محبت اس کے دل میں ڈلواؤں تو وہ رشتے سے انکار کردے گی۔

اوئے میرے گدھے پتر کسی اور کی محبت کا کہا تھا۔۔۔جو خود ارسہ کی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوبا ہے اس کی محبت پہ اگلی کیسے یقین کرے گی۔۔۔

شہانہ نے دونوں سے ہنسی مذاق میں کہا۔

تو اب کیا کریں؟؟

عاشر نے پریشان انداز میں کہا۔

کرنا کیا ہے اب پلین نمبر دو سٹارٹ کرتے ہیں۔۔

شہانہ کے پاس بہت پلین ہیں اس منحوس سے جان چھڑوانے کے۔

ہمم ٹھیک ہے مام آپ اپنا اگلا پلین بتائیں۔۔۔

عاشر نے بے صبری سے کہا۔

بیٹا جی اگلا پلین بتانا نہیں دکھانا ہے بس تم پاکستان آنے کی تیاری پکڑو۔۔

اگلے دن اچانک ارم آئی اور کہنے لگی کہ وہ ارسلان(ارم اور صارم کا بیٹا)اور صارم لندن جا رہے ہیں۔۔اور واپسی جلدی نہیں ہو گی اس لیے اس نے اپنے ابا سے درخواست کی کہ فلک اور عاشر کی شادی جلد سے جلد کروا دیں۔۔۔یہ خبر شہانہ کے لیے کسی ٹائم بمب سے کم نہ تھی۔۔۔

مگر ابا جی اتنی جلدی تیاری کیسے ہو گی ؟؟

اب کی بار عبیرہ بولی۔

ارے بیٹا تیاری کیسے دونوں گھر کی ہی بچیاں ہیں۔۔اس میں جلدی دیر کیا ۔۔اور احمر پتر تو نے پتہ کیا کہ محترم عاشر صاحب کب تشریف لا رہے ہیں ؟؟؟

جی بابا!!پتہ کیا ہے دو دن بعد فلائٹ ہے اس کی اب کی بار آئے گا تو شادی کروائے بنا جانے نہیں دوں گا۔۔

احمر نے کہا۔

بس پھر میرے خیال سے ہمیں اور کوئی پریشانی نہیں ہے ایسا کرتے ہیں کہ عاشر کے آنے کے بعد شادی کی تاریخ فائنل کر دیتے ہیں ویسے بھی بہت لمبا

رشتہ رکھنا بھی ٹھیک نہیں ہے اب بچوں کے فرائض ادا کر ہی دینے چاہے۔

شادی کی یہ خبر پورے گھر میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور ہر کوئی اپنی ہی جلترنگ میں تھا۔

ارسہ اپنی محبت کو سوچ سوچ کے پاگل ہوئے جا رہی تھی اور نبیل سے رابطے کی دوبارہ کوشش شروع کر دی تھی جبکہ نمبر آف جارہا تھا۔

دوسری طرف فلک کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ابھی تو اظہار باقی تھا۔

تیسری طرف عاشر بے دلی سے پیکنگ کرنے میں مصروف تھا جبکہ پاکستان جانے کا اس ایک پرسنٹ بھی موڈ نہیں تھا۔

چوتھی طرف التمش سب میں خوش تھا کیونکہ ارسہ اس کو بچپن سے ہی پسند تھی اب تو اظہار کا وقت قریب تھا۔

اور شہانہ کے دل پہ فلک کے نام سے تیر پیوست ہورہے تھے اوپر سے اس کو بہو کے ٹیگ میں ہرگز نہیں دیکھ سکتی تھی۔اور گھر کے باقی لوگ بہت خوش تھے پورا یقین تھا گھر کی خوشیاں لوٹ آئی ہیں ورنہ بتول بیگم کے بعد تو کامران صاحب بھی خوشیوں سے دور رہتے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر صبح کی فلائٹ سے پاکستان آیا تھا سب بہت خوش تھے عاشر بھی سب سے مل کے انتہا کا خوش ہوا مگر فلک کو دیکھ اس کا حلق تک کڑوا ہوگیا۔۔۔سادہ سا حلیہ اور بے ڈھنگے کپڑے پہنے وہ عبیرہ کے ساتھ کام کروا رہی تھی۔خوش شکل تھی رنگ بھی صاف تھا مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس سادگی کو کسی نے کبھی رونق ہی نا بخشی ہو۔

عاشر جب فلک کا تجزیہ کررہا تھا تو التمش اپنے بھائی کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا۔

کرلیا ایکسرے؟التمش نے آئی برو اچکا کر بھائی سے پوچھا۔

ہاں کرلیا بہت سادہ ہے اور چلو شکل و صورت کو میں پھر بھی مانتا ہوں کہ اچھی ہے لیکن میرے ٹائپ کی پھر بھی نہیں ہے۔۔

ہمم صحیح بات ہے تو پھر پلین نمبر دو پہ کب کام کرنا ہے؟

اب اس کی ضرورت نہیں۔۔۔

عاشر نے کہا۔

کیوں؟؟

التمش کو حیرت ہوئی۔۔۔

کیونکہ اس کو تمھاری محبت میں مبتلا تو کروائیں۔۔۔اب کہاں اس کے لیے لڑکا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈھونڈو جو اس کے کردار پہ انگلیاں اُٹھائے۔۔۔بہتر ہے یہ کام بھی تم ہی کردو۔۔۔ہوسکتا ہے شرم سے انکار کردے۔۔۔

اور فرض کروں پھر بھی انکار نہ کیا تو کیا کروگے میرے بھائی؟؟

پھر تیسرا پلین سسپنس ہے میرے بھائی جو مام اور میں طے کر چکے ہیں۔۔

عاشر نے ایک آنکھ دبا کے کہا۔۔

اور میں؟؟؟؟

التمش نے پوچھا۔۔

وہ بہت مشکل پلین ہے تم فکر نہ کرو اس دن تم اپنی شادی انجوائے کرنا۔۔

اوکے برو۔۔۔

التمش کندھے اچکا کہ چلتا بنا۔۔۔

وقت گزرتا گیا شادی کی تیاریاں عروج پر تھی مگر دل جلوں کے دل جل رہے تھے سوا التمش کے سب دکھی تھے۔۔۔مگر کسی نے فیصلہ کر ہی لیا تھا اظہارِ محبت کا اور ہمت کرکے التمش کے کمرے میں گئی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

التمش نے غصے سے کہا۔

وہ میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔۔

فلک جو بات کرنے آئی تھی اب اس کی ہمت جواب دینے لگی تھی۔

کہو جلدی ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔

التمش نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ میں۔۔۔۔

فلک نے خشک لبوں پہ زبان پھیری۔۔

کیا وہ میں۔۔۔وہ میں لگا رکھا ہے۔۔۔بول بھی چکو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش کو الجھن ہونے لگی تھی۔

وہ میں کہنا چاہتی تھی کہ میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں۔۔

فلک نے آنکھیں بند کر کے دل کی بات کہہ دی۔

واٹ!!!دماغ خراب تو نہیں ہوگیا تمھارا؟؟

التمش کو حیرت ہوئی کہ فلک وہ کہہ گئ اس کو لگا تھا ڈر سے ہی مر جائے گی۔

التمش میں سچ کہہ رہی ہو مجھے سچ میں آپ سے محبت ہوگئی ہے۔۔۔

فلک التجائیہ انداز میں بولی۔۔

تو میں کیا کروں مجھے تو تم سے کوئی محبت نہیں ہے میں تو ارسہ سے محبت کرتا ہوں۔۔

التمش نے بے پرواہی سے کہا۔۔۔

مگر التمش آپ کا رویہ اور آپ کا انداز تو کچھ اور کہہ رہا تھا کچھ دن پہلے تک تو پھر اب ایسا کیا ہوا کہ آپ بدل گ ئے۔۔

فلک نے آج ہمت کی حدیں ہی تو پار کیں تھیں۔

شرم نہیں آتی میں کیوں تم سے محبت کروں گا ہونے والی بھابھی ہو تم میری میرا تمھارا ایسا کیا تعلق؟؟؟تم جیسی گھٹیا سوچ کی لڑکیاں ہی ارسہ جیسی شریف لڑکیوں کے نام پہ کیچڑ اُچھالتی ہیں دیکھو ناں کتنی عزت سے مجھ سے شادی کررہی ہے ایک تم ہو جو میرے بھائی کی بیوی بن کے مجھ سے محبت کی پینگیں بڑھانا چاہتی ہو بےشرم اور بے حیا لڑکی ہو تم۔۔

التمش پلیز ایسے نہ کہیں میں آپ کے پیر پکڑتی ہوں میری محبت کو ناامید نہ لوٹائیں میں نے رب سے مانگا ہے آپ کو۔۔۔

فلک بلک بلک کے رونے لگی اور زمین پہ بیٹھ گی تھی۔

تو میں کیا کروں جاؤں رب سے کہوں کہ مجھے تمھیں دے دے اور میں

تمھیں مل جاؤں جو کہ اس زندگی میں تو ممکن نہیں اور تم عاشر بھائی کی ہونے والی بیوی ہو بے حیا عورت ان سے محبت کرو اور ویسے بھی تم جیسی لڑکیوں کے لیے محبت ضروری تو نہیں۔۔۔ساری زندگی دوسروں کو کھاتی آئی ہو باپ ہے نہیں اب جو اسرا مل رہا ہے اس کو غنیمت جانوں میری مانو تو عاشر سے شادی ناں ہی کرو کوئی اور ڈھونڈ لوں نیا سائبہ۔۔۔

ہاں صحیح کہا ہم جیسی لڑکیوں کے لیے تو محبت ضروری تو نہیں ہے ہمیں تو گزارنا ہی ہوتا ہے جن کے سر پہ اسرا ناں ہو باپ نہ ہو تو وہ کیوں محبت کرے گی صحیح کہا آپ نے التمش۔۔۔۔

فلک زمین سے اٹھی اور التمش کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل ٹھیک کہا مجھے جواب مل گیا محبت ضروری نہیں ہوتی اب میں عاشر سے ہی شادی کروں گی اور صبر سے زندگی گزار دوں گی۔۔۔

فلک آنسو صاف کرتی وہاں سے چلی گیٔ اور التمش کو پہلی بار معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا وہ تو کھیل کھیل میں ایسا رویہ رکھ گیا اور فلک کو محبت تو ہونا ہی تھی یہ فطری عمل تھا التمش سر پکڑ کہ بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بہت مشکل ہوتا ہے ایک لڑکی کے لیے اپنی دل کی بات کرنا اور خاص کر اس شخص کے سامنے جس سے اس کو محبت ہو آج کل محبت اتنی سستی ہوگئ ہے

کہ اگر کوئی لڑکی اپنی سچی محبت کا بھی اعتراف کر لے تو اسے بدکرداری کا لیبل لگا کر پھینک دیا جاتا ہے یا اسے غلط لڑکی سمجھا جاتا ہے یا یہ کہا جاتا ہے ہمیں اظہار کیا ہے جانے باہر اور کس کس کو اظہار کیا ہو۔۔فلک نے بھی ہمت کر کے ہی اظہار کیا تھا مگر یہ دنیا اور یہاں کے لوگوں کی اپنی ہی منطق ہوتی ہے۔

اگلے دن ارم جب فلک کو جگانے آئی تو اس کو بخار میں مبتلا پایا۔۔۔

سارا دن اس کی دیکھ بھال کی اورفلک کو شام میں جا کے کہیں ہوش آیا۔۔

کیا حال بنا کے رکھا ہے لڑکیاں شادی سے پہلے خوش رہتی ہیں اور ایک تم ہو جو مریض بن کر بستر پر پڑی ہو۔۔

ارم پیار سے فلک کو ڈانٹ رہی تھی۔۔۔

وہ کوئی اور لڑکیاں ہوتی ہیں ماں مجھ جیسی لڑکیاں نہیں ہوتی۔۔

فلک ٹوٹے لہجے میں بولی۔

پاگل پتہ نہیں کیا بولے جا رہی ہو خیر تمھیں لینے آئی تھی صارم بھی کہہ رہے تھے تمھاری شادی سے پہلے تم ایک دو دن میرے ساتھ رہوگی۔۔

ارم خوشی سے بتا رہی تھی۔

اس لیے تمھیں لینے آئی ہوں چلو شاباش!!!اٹھو ریڈی ہو جاؤ۔

نہیں جانا مجھے آپ کے ساتھ آپ کو اب میری یاد آئی تب کہاں تھی جب ممانی نے مجھے گھر سے نکالا تھا تب کہاں تھے آپ کے صارم جب مجھے باپ کے پیار کی ضرورت تھی تب کہاں تھے آپ کے صارم جب میں ہاسٹل میں ساری ساری رات ڈرتے اور روتے گزارتی تھی مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔

رو رو کے فلک کا گلا بیٹھ گیا اس کے رونے کی آوازیں کمرے سے باہر بھی جا رہی تھی مگر گلا بیٹھنے کی وجہ سے آواز زیادہ اونچی نہیں تھی مگر باہر سے گزرتے وجود نے یہ سب بہت غور سے سنا۔

کیا ہوگیا ہے تمھیں یہ سب باتیں اب کرنے کا کیا مطلب ہوا ؟

ارم نے فلک سے پوچھا۔

مجھے عاشر سے شادی نہیں کرنی ماں مجھے کہیں دور بھیج دوں پلیز۔۔۔

فلک نے ارم کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

فلک کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ کسی نے کچھ کہا یا شہانہ بھابھی نے کچھ کہا ہے؟ ادھر دیکھو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔

ارم نے پیار سے بیٹی سے پوچھا اور وہ ماں سے لپٹ کہ روتے روتے ماں کو سب بتا گئی۔۔۔

باہر کھڑے التمش کو حیرت ہوئی کہ فلک نے سب ارم کو بتا دیا ہے اب آگے

ارم کہیں ارسہ سے اسکو دور نہ کروا دے۔

فلک بیٹا بات سنو۔۔۔التمش تو ارسہ کو چاہتا ہے یہ بات سب جانتے ہیں پھر تمھیں ایسا کیوں لگا بیٹا۔۔۔۔

ارم کی اس بات نے التمش کو حوصلہ دیا اور وہ چلا گیا۔۔

پتہ نہیں میں نہیں جانتی مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔

اچھا سنو ہم یہ باتیں یہاں نہیں کرے گے شہانہ بھابھی ویسے بھی بہانے ڈھونڈ رہی ہیں تم چلو میرے ساتھ میرے گھر وہاں بات کریں گے۔۔۔

ارم کامران صاحب سے اجازت لینے کے بعد فلک کو اپنے ساتھ لے جانے لگی۔۔

کہاں چلی ماں بیٹی کی سواری؟؟

شہانہ نے ارم اور فلک پہ طنز کے تیر چلائے۔۔۔

بھابھی میں نے سوچا ہے کہ فلک کو ساتھ لے جاؤں اپنے۔۔۔شادی کے دن پارلر سے تیار کروا کے چھوڑ جاؤں گی۔۔

ارم نے سنجیدگی سے کہا۔

ہمم اب یاد آیا کہ بیٹی کو لے کے بھی جانا ہے خیر دیر آئے درست آئے۔۔

شہانہ کو اب تو موقع ملا تھا تانے مارنے کا وہ ہاتھ سے کیسے جانے دیتی۔

ارے لے جاؤ ارم پوچھنے کی کیا بات ہے تمھاری بیٹی ہے۔۔

ابراہیم صاحب نے بیچ میں بول کے بات سنبھالی۔

شکریہ بھائی۔۔۔

ارم نے مشکور نظروں سے بھائی کو دیکھا اور فلک کو لیے چلی گئ۔

ارم فلک کو گھر لے کے آئی وہاں اس کو سمجھایا۔۔

دیکھو بیٹا رشتے تقدیری ہوتے ہیں اور ویسے بھی تم جو بات کر رہی ہو وہ ناممکن ہے ایسا نہیں ہوسکتا تم یہاں سکون سے رہو اپنا مائینڈ سیٹ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

ارم فلک کو ذہنی طو پر پرسکون کر رہی تھی وہ چاہتی تھی فلک التمش کو بھول کے آگے بڑھے۔۔آہ کیا کرتی آخر خود بھی ماں تھی فلک کی تکلیف کیسے برداشت کرتی۔

ارم دور رہتی ضرور تھی مگر فلک کے لیے فکرمند رہتی تھی مگر خود بھی مجبور تھی کیا کرتی حالات کی وجہ سے بے بس جو تھی۔

شام میں صارم اور ارسلان بھی آگ ۓ اور فلک سے فارمل انداز میں مل کے کمرے میں چلے گ ۓ فلک نے ایک بات بہت محسوس کی۔۔جب سے وہ آئی تھی کسی کی نظریں خود پہ محسوس کر رہی تھی جب ادھر ادھ دیکھتی کسی کو نا پاتی مگر رات کے کھانے کے وقت ارم اپنے دیور کو بھی بلا لائی تھی اور فلک کو اس کا دیکھنا ایک آنکھ نہ بھایا۔

کمرے میں پہنچ کر فلک نے ارم سے اس کے دیور بارے میں پوچھا۔

کیا کہوں فلک بیوی چھوڑ گئی ہے وقار نام ہے اس کا اور یہ نشہ کرتا تھا خیر چھوڑو اسکو تم بتاؤ تم کیا اب بہتر محسوس کر رہی ہو۔۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ہاں اب بہتر ہوں شکریہ۔۔

فلک نے مسکرا کے کہا۔

چلو تم آرام کرو میں بھی چلتی ہو صارم برا نہ مان جاۓ۔۔

ارم فلک کو سونے کا کہہ کہ خود بھی چلی گئ۔

رات کا جانے کون سا پہر تھا فلک خو کو خود پر کچھ محسوس ہوا آنکھ کھول کے دیکھا تو وہی وقار فلک کے چہرے کو چھو رہا تھا۔۔

امیییی۔۔۔۔۔

فلک چلائی مگر وقار نے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

فلک نے ہاتھ پیر چلائے اور اس کے منہ کو نوچا جس سے وقار کا ہاتھ فلک کے منہ سے ہٹ گیا اور وہ زور زور سے چلائی۔۔۔

امی بچائیں پلیززز۔۔۔۔

چیخ چیخ کے فلک کی آواز بیٹھنے لگی تھی وقار فلک کے منہ پہ ہاتھ رکھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

فلک کی چیخیں سن کر ارم صارم اور ارسلان فلک کے کمرے میں دوڑتے ہوئے آئے اور وقار کو وہاں دیکھ کے ہک دہک رہ گئے صارم نے آگے بڑھ کر دو تین تھپڑ وقار کے منہ پہ رسید کیے اور فلک بلک بلک کے رونے لگی ارم نے فلک کو خود میں بھیج لیا اور ارسلان سر نفی میں جھٹک کے چلتا بنا۔۔۔

صارم نے وقار کو وہاں سے نکال کر اس کے کمرے میں بند کیا اور واپس فلک کے کمرے میں آیا۔

ارم میں نے تم سے کہا تھا اس کو مت لے کر آنا تم نہیں مانی دیکھ لیا انجام صبح چھوڑ کے آؤ واپس اس کو میں رسک نہیں لے سکتا۔۔۔

صارم نے بنا لحاظ کیے ارم کو سنا دیا۔

دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے سے لپٹ کے روتی رہی۔

مجھے معاف کردیں امی میں تو سمجھتی تھی آپ مجھے چھوڑ کے خوش رہ رہی ہیں

مگر۔۔۔

فلک کی رونے سے آواز بیٹھ گئی۔۔

کیا کروں بیٹا بہت مجبور تھی ورنہ تمھیں کبھی خود سے دور نہ رکھتی بابا اور اماں نے آج تک جو فیصلہ کیا سر جھکا کے احترام کیا اور اب صارم جو کہتے ہیں وہ کرتی ہوں۔۔۔

ارم روتے ہوئے فلک کو اپنی زندگی کی داستان سنانے لگی۔۔فلک کی پیدائش کے بعد یہ شاید پہلی ایسی رات تھی کہ دونوں ماں بیٹی ایسے باتیں کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھو فلک جو کچھ آج ہوا ہے اس کا ذکر کسی سے بھی نہ کرنا۔۔ایسا نہ ہو شہانہ بھابھی اس بات کو بہانہ بنا کے تمھاری اور عاشر کی شادی ہی ختم کردیں۔۔دیکھو بچے اب اللہ سے دعا کرو تمھیں بھی ایک مستقل گھر دے دیں جو تمھارا ہو اور تمھیں وہاں سے کوئی نہ نکال سکے۔

فلک سر جھکا کے اپنی قسمت پہ آنسو بہاتی رہی۔۔۔

اگلے دن ارم جب فلک کو چھوڑنے آئی تو سب بہت حیران ہوئے۔

کیوں بیٹی ایک دن بھی نہیں سنبھالی گئی ہم تو اتنے سالوں سے سنبھالتے آرہے

ہیں۔۔

فلک اور ارم کو واپس آتا دیکھ شہانہ نے ٹونک ماری۔۔۔

نہیں بھابھی ایسی بات نہیں ہے وہ میں تو اس کو رکنے کو کہتی رہی مگر اس کا دل نہیں لگ رہا تھا۔۔

ارم نے سب کو صفائی دی۔۔

سب مسکرا دیے۔۔

ہاں بھئی اب یہ اس کا گھر ہے تو اس کو گھر کی یاد تو آئے گی کیوں بچے؟؟

ابراہیم نے فلک کے سر پہ ہاتھ رکھا مگر یہ بات التمش کو ہضم نہ ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فلک کس ٹرانس سے گزر رہی ہے۔

اس نے بہت کوشش کی ارم سے بات کرے مگر ہمت ہی نہیں ہو پائی۔

ارم اور فلک کمرے میں آپس میں بات کر رہے تھے۔۔

دیکھو فلک اب جو بھی ہے عاشر ہی تمھارا نصیب ہے جیو یا مرو عاشر سے شادی کرلو تاکہ مجھے بھی سکون ہو اور ویسے بھی محبت ضروری تو نہیں۔۔۔

ارم جانے لگی اور مڑ کے کہا۔۔

اب کے مرتی مر جانا میرے گھر مت آنا پلیززز۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارم رو کے چلی گئ اور فلک روتی رہی التمش دیوار کے ساتھ لگا باتیں سن رہا تھا مگر کچھ سمجھ نہیں پایا۔

فلک نے فیصلہ کر لیا تھا وہ التمش کو بھول جائے گی اور خود کو بھی سنبھال لے گی ویسے بھی یک طرفہ محبت اذیت سے کم نہیں ہوتی جو اتنا مانگنے کے بعد بھی ناں ملے تو انسان کو چاہیے اس کے پیچھے بھاگ کر اپنی عزت نفس کو ناں مارے ورنہ پھر انجام میں ذلت ہی نصیب ہوتی ہے زندہ رہنے کے لیے سانسوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ فلک کے پاس تھی بس اب اسے زندہ ہی رہنا تھا چاہے دل کو مار کر ہی سہی۔۔۔

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وقت گزر ہی جاتا ہے چاہے اچھا یا برا فلک خود کو مضبوط کرتی رہی اور دل مارتی رہی جانتی تھی محبت اب ضرورت نہیں ہے اب تو آسرا چاہیے کیونکہ جو کچھ فلک کے ساتھ ہوا اس کے بعد محبت کی گنجائش کہاں بچتی تھی۔۔۔

ارسہ نبیل کو ڈھونڈتی رہی پتہ نہیں دنیا کی بھیڑ میں کہاں کھو جاتا ہے کبھی مل جاتا کبھی بچھڑ جاتا۔۔

شہانہ اور عاشر اپنے پلین کو پایۂ تکمیل تک پہنچا چکے تھے بس اب انتظار تھا تو صحیح وقت کا۔۔۔

التمش کو عجیب بے چینی نے آن گھیرا۔۔اسے احساس ندامت بھی خوب ہوا مگر ضمیر کی آواز کو جھٹلا دیا اور تھپک کے سلانے کی کوشش میں لگا رہا۔۔

گھر بھر میں شادی کا ماحول شروع گیا تھا مہمانوں کی آمد آمد تھی سب بہت خوش تھے خاص کر شہانہ دیکھتے ہے دیکھتے مہندی کا فنکشن پایہ تکمیل تک پہچا اور اگلے دن شادی کی گہما گہمی شروع ہوگئ تھی۔

التمش کے ذمے دونوں لڑکیوں کو پارلر لے جانے کی ڈیوٹی لگا دی گئ مگر فلک نے پارلر جانے سے صاف منع کر دیا تو ناچار اس کے لیے گھر کے قریبی پارلرسے بیوٹیشن بلائی گئی تھی جبکہ ارسہ کو التمش پارلر چھوڑ آیا تھا۔

ارسہ نے پارلر کے اندر ابھی قدم بھی نہیں رکھا تھا کہ نبیل کا فون آگیا۔

نبیل تم کہاں تھے تم نے بہت دیر کردی۔۔۔

ارسہ رو رو کے اس کو شادی کا بتانے لگی۔

سنو ارسہ رو مت میں پارلر کے باہر ہو تم آؤں گی تو بات کرتے ہیں۔

ارسہ وہی سے باہر گئ نبیل کھڑا تھا۔۔

نبیل تم یہاں تمھیں کیسے پتہ چلا میں یہاں ہو۔

تمھارے گھر گیا تھا تم گاڑی میں بیٹھ رہی تھی تب سے تمھارے پیچھے ہی آیا ہوں۔۔

ارسہ امی بہت بیمار ہوگئی اور اب وہ نہیں رہی میں نے گاؤں کا گھر بیچ کر یہاں ایک گھر خریدا سوچا اب آکے رشتہ مانگوں گا مگر دیر ہوگئ۔۔۔

نبیل نے سب بتایا۔

ارسہ رونے لگی۔۔

اب بتاؤں میں کیا کروں ؟

کیا تم ابھی اسی وقت مجھ سے نکاح کروں گی ؟

نبیل نے پوچھا۔۔

مگر نبیل گھر پہ سب مہمان ہیں میرے بابا۔۔۔

ارسہ کہنے لگی۔۔

دیکھو ارسہ میں تمھیں نہیں کھو سکتا رخصتی رات کو ہی ہوگی نکاح اس وقت کروں گا تمھارے گھر سے ہی تمھاری رخصتی کرواؤں گا ہم سب سے معافی بھی مانگ لیں گے۔

نبیل نے مضبوط لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے نبیل مجھے منظور ہے۔۔

ارسہ نے بھی حامی بھر لی کیونکہ محبت وہ بھی نہیں کھو سکتی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نبیل نکاح کا انتظام کر کے ہی آیا تھا چند دوستوں کی موجودگی میں نکاح ہوا پھر نبیل نے ارسہ کو پارلر چھوڑا۔

شادی گھر کے ہی لان میں رکھی گئی۔۔پورے گھر کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا آخر کو اتنا بڑا گھر تھا لان کے ایک طرف عورتوں کی جگہ ارینج کی گئی تھی اور دوسری طرف مردوں کی۔۔۔

نکاح کے لیے جگہ گھر کے اندر لاونج میں ارینج کی گئی تھی لاونج میں ہی لکڑی کی نفیس سی ایکٹنشن لگا کر لاونج کو دو حصوں میں بانٹ دیا تھا ایک طرف دونوں دلہنوں کو بٹھایا گیا تھا۔بارات بہت دھوم دھام سے آئی سب بہت خوش تھے کون جانتا تھا آگے کس کی تقدیر میں کیا لکھا تھا۔دونوں دلہوں کو لاونج میں لایا گیا اور دوسری طرف بٹھایا گیا۔

فلک آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ لڑکی ہر وقت سادہ رہتی تھی دلہن بن کر اس نے تو غضب ڈھاتا ہی تھا دوسری طرف ارسہ بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

عاشر اور التمش نے تو حسن ویسے ہی ماں سے ہی وراثت میں لیا تھا دلہا بن کے التمش کے چہرے کا نور کچھ اور ہی تھا مگر دل میں کوئی خلش تھی جو زبان پہ تالے لگائے ہوئے تھی۔۔

عجیب سی بے چینی تھی مگر بہت خاموش بیٹھا تھا۔

عبیرہ اور ارم نے شہانہ کا خصوصاً استقبال کیا تھا صارم صاحب بھی آج تشریف لائے تھے مگر ارسلان نہیں آیا تھا۔

نکاح کا وقت قریب آیا خصوصی لوگوں کو لاونج میں ہی بلا لیا تھا تاکہ نکاح کا مرحلہ طے پائے۔۔

بڑے بھائی کا نکاح پہلے ہونا چاہے۔۔

کامران صاحب نے کہا۔

ٹھہریے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں میں یہ شادی نہیں کرسکتا کیونکہ میں شادی شدہ ہوں۔۔۔

اور تمکین کو بلایا۔۔

یہ میری بیوی ہے میری محبت۔۔۔

عاشر نے سب کے سروں پہ بم پھوڑ دیا یہاں تک کے التمش بھی حیران تھا مگر شہانہ اترا کے خوش تھیں ہوتی بھی کیوں ناں یہ سنگ میل وہی تو عبور کروا آئیں تھیں۔

فلک جو کے دوسری طرف بیٹھی تھی وقت ضبط کی انتہا پہ تھی آنکھوں میں

نمی تھی مگر کیا کہہ سکتی تھی التمش کے بھائی سے ہر طرح کی امید کی جا سکتی تھی آخر کو وہ بھی شہانہ کا بیٹا تھا۔

احمر صاحب اٹھے اور غصے سے دو تین تھپڑ عاشر کو رسید کر دیے۔۔

شرم نہ آئی ایک یتیم کی ہائے لینے چلے ہو بے غیرت ابھی کے ابھی طلاق دو اس خرافہ کو۔۔۔

احمر صاحب نے کہا۔

ہرگز نہیں بابا میں اسے طلاق نہیں دوں گا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے نکلو پھر میرے گھر سے دفع ہو جاؤ عاق کرتا ہوں میں تمھیں۔۔۔

احمر صاحب غصے کی آخری حد پہ تھے۔۔

احمر یہ کیا کہہ رہے ہیں؟؟

شہانہ بیچ میں بولی۔۔

تم چپ رہو یہ سب تمھاری شہ کا ہی نتیجہ ہے اور دفع ہو جاؤ۔۔۔

احمر بھی ضبط کی انتہا پہ تھا۔

عاشر اگر تم نے نکاح کر ہی لیا تھا تو آج ہی کیوں بتایا پہلے بتا دیتے۔۔

ابرہیم صاحب بھی غصے سے بولے۔۔۔

احمر مزید مشتعل ہونے لگے ارم اور عبیرہ آگے بڑھی اور احمر کو روکا۔بھائی صبر کریں میری بیٹی کا رب وارث آپ اب خاموش رہے اپنی طبیعت دیکھے پلیززز۔۔۔

ارم نے بھائی کو تسلی دی اور دوسرا نکاح شروع کروانے کو کہا۔

ایسے لوگ جو دوسرے کے لیے گڑھا کھودتے ہیں وہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے اپنے بھی آگے اللہ نے سرپرا ئز رکھا ہوتا ہے ایک چال یہ چلتے ہیں اور ایک چال اللہ چلتا ہے بے شک اللہ بہترین چال چلنے والا ہے۔۔

شہانہ کو بویا بھی آج ہی کاٹنا تھا انہی لوگوں کے لیے قرآن شریف میں ارشاد ہے۔۔

Surah Al-Anfal Ayat 30

اور(اے محمدﷺ اس وقت کو یاد کرو)جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا(وطن سے)نکال دیں تو(ادھر تو)وہ چال چل رہے تھے اور(اُدھر)خدا چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔۔

بے شک خدا بہترین چال چلنے والا ہے۔۔۔

یہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔

اب کی بار بولنے والی ارسہ تھی جو کے التمش کے لیے نہایت شریف تھی۔

جب عاشر نکاح کرسکتے ہیں تو میں کیوں نہیں میں نے بھی نکاح کر لیا ہے نبیل سے۔۔۔

اور اتنے میں نبیل بھی آگیا۔۔۔سب ہق دق ارسہ کو دیکھنے لگے اب کے عالم ضبط میں التمش میں بیٹھا تھا ٹھکرایا جانا کیا ہوتا ہے یہ اب شاید التمش سمجھ جائے۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟

ابراہیم صاحب بھی طیش میں آگئے۔

صحیح کہہ رہی ہو میں اور اب مجھے کسی کو جواب نہیں دینا جس طرح عاشر کو اس کی محبت ملی میں بھی اپنی محبت ملنا ڈیزرو کرتی تھی مجھے التمش نہیں پسند اور میں کیوں کروں التمش سے شادی یہ ڈاکٹر نہیں ہے۔۔مجھے نہیں پسند تو نہیں پسند۔۔۔

ارسہ نے کندھے اچکا کے کہا۔

ایکسٹنشن کی دوسری طرف التمش کو ارسہ کے الفاظ اپنے منہ پہ تماچہ لگے اور اس کو لگا جس طرح اس نے فلک کے ساتھ کیا وہی اللہ نے اس کے ساتھ

کردیا۔

شہانہ تو ارسہ کے الفاظ سن کر بے حد حیران تھی وہ تو شروع سے ارسہ کو بہو کے روپ میں دیکھتی تھی اور ارسہ اس کے بے حد خوبصورت بیٹے کو بری طرح رد نہیں کر سکتی۔۔

تم ہوش میں ہو کیا بک رہی ہو میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

شہانہ کو تپ چڑھ گئی۔

کیوں چاچی جب آپ کا بیٹا کر سکتا ہے شادی اور ڈنکے کی چوٹ پہ بول سکتا ہے تو پھر میں کیوں نہیں مجھے بھی پورا حق ہے۔۔

ارسہ نے بھی شہانہ کو ڈھیٹائی سے جواب دیا یہ وہی ارسہ تھی جس کو شہانہ نے ہمیشہ سر آنکھوں پہ بیٹھا کے رکھا تھا۔

ارسہ کیا بولے جا رہی ہو چپ رہو اور بیٹھ جاؤ۔۔۔

عبیرہ نے غصے سے کہا۔

نہیں آنٹی یہ میری منکوحہ ہے آج ہی ہمارا نکاح ہوا ہے پلیز عزت سے میری عزت کو میرے ساتھ رخصت کردیں پلیز۔۔

نبیل نے سب کے سامنے ہاتھ جوڑے احمر اور ابراہیم اپنی اولادوں کی وجہ سے بے بس نظر آ رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اپنی بکواس بند رکھو۔۔

ابراہیم صاحب ضبط کی انتہا پہ تھے۔نبیل کی بات سن کر کامران صاحب کے پاس بیٹھ گۓ۔۔

اب کیا کروں ابا جی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔

احمر بھی پاس بیٹھ گۓ مانوں طوفان کے بعد خاموشی کا راج تھا۔گھر کے بڑوں کی بھی الگ ہی شان ہوتی ہے ہر مسئلے کا حل ہوتا ہے ان کے پاس کامران صاحب نے کہا۔۔

بچوں جو جس کا ہے اس کو دے دو اب صرف عزت بچاؤ باقی دونوں سے بھی پوچھ لو انھوں نے تو کہیں اور نکاح نہیں کر رکھا۔

نہیں ابا جی میری بیٹی چاہے مجھ سے دور رہی ہے مگر میں جانتی ہوں وہ ایسا قدم نہیں اٹھا سکتی۔۔

ارم نے فلک کی طرف سے کہا۔۔

اور ویسے بھی کل کی میری فلائیٹ ہے مجھے صارم کے ساتھ جانا ہے میں چاہتی ہو اپنی بیٹی کے فرض سے ادا ہو کے جاؤں۔

اور التمش بھی ایسا نہیں ہے ابا جی۔۔

احمر نے التمش کے میں گواہی دی۔

تو پھر اللہ تعالی نے جس کو جس کے لیے رکھا ہے اس کو ویسا ہی دینا تھا یہاں نکاح ہوگا اور شادیاں اب دو نہیں تین ہوگی بات عزت کی ہے تو عزت سے حل کرو۔جاؤ جا کے التمش اور فلک کے نکاح کی تیاری کرو۔۔۔

کامران صاحب نے حکم صادر کیا۔۔۔

شہانہ جو ایک طرف کھڑی تھی اس بات پہ آپے سے باہر ہو گئی۔۔۔

مگر ابا جی یہ کیسے ممکن ہے میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔

شہانہ کیسے فلک کو بہو بنا سکتی تھی اسے یہ بات منظور نہ تھی۔۔

تو پھر تم ہی کوئی حل بتا دو جب تمھارے پاس کوئی حل نہیں ہے ناں تو چپ رہو تمھاری ہی وجہ سے ہی یہ دن دیکھنے کو ملا ہے۔۔۔

احمر نے غصے سے شہانہ سے کہا۔

بس مجھے یہ رشتہ منظور نہیں ہے اور التمش بھی نہیں مانے گا۔۔

شہانہ کیسے یہ رشتہ ہونے دیتی فلک اس کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔۔۔

ارم کیا تمھیں فلک کے لیے التمش کا رشتہ منظور ہے؟؟

اب کے کامران صاحب بولے۔۔

ارم تو جانتی تھی فلک کے دل کا حال۔۔۔اسے بیٹی کی خوشی عزیز تھی۔

جی بابا التمش بھی میرا ہی بھتیجا ہے اور مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔

بس تو فل وقت بچی کی عزت بچاؤ اور یہ نکاح پڑھواؤ۔۔۔

مگر ابا جی التمش نہیں مانے گا اس سے تو پوچھ لیں۔۔

شہانہ اپنی بات پہ اڑی رہی۔۔

بیٹا جی اب پوچھنے کا نہیں فیصلہ سنانے کا وقت ہے ویسے بھی اچھا خاصہ تماشہ لگ گیا ناں اب اگر عزت چاہتے ہو تو میری بات مانی پڑے گی۔۔۔

التمش خاموش ہی رہا اس کی بلا سے اب جو ہو سو ہو فل وقت اس کے لیے بھی عزت بہت ضروری تھی باہر اچھے خاصے لوگ تھے اب ہر کسی کو کیا جواب دیتا کہ ایک لڑکی جس سے اس نے شادی کرنی تھی وہ کسی اور سے نکاح کرکے آگئ ہے۔۔۔

میں نے فیصلہ کر لیا ہے میرے ان دو بچو کا نکاح ابھی اسی وقت ہوگا۔۔

کامران صاحب نے حتمی فیصلہ سنایا۔

صحیح ہی تو کہا تھا کامران صاحب نے جو جیسا ہے اس کو ویسا دے دو۔۔۔دونوں ٹھکرائے ہوئے تھے اور دونوں کے ہی دل ٹوٹے ہوئے تھے۔

فلک سے تو کسی نے پوچھا ہی نہیں ظاہر ہے کسی کو فلک کی مرضی سے کیا لینا دینا اس کو گھر مل تو رہا تھا۔۔۔

شہانہ نے خوب واویلہ مچایا مگر احمر کے غصے نے اس کا منہ بند کروا دیا تھا۔یہ خدا کا کرنا ہی تو تھا جس کو بہو کے عہدے پہ فائض دیکھنا چاہتی تھی وہ شہانہ کے قابل ترین بیٹے کو ٹھکرا گئی اور جس کو شہانہ سرے سے بہو بنانا ہی نہیں چاہتی تھی اس کو اللہ نے قابل ترین اور بے انتہا خوبصورت ہمسفر سے نواز دیا بے شک اللہ دعائیں قبول کرتا ہے اور جو وقت جس کے لیے صحیح ہوتا ہے اس کی دعا بھی اسی وقت قبول ہوتی ہے۔

نکاح کی رسم شروع ہوئی۔

فلک بنتِ ارحم آپ کا نکاح التمش احمر سے حق مہر دو لاکھ روپیہ کے عوض طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟

فلک کی آنکھ سے آنسو ٹپکا زندگی کا دوسرا نام ہے مجبوری اور مجبوری انسان کو کیا سے کیا کرواتی ہے یہ آج فلک کو پتہ چلا۔۔

قبول ہے۔۔

اسی طرح مزید دو بار فلک سے پوچھا اور اس نے قبول ہے کی مہر ثبت کی۔جب التمش سے پوچھا۔۔تو التمش کو رہ رہ کے وہی الفاظ یاد آئے جو اس نے فلک کو کہے تھے۔۔

ماضی۔۔

التمش پلیز ایسے نہ کہیں میں آپ کے پیر پکڑتی ہوں میری محبت کو ناامید نہ لوٹائیں میں نے رب سے مانگا ہے آپ کو۔۔۔

فلک بلک بلک کے رونے لگی اور زمین پہ بیٹھ گی تھی۔

تو میں کیا کروں جاؤں رب سے کہوں کہ مجھے تمھیں دے دے اور میں تمھیں مل جاؤں جو کہ اس زندگی میں تو ممکن نہیں۔۔۔

حال۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے ؟

جی قبول ہے۔۔

اور اسی طرح فلک التمش کے نئے سائبہ میں آگئ تھی اب دیکھنا یہ تھا دونوں زندگی کو کیسے جیتے تھے ساتھ ساتھ یا جدا جدا۔۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بیٹا اس لڑکی کے سر پہ دوپٹہ ہی کروا لو دیکھو اب باہر تو ان سب کو لے کے جانا ہی ہے تو کیا سب کو اب یہ بھی دیکھانا ہے کہ ہمارے گھر کی بڑی بہو کچھ زیادہ ہی ماڈرن ہے کہ دوپٹہ ہی نہیں لیتی۔۔

کامران صاحب نے تمکین کے حلیے کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ اس وقت ٹی پنک لانگ شرٹ جو کے سلیولیس تھی اور ساتھ سکن میجنگ ٹراوزر پہنا تھا

مگر دوپٹہ سے بے نیاز تھی۔۔۔

عبیرہ ارسہ کا گولڈن گوٹے والا دوپٹہ لے آئی اور تمکین کو اوڑھایا ساتھ ہی ریڈ لپ اسٹک بھی لگا دی۔۔

پورا خاندان اور لوگ چہ مگوئیوں میں مصروف تھا احمر اور ابراہیم تو سر بھی نا اٹھا سکے لوگوں کے سامنے جبکہ جب کامران صاحب اسٹیج پہ آئے اور آ کے اپنا مدعا بیان کیا۔

ساتھ ہی تینوں جوڑیوں کو بھی اسٹیج پہ مدعو کیا۔

پیارے دوستوں میں ہر طرف سے لوگوں کی باتیں سن رہا ہو میری عمر آپ سب سے تقریباً زیادہ ہی ہوگی اور اس لحاظ سے تجربہ بھی زیادہ ہو گا میں جانتا ہو آپ لوگ آج شادی میں مدعو تھے اور اس لحاظ سے قابل احترام ہیں مگر افسوس مجھے اس بات پر ہو رہا ہے آپ مہمان ہو کر میزبان کو قابل احترام کیوں نہیں سمجھتے۔میں جانتا ہو آپ سب سوچ رہے ہیں کہ یہ سب کیا ہو گیا دو شادیاں تھی مگر جوڑیاں ہی بدل گی تو بات دراصل یہ ہے کہ غلطی ہماری ہی تھی ہم نے ان میں سے کسی سے بھی اس کی مرضی نہیں پوچھی تھی تو ایسا تو ہونا تھا مگر افسوس اپنی اولاد پر اس بات سے ہوا ہے کہ ان کو چاہیے تھا یہ تماشہ شادی سے پہلے کرتے تاکہ آپ سب کو ڈرامہ دیکھنے کا موقع ناں ملتا مگر انھوں خود کا خود ہی مذاق بنایا میری آپ سب سے گزارش

ہے براہ کرم کسی کے احساسات کا مذاق نہ اڑائے ہم اندر سے ٹوٹ چکے ہیں لہذا ہمیں مزید تکلیف نہ دیں ایسا وقت کسی پہ بھی کبھی بھی آ سکتا ہے اس لیے خوفِ خدا کرے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔۔۔

خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو علانیہ برا کہے مگر وہ جو مظلوم ہو اور خدا (سب کچھ) سنتا(اور)جانتا ہے۔

Surah Nisa Ayat 148

اس سے بہتر ہے کہ برا بھلا کہنے کی بجائے ہمارے لیے دعا کرے میں آپ کا بہت مشکور رہوں گا اور سب سے زیادہ مشکور میں اپنے ان دو بچوں کا ہو جنھوں نے ہمارا مان رکھا۔۔۔

کامران صاحب التمش اور فلک کے پاس جا کھڑے ہوئے باقی چاروں کے سر جھک گئے۔۔

تم دونوں نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا مجھے خوشی ہے تم دونوں کو بڑوں کا مان رکھنا آتا ہے۔۔۔مگر مجھے ایک ڈر ہے ایک خوف ہے التمش میں سب کے سامنے تم سے پوچھتا ہوں کیا تم اس بچی کی ذمہ داری صحیح سے نبھا پاؤں گے یا عاشر کی طرح اس یتیم کو بیچ راہ چھوڑ دو گے پہلے ہی اس کے ساتھ کچھ خاص اچھا نہیں کیا ہم سب نے۔۔۔

کامران صاحب کی بات سن کر فلک کی آنکھیں چھلک گ ئی۔۔

دیکھو بیٹا اللہ تعالی اجازت دیتا ہے اس بات کی تمھیں۔۔۔آگے کہیں پھر ہم اس کو دکھ نہ دے بیٹھے۔۔۔

قرآن پاک میں اللہ فرماتا ہے۔۔

اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے انصاف نہ کرسکوگے تو ان کے سوا جو عورتیں تم کو پسند ہوں دو دو یا تین تین یا چار چار ان سے نکاح کرلو۔اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کرسکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو۔۔اس سے تم بےانصافی سے بچ جاؤ گے۔۔

Surah Nisa Ayat 3

بتاؤ بیٹا میں تمھارے جواب کا منتظر ہوں۔۔

کامران صاحب نے اتنے اچھے سے معاملات سنبھالے آج کل لوگ ایسی باتوں کو دنیا کے سامنے سامان لذت بنا کے پیش کرتے ہیں مگر کامران صاحب نے بچوں کا مان رکھا اپنی عزت پہ حرف تک نہیں آنے دیا۔۔

بے شک اللہ تعالی جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے دادا جی۔۔

التمش نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا اور پورا گھر تالیوں سے گونج اٹھا۔لوگ جو پہلے باتیں کر رہے تھے اب تعریفوں کے پول باندھ رہے تھے۔

شہانہ دم سادھے اپنی ہار کو دیکھ رہی تھی اور باقی سب اب خوش اور مطمئن ہو گئے تھے سچ کہا ہے کسی نے بڑوں کی بڑی باتیں ہوتی ہیں۔۔۔کامران صاحب نے بڑا ہونے کا پورا پورا فرض نبھایا اپنے ہاتھوں سے ارسہ کو رخصت کیا ابراہیم صاحب نے ارسہ کو دیکھا تک نہیں تھا اور اندر کمرے میں چلے گئے تھے۔

احمر نے بھی عاشر سے بات نہیں کی اور التمش کے پاس جا کھڑے ہوئے۔جبکہ عبیرہ اور شہانہ خاموش تھی فلحال وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارسہ کی رخصتی کے بعد تمکین اور فلک کی رخصتی کے فرائض انجام پائے۔

شہانہ تمکین کو تھامے گھر کے اندر لے گئ جب کے فلک کو اس نے پوری طرح نظرانداز کیا۔۔۔چاہتی تو وہ یہ تھیں کہ عاشر تمکین سے شادی کر کے آئے گا تو فلک کا پتہ کٹ جائے گا لیکن سب تدبیریں الٹی ہو گئی تھی۔

عبیرہ نے فلک کو تھام لیا اور گھر کے اندر لے گئ تھی۔

تھوڑی دیر لاونج میں بیٹھنے کے بعد شہانہ تمکین کو عاشر کے روم میں لے گئی

تھی عاشر بھی ساتھ ہی چلا گیا۔

التمش لاونچ میں نہیں آیا تھا وہ باہر مہمانوں کو رخصت کروا کے ہی واپس آیا تھا جب لاونج میں فلک کو دلہن کے روپ میں پہلی بار غور سے دیکھا ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگا اور اس پہ گولڈن کام فلک پہ بہت جچ رہا تھا فلک میک اپ میں پہچان میں ہی نہیں آ رہی تھی اور حیرت التمش کو اس بات پہ ہوئی کہ وہ یہاں اکیلی بیٹھی ہے(عبیرہ اسے لاونج میں بیٹھا کے ابراہیم کی طبیعت کے پیشِ نظر خود روم میں چلی گئی تھی اور ارم صارم کے ساتھ گھر چلے گ ئے تھے

تم یہاں کیوں بیٹھی ہو روم میں جاؤ۔۔۔

التمش نے نظریں پھیر لیں اور فلک سے رعب دار آواز میں پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون سے کمرے میں جاؤں؟

فلک نے آنسو ضبط کرتے پوچھ ہی لیا۔۔

ابھی التمش اس پہ بھڑکتا اتنے میں احمر صاحب اور کامران صاحب مہمانوں کو رخصت کر کے آ گ ئے تھے۔۔

ارے بیٹی تم یہاں کیوں کھڑی ہو جاؤ التمش کے کمرے میں جاؤ بلکہ احمر چلو ہم اپنی بیٹی کو خود ہی لے جاتے ہیں۔۔

کامران صاحب نے کہا احمر نے اثبات میں سر ہلایا۔

دونوں نانا اور ماموں مل کے اس کو التمش کے کمرے میں چھوڑ آئے جب کے التمش لاونج میں صوفے پہ ڈھے سا گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

نبیل ارسہ کو اپنے گھر لے گیا گھر چھوٹا ضرور تھا مگر بے انتہا خوبصورت تھا۔۔

چھوٹا سا صحن پھر گھر کے اندر کا دروازہ جو لاونج میں کھلتا تھا لاونج کی سائیڈ پہ کچن تھا اور کمرے دو تھے۔۔

ارسہ رونے میں مشغول تھی۔۔

دیکھو ارسہ یہ حقیقت ہے ہم نے سب کا دل دکھایا ہے مگر انشاءاللہ دیکھنا ایک نا ایک دن سب بڑے ہمیں معاف کر دیں گے۔

نبیل کی بات پہ ارسہ مسکرا دی۔۔

چلو آؤ تمھیں روم دکھاؤں۔۔۔

اور وہ دونوں اندر چلے گئے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عاشر اور تمکین کو کمرے میں چھوڑ کر شہانہ چلی گئی دونوں میں پہلے ہی بے تکلفی تھی اب بھی دونوں باتیں کر رہے تھے۔۔

تمکین تمھیں میرے گھر والوں کا دل جیتنا ہے خاص کر میرے بابا اور دادا جی

کا۔۔۔

ہم کوشش کروں گی مگر مجھے مشکل لگتا ہے،،

تمکین نے بور ہوتے ہوئے جواب دیا۔

تم اتنی جلدی بور کیوں ہو رہی ہو۔۔

عاشر نے اس کی بوریت بھانپ لی۔

دیکھو عاشر تم نے کہا تھا کہ یہاں شادی کر کے کچھ وقت رہو گے اور پھر ہم واپس چلے جائے گے آفٹر آل تمھاری جاب کا بھی ہرج ہوگا یار۔۔۔

شش!!!یہ بات فلحال اپنے تک رکھو کچھ دن بس کچھ دن اچھے سے رہ لو پھر تو ہم چلے ہی جائے گے مجھے اپنا بزنس امریکہ میں کرنا ہے اس کے لیے اپنا حصہ تو لے لوں۔۔۔

عاشر نے رازداری سے کہا۔

ہم صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔

تمکین فریش ہونے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

التمش کا کمرہ گھر کا سب سے منفرد کمرہ تھا اب تو سارا فرنیچر ہی چینج کر دیا گیا

تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے جہازی سائز بیڈ اور بیڈ کے سامنے کی طرف موجود صوفہ سیٹ جو نہایت نفیس تھا صوفے کے اوپر والی دیوار پہ ایل۔ای۔ڈی لگی تھی بیڈ کے ایک سائیڈ پہ کھڑکیاں تھی جو باہر لان کی طرف کھلتی تھی۔کھڑکیوں کے پردے ڈارک مہرون کلر کے تھے۔ڈرسنگ روم اور واش روم کمرے کے دوسری طرف تھا۔۔فلک کمرے کو غور سے دیکھنے لگی۔۔

کیا نے میں کبھی سوچا تھا کہ میں اس کمرے کی مکین بنوں گی۔۔۔شاید نہیں۔

وہ کب سے بیٹھی انتظار کر رہی تھی جانتی تھی آج التمش اپنی ساری بھڑاس اس پہ نکالے گا مگر جانے کیوں آج اس کو ڈر نہیں لگ رہا تھا۔

زندگی بھی عجیب کھیل کھیلتی ہے جب چاہا مانگا تب نہ ملا اب جب چاہ ہی مر گئ تو زبردستی زندگی میں شامل کروایا جا رہا ہے یہ کیسا کھیل ہے تقدیر کا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔۔۔

فلک سر پکڑ کہ بیٹھ گئ زندگی نے بہت گندا مذاق جو کیا تھا اس کے ساتھ اب آگے کیا ہوگا؟

التمش تو باہر ہی اس پہ غصہ ہوا تھا جانے اب آ کے کیا قہر ڈالے گا۔

ابھی وہ سر پکڑے انہی سوچو میں مگن تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ پھر سے الرٹ بیٹھ گئ اور سوچ رہی تھی آج اس کے لیے کیا سزا ہوگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش کمرے میں آیا اس پہ ایک نگاہ غلط ڈال کے وہ سامنے صوفے پہ جا بیٹھا سر صوفے پہ ٹکا کے آنکھیں موند لی۔

وہ ایسے بیٹھی تھی جیسے کسی نے سزا میں بیٹھا دیا ہو اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے جا کے چینج کرے یا بیٹھی رہے۔

آخرکار وہ ہمت کر کے اٹھی اور التمش کے پاس صوفے کے قریب جا کے کھڑی ہوگئ دماغ کہہ رہا تھا مت جاؤ ڈانٹ پڑے گی دل کہہ رہا تھا جو ہوگا دیکھا جائے گا۔۔۔آخر دل کی ہی سننی تھی۔۔

وہ میں۔۔۔

فلک کی آواز سے التمش سر اٹھا کے اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہے میرے سر پہ کیوں کھڑی ہو؟

التمش پہلے ہی آج کے دن سے لے کے اب تک ایک کے بعد ایک جھٹکے سے پریشان تھا اب وہ بھی سر پہ کھڑی تھی۔

وہ میں پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا میں چینج کرلوں؟؟

فلک نے تھوک نگلتے ہوئے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے۔

التمش فلک کی بات سن کے کھڑا ہوگیا اور چہرہ فلک کے چہرے کے قریب کر لیا فلک ہچکچا کے تھوڑا پیچھے ہوئی اس سے پہلے کے وہ ٹیبل سے ٹکرا کے

گرتی التمش نے اس کو اپنے حصار میں لے لیا اور پھر سے چہرہ فلک کے چہرے کے قریب کیا فلک نے گھبرا کے زور سے آنکھیں میچ لیں۔

تو تمھیں کیا لگا میں تمھاری تعریف میں ساری رات تمھیں دیکھتا رہوں گا اور تمھاری محبت کے قصیدے اپنے منہ سے تمھیں سناتا رہوں گا۔۔

یہ کہتے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے اس نے فلک کو چھوڑا اور وہ توازن نہ رکھ پائی اور نیچے گر گئ۔۔۔فلک نیچے بیٹھ کے رونے لگی۔

یہ ناٹک میرے ساتھ نہیں چلے گا سمجھی کس نے کہا تھا تمھیں مجھے دعاؤں میں مانگو دیکھو تمھاری دعاؤں سے کیا ہوگیا۔۔۔

میں۔۔۔میرا کیا قصور اس سب میں؟؟

فلک روتے روتے کہنے لگی۔

ہاں تمھارا تو کوئی قصور نہیں ہے میں نے کہا تھا اللہ کو کے فلک کو مجھے دے --

التمش غصے سے کہنے لگا۔

تو آپ کو مانگنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔

فلک کی زبان سے اچانک یہ الفاظ ادا ہوئے۔۔

ایک لگاؤں گا الٹے ہاتھ کا اگر اب بولی تو۔۔۔

التمش نے ہاتھ اٹھا کے اشارہ کیا۔

بے وقوف لڑکی جاؤ جا کے چینج کرو اور یہ کارٹون ٹائپ میک اپ بھی صاف کرو۔۔۔

فلک کھڑی ہوگئ اور التمش کو دیکھ کے سوچنے لگی۔

اب کیا ہوا اب کیا کوئی اور دعا مانگی ہے جو میرے سر پہ کھڑی ہو۔۔۔

ن۔۔۔نہیں وہ میرے کپڑے نہیں ہیں اس روم میں۔۔۔

فلک نے کہا۔

تو میں کیا کرو جہاں ہیں جا کے وہاں سے لے آو۔۔

التمش فلک کی بے وقوفانہ باتوں کو ضبط کر کے سن رہا تھا۔

مگر میں اس حالت میں اب نہیں چل سکتی یہ لہنگا بہت بھاری ہے۔

فلک نے بے بسی سے التمش کو دیکھا۔

تو میں نے کہا تھا پہنو اس سو کلو کے لہنگے کو اور کون بے وقوف لایا یہ لہنگا اور وہ بھی تمھارے لیے؟؟

التمش کا دل کیا فلک کو گلا دبا دے۔۔

آپ کی امی لائی تھیں۔۔میں نے منع کیا تھا وہ کہنے لگی نہیں پہنو گی تو ہماری بد

نامی ہو گی۔۔

فلک نے فٹ سے جواب دیا۔

شرم نہیں آتی تمھیں میری ماں کو پاگل کہہ رہی ہو دو لگاؤں گا تمھیں۔۔۔

التمش پ۔۔۔پلیززز میرے کپڑے لا دیں پلیزز۔۔

فلک لہنگے کے ڈوپٹے سے آنسو صاف کرتے بولی مگر دوپٹہ چبھ گیا۔۔دیکھیں یہ ایسے چبھ رہا ہے۔۔۔

تم اپنی بکواس بند کرو اور بیڈ پہ جا کے مرو۔۔۔میں ہر گز نہیں کرنے والا تمھاری ہیلپ میں نہیں جاؤں گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش نے صاف ہاتھ کھڑے کر دیے۔

پلیزز التمش۔۔۔

فلک نے بہت منت کی۔

جاؤ جا کے سو جاؤ۔۔۔

التمش چلایا ناچار فلک بیڈ کے کونے پہ ٹک کے بیٹھ گیٔ اور پھر لیٹ گئ اور کب نیند کی وادی اس پہ مہربان ہوئی اسے پتہ بھی نا چلا اور التمش ساری رات بیڈ پہ سوئے وجود کو دیکھ کے سوچتا رہا کہ آگے زندگی کیسے گزرے گی۔۔ارسہ اس کو بچپن سے پسند تھی اور فلک سے اینٹ کتے کا بیر تھا۔۔

ہاں بیٹا ٹھیک ہی ہوا میرے ساتھ اور کر ایکٹنگ بھائی اور مام نے مجھے پھسا دیا اب تو دادا جی نے بھی وعدہ لے لیا ہے کہ اس کو کم سے کم میں تو نہیں چھوڑ سکتا۔

میں تو نہیں چھوڑ سکتا مگر۔۔۔

التمش کے شیطانی دماغ میں ایک سوچ آئی۔۔

مگر یہ تو مجھے چھوڑ سکتی ہے کیوں ناں میں اسے اتنا ستاؤ کہ یہ خود مجھ سے خلع لے لے۔۔۔یس۔۔۔۔

التمش نے بچوں کی طرح ہاتھ پہ ہاتھ مارا۔۔

تو مس فلک ریڈی رہو کل سے مشن خلع شروع ہوگا۔۔۔تم خود دادا جی سے کہو گی کہ تمھیں التمش سے ڈائیورس چاہیے۔۔

فلک کو دیکھتے ہوئے التمش نے ایک عظم سے کہا۔۔۔

چلو آج تمھاری آخری مدد کر دوں تمھارے کپڑے لا کے رکھوں۔۔۔کیا یاد کرو گی۔

التمش ارسہ اور فلک کے مشترکہ روم سے فلک کا سارا سامان لے آیا اور لا کے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر رکھ دیا اور خود صوفے پہ سو گیا۔

ارسہ اور نبیل کی نئی زندگی کی پہلی صبح بہت خوشگوار ثابت ہوئی دونوں نے مل کر ساتھ ساتھ ناشتہ بنایا اور اب ساتھ ہی ناشتہ کر رہے تھے۔

نبیل میری چھٹیاں کینسل کروا دوں میں؟؟

ارسہ نے نبیل سے پوچھا۔

نہیں ارسہ میں سوچ رہا ہو کہ ولیمہ ارینج کروں اور اپنے دوستوں اور تمھاری فیملی کو دعوت پہ انوائیٹ کروں کیا خیال ہے؟

مجھے نہیں پتہ۔۔۔نہیں بابا ناراض ہیں شاید۔۔۔

ارسہ اداس ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اففف میں منا لوں گا ارسہ تم فکر نہ کروں سب مان جائے گے تم بس خوش رہا کرو۔۔۔

شکریہ نبیل میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔

ارسہ نے پیار سے نبیل کا ہاتھ تھام کے کہا۔۔

اور شکریہ میرا ساتھ دینے کے لیے ارسہ۔۔۔

دونوں مسکرا دیے۔۔

فلک صبح اٹھی اور حیرت اسے تب ہوئی جب بیڈ کے سائیڈ پہ اپنا سامان دیکھا۔۔

اوہ تو التمش رات میں میرا سامان لے آئے تھے۔بس اوپر سے سخت ہیں میرا دل کہتا ہے اندر سے بہت اچھے ہیں التمش۔۔

فلک نے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔

فلک نے اپنا سامان سمیٹا اور سوچنے لگی کہ آج کونسا ڈریس پہنے۔۔۔اچانک اس کی نظر ڈارک گرین ڈریس پر پڑی جس پہ ڈل گولڈ کام تھا یہ ڈریس فلک کو عبیرہ نے بنوا کے دیا تھا فلک نے وہی ڈریس نکالا اور نہانے چلی گئی۔۔

فریش ہو کے فلک نے پہلے نماز ادا کی اپنے رب کا شکر ادا کیا اور پھر ہلکا پھلکا میک اپ کر کے بالوں پہ ہلک سا کیچر لگایا بال کھلے چھوڑ دیے اور باہر چلی گئی۔

عبیرہ کچن میں کام کررہی تھیں جب فلک آئی۔۔

ارے بیٹا تم اتنی جلدی اٹھ گئ اور دیکھو تو کتنی پیاری لگ رہی ہو ماشاءاللہ۔۔

جی ممانی آپ تو جانتی ہیں مجھے عادت ہے اور تعریف کا شکریہ۔۔

فلک مسکرائی۔۔

لائیں دیکھائے میں آپ کی ہیلپ کرتی ہوں۔۔

ہر گز نہیں ارے بھئ کل شادی ہوئی ہے آج کام کرواؤں گی تم سے نہیں بیٹھو میں کر لوں گی۔۔

عبیرہ نے پیار سے کہا۔

ارے کرنے دوں عبیرہ کہیں ہڈ حرام نہ ہو جائے۔۔

شہانہ کا تو حلق تک کڑوا ہو گیا فلک کو سجا سنورا دیکھ کر۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہیں بھابھی یہی تو وقت ہوتا ہے بچوں کے انجوائے کرنے کا۔۔

فلک کو اداس ہوتا دیکھ عبیرہ نے جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے چھوڑو وقت تو تب ہوتا جب تمھاری بیٹی میری بہو بنتی۔۔۔

شہانہ نے ارسہ کا ذکر جان کے کیا۔۔

بھابھی اگر ارسہ آپ کی بہو بنتی تب بھی فلک آپ کی بہو ہوتی باقی کل ابا جی نے کہا تھا ناں کہ جو جسکا ہوتا ہے اس کو مل جاتا ہے تو پھر آپ بھی ابا جی پہ بھروسہ رکھے جو جس کا تھا اس کو ہی ملا ہے۔۔

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھی کہ مردوں کے آنے کی آوازیں آئی اور وہ تینوں خاموش ہو گئ۔۔

عاشر اور تمکین فلحال سو رہے تھے فلک اور عبیرہ کچن میں تھیں جب احمر اور

ابراہیم کامران صاحب کے ساتھ ناشتے کی ٹیبل پہ آئے شہانہ بھی سب کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔

کیا بات ہے بچے اٹھے نہیں اب تک؟

کامران صاحب نے پوچھا۔

کیا کہوں ابا جی کل کیا کم ڈرامہ ہوا تھا جس کی وجہ سے اتنی لمبی تقریر سننے کو ملی۔۔

شہانہ نے کامران کے مدعا بیان کرنے کو تقریر کے لقب سے نوازا۔۔

بیٹا جی میں نے حق بات کی تھی اب تمھارے جیسے فارغ عقل لوگوں کو تقریر لگی تو چلو تقریر ہی سہی۔۔۔

حیرت ہے آج التمش بھی جلدی نہیں آیا۔۔

احمر نے گھڑی پہ ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔۔

بابا وہ سو رہے ہیں۔۔

اب کے جواب ناشتہ لگاتی فلک نے دیا۔

تم سے کسی نے پوچھا جو جواب دے رہی ہو؟؟

شہانہ کو فلک کا جواب دینا ایک آنکھ نہ بھایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابھی آپ بھول رہی ہیں وہ التمش کی بیوی ہے اس کا جواب دینا بنتا تھا۔۔

ابراہیم نے فلک کی سائیڈ لی۔

ہاں بھئی کل تک التمش آپ کا ہونے والا داماد تھا اب نہیں رہا تو اس لڑکی کی طرف داری تو کرے گے ہی ناں آخر کو میرا ہونہار سپوت جو نکل گیا آپ کے ہاتھ سے۔۔

شہانہ نے ابراہیم کے لفظوں کا جواب اپنے الفاظوں سے دیا۔

بھابھی ذرا اپنی یاداشت درست کرلیں فلک میری بھی بیٹی ہی ہے اور التمش میرا داماد تھا نہیں ہے اور رہے گا اور ویسے بھی اُس کی قابلیت پہ مجھے رتی برابر شک نہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ابراہیم ہی کیا جو شہانہ کا منہ ناں بند کرے۔

اوف بس بھی کرے آپ دونوں اور چپ کر کے ناشتہ کریں۔۔

عبیرہ نے دونوں کو خاموش کروایا۔

اتنے میں التمش ریڈی ہوتا کھانے کی ٹیبل پہ آیا۔۔

السلام علیکم۔۔۔

التمش نے سب کو سلام کیا۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھئی آؤ برخودار آج تم لیٹ اٹھے ہو۔۔

کامران صاحب نے کہا۔۔

جی وہ آنکھ دیر سے لگی تھی۔۔

التمش نے سنجیدگی سے جواب دیا اور پلیٹ اٹھائی۔۔

فلک پراٹھا التمش کی پلیٹ میں رکھ رہی تھی جب اس نے ہاتھ بڑھا کے روک دیا۔

مجھے پراٹھا پسند نہیں میں لائٹ ناشتہ کرتا ہوں۔۔

فلک نے پراٹھا واپس رکھ کے سلائس آگے بڑھائے۔۔

آج میرا سلائس کھانے کا موڈ نہیں ہے۔۔

فلک نے سلائس واپس رکھ کے چائے کپ میں ڈال کر دی۔۔

مجھے صبح صبح چائے پینے کی عادت نہیں ہے۔

فلک نے کپ واپس رکھا۔۔

سب ناشتہ چھوڑ کر دونوں کو دیکھ رہے تھے مانوں کوئی ڈرامہ چل رہا ہو اور شہانہ بہت ایکسائیٹڈ تھی۔

فلک جوس گلاس میں ڈال کے دینے لگی۔۔۔

مجھے فریش جوس زیادہ پسند ہے یہ میں نہیں پیتا۔۔

فلک نے جوس بھی واپس رکھ دیا اب کے وہ سوچ رہی تھی کہ کیا دے التمش کو کھانے کے لیے۔۔

بیٹا آپ بیٹھ جائیں التمش کو اگر ناشتہ کرنا ہوا اور کچھ چاہیے ہوگا تو خود لے لے گا۔۔

احمر نے یہ کہہ کے فلک کی مشکل ہی حل کردی التمش سیب لے کے کاٹنے لگا۔

میں کاٹ دیتی ہو آپ رہنے دیں۔۔

فلک نے ہاتھ سے چھری لینی چاہی۔

نہیں سیب کا بھی موڈ ختم ہوگیا۔

التمش یہ کہتا آفس بیگ اٹھا کے چلتا بنا اور فلک کا منہ لٹک گیا۔باقی سب ناشتہ کرنے لگے جبکہ التمش باہر جا کے ہنسنے لگا۔۔

فلک میڈم ابھی تو شروعات ہے آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔

فلک کو التمش کے برتاؤ سے کچھ عجیب لگا دل اداس تھا تو کامران صاحب کے پاس جا کے بیٹھ گئی تھی۔

کیوں پریشان ہو؟؟

کامران صاحب نے فلک کی پریشانی بھانپ لی۔

پتہ نہیں نانا جی التمش کو کیا ہوگیا رات تک تو ٹھیک تھے اب پتہ نہیں ایسا بیہو کیوں کر رہے تھے۔

بیٹا ہوتا ہے ایسی حالت میں موڈ سوئنگز ہوتے ہیں۔۔

کامران صاحب کی ایک خوبی تھی باتیں بہت اچھے سے ذہن نشین کروا دیتے تھے۔

کیسی حالت نانا جی؟

فلک لفظ حالت سے گھبرا گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا ہمارا پوتا ذرا مختلف ہے سب سے دل کا بہت اچھا ہے تھوڑا شرارتی ہے مگر سچا ہے ارسہ کو چاہتا تھا اور مجھ سے ہر بات شیئر کرتا تھا اب دیکھو ناں ارسہ اس کو نہیں چاہتی مگر وہ خاموش ہوگیا زبردستی کسی کے ساتھ بھی نہیں کرتا ورنہ لڑکے جب کسی کو چاہتے ہیں تو اگلی لڑکی کو جینے کے قابل نہیں چھوڑتے تمھیں صبر سے کام لینا ہوگا ابھی اس کے موڈ سوئنگز برداشت کرلو گی تو ساری زندگی وہ صرف تمھارا ہی نام لے گا۔

نانا جی کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ان کے دل میں میرے لیے محبت جاگے؟؟؟

فلک انجانے میں اپنے حال دل سے آگاہی دے گئی۔

ہاں میرے بچے اب تم اس کو جتنا چاہتی ہو اتنا وہ بھی تمھیں چاہے تو اس کے لیے بس صبر کرنا۔۔

نانا کی بات سن کے فلک سٹپٹا گئی۔۔۔

وہ۔۔میں نہیں چاہتی مطلب اب۔۔۔

نانا جی مسکرا دیے۔۔

بیٹا جی مجھے سب دیکھتا ہے دنیا اندھی مگر میری صرف نظر کمزور ہے۔۔

دونوں ہنسنے لگے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر اور تمکین لنچ ٹائم جاگے تھے اور سب ان کو اتنا لیٹ اٹھتے دیکھ حیران تھے۔

عاشر شادی ہوگئی ہے ناں بیٹا اب ذرا کام پہ دھیان دو۔۔

کامران صاحب نے عاشر سے کہا۔۔

دادا جی شادی کے بعد لوگ گھومنے جاتے ہیں بہتر انڈرسٹینڈنگ کے لیے۔۔تو ہم سوچ رہے تھے کہ میں اور عاشر گھومنے جائے۔۔

تمکین نے سب کے بیچ ہنی مون کا ذکر کر کے سب کو حیران کر دیا۔

اوہ اچھا تم دونوں نے نکاح کر لیا تھا مگر تم دونوں میں انڈرسٹینڈنگ نہیں تھی۔۔

کامران صاحب نے تمکین کی ہی ٹون میں جواب دیا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے دادا جی بس وہ سوچ رہے تھے کہیں گھوم آئے۔۔

عاشر نے صفائی پیش کی۔

شہانہ کو خود تمکین کی بات اچھی نہیں لگی جو بھی ہو آج تک شہانہ نے ابا جی کا ادب کیا تھا اس لیے چپ رہی۔

بیٹا تم دونوں کو مزید انڈراسٹینڈنگ کی ضرورت نہیں ہے کل ولیمہ ہے اس کے بعد جس کپل کو گھومنے جانا چاہیے اس کا انتظام میں کروا چکا ہوں۔۔

کامران صاحب فیصلہ سنا کر اٹھ گئے اور جاتے جاتے عبیرہ کو کہہ گئے کہ ارسہ اور نبیل کو بھی ولیمے پہ مدعو کیا جائے۔۔

فلک رات کو دیر تک التمش کا انتظار کرتی رہی مگر التمش نے نہ آنا تھا نا وہ آیا تھک ہار کر وہ سو گئی صبح نماز کے وقت اس کی آنکھ کھلی مگر التمش نہیں آیا تھا وہ بے حد پریشان ہوئی۔

اٹھ کے ابراہیم کے کمرے کا دروازہ بجایا۔۔

کیا ہوا فلک تم اتنی پریشان کیوں ہو؟؟

ابراہیم اور عبیرہ فلک کو پریشان حال دیکھ کے گھبرا گ ئے۔۔

بابا التمش کہاں ہیں؟؟ابھی تک نہیں آئے۔۔

فلک نے پریشانی سے پوچھا۔۔

اوہ التمش نے تمھیں بتایا نہیں وہ ایک میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہے
شام سے پہلے آجائے گا آفٹر آل آج اس کا ولیمہ ہے۔

التمش نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟

فلک سوچ میں پڑھ گئی۔۔

اس نے تو مجھے کہا تھا تمھیں بتایا ہے۔۔

ابراہیم نے کہا۔۔

آ۔۔۔ہاں بتایا تھا بھول گئی سوری۔۔

فلک نے پہلی بار اپنے بابا سے ایسے جھوٹ بولا تھا۔

کوئی بات نہیں بیٹا تم جاؤ آرام کرو وہ آ جائے گا۔۔

عبیرہ نے کہا۔۔فلک بوجھل دل کے ساتھ چلی گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک سارا دن التمش کا انتظار کرتی رہی وہ ناں آیا۔۔

ایک تو میرے پاس فون نمبر بھی نہیں ہے۔۔

ارسہ اور نبیل گھر آئے عبیرہ کو ان کے پاس بیٹھا کروہ ان کی آؤ بھگت میں لگ گئ ارسہ اور تمکین دونوں گپیں مارنے بیٹھ گئ تھی مگر شہانہ کو تمکین کا ارسہ سے بے تکلف ہونا ذرا اچھا نہ لگا۔

تمکین بیٹا عاشر بلا رہا ہے شاید تمھیں۔۔

شہانہ کی برداشت یہی تک تھی۔۔

آنٹی عاشر تو خود نبیل کے پاس بیٹھا ہے وہ دیکھیں۔۔۔

اور ارسہ سر جھکا کے ہنسنے لگی شہانہ نے غصے سے عاشر کو دیکھا مگر وہ تو مزے سے نبیل سے مل کے اس سے باتیں کرنے لگا ایک ابراہیم کو چھوڑ کر سب لاونج میں موجود تھے۔۔

فلک کچن میں چائے بنا رہی تھی۔۔

التمش گھر داخل ہوا ارسہ کو دیکھ اس کو بہت غصہ آیا وہ خود پہ ضبط کر گیا اور پانی پینے کچن میں چلا گیا۔

فلک وہاں چائے بنا رہی تھی التمش کو دیکھ اسے پہلے حیرت اور پھر خوشی کا احساس ہوا۔

آپ آگ ئے۔۔مجھے بتایا بھی نہیں اور اسلام آباد چلے گ ئے۔۔۔

فلک بنا سپیڈ بریک شروع ہو گئ۔

التمش جو پانی پینے آیا تھا فلک کو بولتا دیکھ غصے سے اس کی طرف گھور کے دیکھنے لگا مگر فلک التمش کے غصے سے گھورنے کو کسی خاطر میں نہ لائی۔۔۔ناچار التمش کو اس کے بولتے لبوں پہ ہاتھ رکھنا پڑا۔۔

آئیندہ میرے سامنے منہ مت کھولنا۔۔

التمش نے ہاتھ سے منہ کو مضبوطی سے بند کیا ہوا تھا فلک کا سانس لینا دشوار ہوگیا اور آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔

آنسو دیکھ کے التمش نے منہ سے ہاتھ اٹھا کہ اس کو چولہے کی طرف دھکیلا اور فلک کا بازو چائے کی گرم کیتلی سے جا لگا۔

آہ۔۔۔۔

فلک کے منہ سے دل خراش چیخ نکلی التمش جو باہر جارہا تھا واپس مڑ آیا۔۔فلک کا بازوں گرم کیتلی کے ساتھ لگ گیا تھا اور وہاں اچھا خاصا چھالہ بن گیا۔

اوہ سوری مجھے نہیں معلوم تھا ایسا ہوگا۔۔۔

التمش کو سچ میں شرمندگی ہوئی۔۔۔چاہے جو بھی ہو التمش کا ارادہ فلک کو جسمانی اذیت دینے کا نہیں تھا۔۔

آؤ میں دوا لگا دوں۔۔۔

التمش نے احتیاط سے فلک کو کندھوں سے پکڑ کر کرسی پہ بیٹھایا اور اب برنول لے کے اس کے چھالے پہ آہستہ سے لگا رہا تھا درد تو فلک ضبط کر رہی تھی مگر آنسو آنکھوں سے رواں دواں تھے۔

التمش دوا لگا کے فلک کو دیکھنے لگا۔

مجھے سچ میں نہیں پتہ تھا یہ ہوجائے گا سوری۔۔۔

درد ضبط کرتے ہوئے فلک مسکرا دی۔

کوئی بات نہیں میری غلطی ہے مجھے آگے نہیں گرنا چاہیے تھا۔۔

فلک کی بات پر التمش کا سر پیٹنے کو دل کیا مگر بات ایسی تھی کہ اس کو ہنسی آگئی۔

تم سچ میں بے وقوف ہو یا میرے سامنے بنتی ہو؟

التمش پوچھے بنا نہ رہ سکا۔۔

میں تو ایسی ہی ہوں۔۔

اوہ تو یہاں کیا ہو رہا ہے؟؟

ارسہ کچن میں چائے کا پوچھنے آئی تھی فلک کا ہاتھ دیکھ پریشان ہوگئی۔۔

یہ کیسے ہوا فلک ؟؟ارے یار بہت زیادہ جل گیا۔۔

ارسہ نے فلک سے کہا۔۔

کیسے ہوا؟بتاؤ ناں۔۔۔

فلک خاموش رہی جبکہ التمش ارسہ کو دیکھ کے غصہ ہوگیا۔

کچھ نہیں میں نے دھکا دیا تھا۔۔

التمش نے صاف گوئی سے کام لیا۔

مگر کیوں التمش؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارسہ نے پوچھا۔

میری مرضی میری بیوی ہے تم کون ہوتی ہو پوچھنے والی۔۔

التمش نے پہلی بار ہی سہی فلک کو بیوی تو کہا۔۔

مگر التمش اس کا بازو بہت جل گیا یار۔۔۔

ارسہ فلک کا بازو دیکھنے لگی۔۔

شرم نہیں آتی نا محرم کو یار بولتی ہو۔۔

التمش نے تڑخ کے جواب دیا۔۔۔

اور چھوڑو اس کا بازو میں نے دوا لگا دی ہے تمھیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔۔

فلک سر جھکا کے خاموش رہی کیا کہتی آگے التمش تھا اور وہ التمش سے بکل بھی نہیں الجھ سکتی تھی۔

اوہ آئی ایم سوری میں باہر چلتی ہوں۔۔

ارسہ باہر جا کے بیٹھ گئی اور فلک چائے دیکھنے لگی التمش غصے میں روم میں چلا گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک اور تمکین کو ڈرائیور کے ساتھ پارلر بھیجا گیا ارسہ وہاں پہلے سے موجود تھی۔۔

فلک تمھارا ڈریس بہت خوبصورت ہے۔۔

ارسہ نے تعریف کی گولڈن کلر کا فراک تھا جس پہ گولڈن کام اور مہرون نگ لگے تھے ساتھ میچنگ ٹراؤزر بھی تھا۔۔

لاؤ فلک میں ہیلپ کرتی ہو تمھاری۔۔

ارسہ نے فلک کو ڈریس اپ کروانے میں مدد دی۔۔فلک گولڈن ڈریس میں ولیمہ میک۔اپ کے ساتھ خوب جچ رہی تھی۔

فلک تم تو آج کل سے بھی زیادہ پیاری لگ رہی ہو۔۔

ارسہ تعریف کیے بنا نہ رہ سکی۔

بہت شکریہ ارسہ تم بھی بہت اچھی لگ رہی ہو۔

اور میں تو ویسے ہی خوبصورت ہوں مجھے تعریف کی ضرورت نہیں۔۔

تمکین نے ایک ادا سے دونوں کو کہا اور وہ دونوں ہنسنے لگی۔۔

شام میں ولیمہ کا فنکشن تھا فلک نے بہت مشکل سے ولیمے کا ڈریس کیری کیا ایک تو بازو جلا ہوا تھا اوپر سے ڈریس ہیوی تھا اور بازو بھی فل تھے۔۔۔

التمش تو ٹک کے اسٹیج پہ بیٹھا ہی نہیں تھا جبکہ عاشر اسٹیج سے اترنے کو تیار نہیں تھا۔شہانہ کا بس نہ چلتا تمکین کو کچھ سنا دیتی۔۔۔جو اسٹیج پہ عاشر کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔۔

جیسے تیسے ولیمہ کا فنکشن بھی بخیر و عافیت اختتام کو پہنچا اور سب کی گھر واپسی ہوئی۔۔۔

فلک واپسی پہ کمرے میں بیٹھی تھی جب التمش روم میں آیا۔

تم ابھی تک نمونہ بن کے کیوں بیٹھی ہو؟

التمش نے کمرے میں داخل ہوا اور فلک کو ولیمہ کے ڈریس میں بیٹھے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔

میں یہ ڈریس کیسے اتاروں گی؟؟

فلک رونے لگی۔۔

کیوں ڈریس سے بھی محبت ہوگئی ہے یا اس کو بھی دعا سے مانگا تھا؟؟

نہیں مجھے ارسہ نے پہننے میں ہیلپ کی تھی۔۔

فلک نے بتایا۔

تو؟؟

التمش نے آئی برو اچکا کے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ارسہ کو بلا دیں وہ اتارنے میں بھی ہیلپ کرے گی۔

ہرگز نہیں میں ارسہ کو اپنے روم میں نہیں بلاؤں گا اور فلک بار بار ارسہ کا نام لے کر میرے صبر کا امتحان مت لو یہی تمھارے لیے بہتر ہوگا۔۔

التمش نے انگلی اٹھا کہ فلک کو وارن کیا۔

فلک خاموشی سے منہ لٹکا کے بیٹھ گئی۔۔

اچھا سنو۔۔۔تم بتاؤ کیا اتارنا ہے میں اتار دیتا ہوں۔۔

التمش کی بات سن کے فلک سن ہوگئی۔

نہیں ک۔۔۔کچ۔۔۔کچھ نہیں اتارنا۔۔۔

ارے ابھی تو ارسہ کو بلانے کا بول رہی تھی کہ وہ ہیلپ کرے گی میں کرتا ہوں بتاؤ کیا ہیلپ کروں تمھاری؟؟؟

کچھ نہیں اتارنا آپ چینج کرے جا کے۔۔۔فلک نے اتاولے پن میں آڈر دے دیا۔۔

اب تم مجھے بتاؤ گی مجھے کیا کرنا ہے؟؟

التمش نے غصے سے فلک کا جلا بازو پکڑ لیا اور فلک بلبا اٹھی۔۔

التمش چھوڑیں پلیزز مجھے درد ہو رہا ہے آہ اللہ۔۔۔۔

فلک تڑپ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک التمش کو یاد آیا کہ دوپہر کو فلک کا ہاتھ جلا تھا۔

اوہ۔۔۔۔

التمش نے بازو چھوڑ دیا۔

آئی ایم سوری میں بھول گیا تھا۔۔

التمش نے اپنی یاداشت پہ ماتم کیا۔

کوئی بات نہیں۔۔

فلک نے دوسرے ہاتھ سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

میں ارسہ کو دیکھ کے آئی۔۔۔

فلک یہ کہہ کے روم سے چلی گئی مگر افسوس ارسہ گھر جا چکی تھی۔

فلک تھوڑی دیر بعد منہ لٹکائے واپس روم میں آئی اور بیڈ پہ بیٹھ گئی التمش چینج کر چکا تھا اور صوفے پہ براجمان تھا۔

تمھیں کیا ہوا ہے ایسے بیٹھی ہو جیسے بیوہ ہوگئی ہو۔۔

التمش نے اس کے لٹکے منہ کو دیکھ کے کہا۔

ہائے اللہ ناں کرے آپ مریں۔۔۔مریں آپ کے دشمن۔۔۔

فلک نے کہا۔

فلک کی بات سن کر التمش کو احساس ہوا فلک اگر بیوہ ہوئی تو وہ خود ہی مر چکا ہوگا۔۔۔

توبہ میں پہلا شوہر ہوگا جو بیوی کو بیوہ ہونے کا کہہ رہا ہو۔۔

ہاں یار دشمن نہیں مرتے کیا کروں اب خود کو ہی دیکھ لو۔۔

التمش نے حسرت سے کہا۔

کیا مطلب؟

فلک کو سمجھ نہ آئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں۔۔۔

التمش بیزار ہو گیا تھا فلک کی بک بک سن کر۔۔۔

کسی کی موت نہیں مانگتے۔۔

فلک نے اپنے طور پہ سمجھانا چاہا۔۔

تم نے پوری رات کارٹون بن کے بیٹھنا ہے کیا؟

فلک کے ڈریس چینج ناں کرنے پر التمش نے اکتا کے کہا۔

ارسہ چلی گئی ہے اب کیا کروں ؟

تو ارسہ نہیں آئے گی جب تک تم مجھے بھوتنی ہی دیکھو گی۔۔؟؟

پتہ نہیں اب کیا کر سکتی ہوں۔۔

میں چینج کروا دیتا ہو آؤ ادھر۔۔۔

التمش اٹھنے لگا التمش فلک کو تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے کیسے جانے دیتا۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں میں کرلوں گی۔۔

فلک گڑ بڑا گئی جبکہ التمش اپنی ہنسی ضبط کیے تھا۔

جاؤ جا کے عبیرہ چاچی کی ہیلپ لو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش نے کہا۔

ارے یہ تو میں سوچا نہیں۔۔

فلک نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے کہا۔

اگر تم میں عقل ہوتی تو سوچتی تمھیں تو بس دعا مانگنا آتی اور دوسرے کی زندگی کی واٹ لگا دیتی ہیں تمھاری دعائیں۔۔۔افف۔۔۔

التمش سوچ کے ہی چڑ گیا۔

میں ابھی آئی۔۔

فلک کہتے ساتھ کپڑے لے کے جانے لگی۔

لائٹ بند کر کے جاؤ مجھے نیند آ رہی ہے۔۔

گڈ نائٹ التمش۔۔

فلک نے پیار سے کہا

التمش نے غصے سے گھور کے دیکھا۔

فلک مسکرا کے چلی گئی اور التمش پر نیند کی دیوی مہربان ہو گئی۔۔

ارسہ اور نبیل نے بہت کوشش کی ابراہیم کو منانے کی مگر ان کی ناراضگی

ویسی کی ویسی ہی رہی ہاں البتہ عبیرہ نے دونوں کو معاف کر دیا تھا۔

نبیل اچھا لڑکا تھا اور سب سے اہم بات ارسہ اور نبیل ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔اس لیے عبیرہ کو تسلی تھی کہ بیٹی خوش ہے اور پیشے سے دونوں ہی ڈاکٹر تھے ایک دوسرے کو سمجھتے تھے۔

دوسری طرف عاشر نے اگلے دن سے آفس کا محاذ سنبھال لیا تھا اس کو آخر اپنا حصہ بٹورنا تھا اور تمکین تو ویسے ہی گھر اور گھر کے لوگوں سے بیزار تھی اس کو انتظار صرف امریکہ جانے کا تھا۔شہانہ بہت کوشش کر چکی تھی کہ تمکین فلک کی طرح گھر کا کام سنبھالے مگر بے سود آخر تھک ہار کے وہ بھی بیٹھ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن ناشتے کی ٹیبل پہ سب براجمان تھے۔کامران صاحب نے بات کا آغاز کیا۔

اس دن میں نے کہا تھا کے میں نے سوچا ہے جس کپل کو انڈراسٹینڈنگ کی ضرورت ہے اس کو ہی گھومنے بھیجیں گے۔

سب کامران صاحب کی بات کو غور سے سننے لگے اتنے میں فلک کچن سے دودھ اور کیک رسک لے کے آئی اور التمش کے سامنے رکھے۔

التمش نے فلک کو آئی برو اچکا کے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو اب یہ کونسا نیا

ڈرامہ ہے۔۔سب دونوں کو دیکھنے لگے۔

وہ آپ چائے صبح صبح نہیں پیتے،پراٹھا آپ کو پسند نہیں تھا سلائس کھانے کا آپ کا موڈ نہیں ہوتا،جوس آپ فریش پیتے ہیں تو مجھے کچن میں آپ کے ناشتے کے لیے یہی موزوں خوراک ملی۔۔

فلک ایک سانس میں سب بول گئ۔

فلک کے انداز پہ سب کی ہنسی چھوٹ گئ سوائے التمش اور شہانہ کے۔۔۔التمش غصے سے فلک کو گھورنے لگا۔

میں یہ نہیں کھاتا۔۔۔

التمش نے گھر والوں کا لحاظ کر کے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا۔

پھر آپ ہی بتائیں میں کیا بناؤ آپ کے لیے؟؟

فلک گھر والوں کی پرواہ کیے بنا التمش سے پوچھنے لگی۔

تمھیں میرے ناشتے کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔تم اپنے کام سے کام رکھا کرو۔۔

التمش نے بے پرواہی سے کہا۔

ہاں تو آپ سب کو میں کہہ رہا تھا جس کپل کو گھومنے پھرنے کی ضرورت ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔۔۔

دونوں کو اگنور کر کے کامران صاحب نے اپنی بات دوبارہ جاری کی۔

سب کامران صاحب کو دیکھنے لگے۔۔

وہ کوئی اور نہیں فلک اور التمش ہیں ان دونوں کی شادی جن حالات میں ہوئی ہمیں سمجھنا چاہیے دونوں کو ایک دوسرے کو وقت دینے کی ضرورت ہے۔۔

التمش جو سیب سے انصاف کر رہا تھا کامران کی بات سن کر اسے کھانسی شروع ہوگئی اور فلک اس کو پانی دینے لگی۔

پانی کے دو سپ لینے کے بعد التمش نے گلا کھنگالا اور کامران سے کہا۔

دادا جی میں آجکل بہت مصروف ہوں آفس لوڈ بہت ہے۔

کوئی بہانہ نہیں چلے گا بس یہ میرا حکم ہے۔۔

مگر دادا جی میں نہیں جا سکتا۔

التمش بھی اپنی ضد کا پکا ہی تھا۔

ابا جی جب وہ کہہ رہا ہے وہ مصرف ہے تو آپ کیوں زبردستی اس کو بھیج رہے ہیں؟

شہانہ بھی التمش کے فیور میں بول اٹھی۔۔فلک کا منہ لٹک گیا۔

ٹھیک ہے بیٹا اب تم اپنے دادا کے حکم کی نفی بھی کروے گے چلو تمھاری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرضی میں نے کوئی لمبا چوڑا پلین تو کیا نہیں تھا بس ایک ہفتے کا مری کا ٹرپ پلین کیا تھا اب میں اتنا پیسہ بھی لگا چکا ہوں۔

کامران صاحب ایموشنل بلیک میل کرنے لگے۔

دادا جی یہ نہیں جاتا تو ناں جائے میں اور تمکین چلے جاتے ہیں آپ کے اتنے پیسے لگے ہیں۔۔۔

عاشر نے اپنی عیاشی سوچی۔۔۔

ہرگز نہیں میں نے یہ سب التمش کے لیے سوچا تھا اب التمش کی ہر چیز پہ غاصب مار بیٹھے گے۔۔۔التمش نہیں جائے گا تو کوئی نہیں۔۔ہونے دو میرا پیسہ برباد ویسے بھی شہانہ میں نے سوچا تھا التمش اور فلک جائے گے تو تمھیں اور عبیرہ کو بھی شاپنگ پہ لے جاؤں گا مگر چلو کوئی بات نہیں۔۔۔

کامران صاحب نے غصے سے کہا۔

شاپنگ کے ذکر سے ہی شہانہ کو عشق تھا یہاں تو کامران صاحب نے پورے کا پورا لالچ کا پنڈورا کھول دیا تھا۔

ابا جی میں مناتی ہو آپ فکر ناں کریں۔۔۔التمش تم اور فلک گھومنے ضرور جاؤ گے بس بات ختم۔۔

شہانہ کی بات التمش ناں مانے ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔

مام میں جاؤ اس فلک کے ساتھ اور یہ آپ کہہ رہی ہیں؟؟

التمش نے حیرت سے کہا۔۔

اس فلک سے کیا مطلب ہے بھلا ہمارے گھر میں کیا درجن بھر فلک رہتی ہیں۔۔ہاں تم فلک کے ساتھ جاؤ گے بات ختم۔۔

شہانہ کہتے ساتھ ہی چلتی بنی۔۔

عاشر اور تمکین بھی چلے گۓ اور التمش غصے میں آفس چلا گیا باقی کے موجود لوگوں کے قہقہوں سے پورا گھر گونج اٹھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عبیرہ نے ارسہ کو رات کے کھانے کے لیے گھر بلایا۔فلک بھی عبیرہ کی مدد کو لگ گئی شہانہ جب کچن میں آئی دونوں کام کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔

فلک۔۔۔

شہانہ نے غصے سے فلک کو بلایا۔

جی ممانی؟؟

فلک نے نہایت احترام سے جواب دیا۔

میرے لیے چائے بناؤ ابھی۔۔

شہانہ نے ایسے حکم دیا جیسے کے فلک نہیں کوئی نوکرانی ہو۔

شہانہ بھابھی فلک میرے ساتھ کھانا بنوا رہی ہے آپ پلیز تمکین کو بلا لیں وہ فارغ بیٹھی ہوئی ہے اس سے کہہ دیں چائے بنا دے۔

شہانہ کو عبیرہ کا اس طرح بولنا بلکل بھی پسند نہ آیا اور غصے میں شہانہ نے فلک کے منہ پہ تھپڑ رسید کر دیا عبیرہ اور فلک دونوں شہانہ کے اس عمل سے ہق دق رہ گئی۔

بھابھی یہ کیا بات ہوئی بچی پہ ہاتھ کیوں اٹھایا؟؟

عبیرہ کو بے انتہا غصہ آیا۔

یہ میری بہو ہے میں اس سے جب کہہ رہی ہو چائے بنائے تو اس نے کیوں نہیں بنائی؟

بھابھی اس نے تو آپ سے کچھ بھی نہیں کہا۔۔

التمش لاونج سے اندر آیا شہانہ نے دیکھ لیا جبکہ فلک اور عبیرہ کی پیٹھ تھی۔

ہاں اس نے منع نہیں کیا مگر چائے بھی نہیں بنائی تو میری مرضی اور ویسے بھی یہ میری بہو ہے اسے چاہیے میری عزت کرے جبکہ یہ تو وقت تمھارے ساتھ لگی رہتی ہے اور ایک تمھاری بیٹی جس نے میرے بیٹے کا دکھ دکھایا اس

کی بھی ہر وقت آؤ بھگت کرتی ہے۔۔۔

کیا بات ہے کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟

فلک اور سب کو دیکھتے التمش نے پوچھا۔

کچھ نہیں بیٹا دیکھو ناں اس لڑکی کو کہا تھا چائے بنائے مگر اس نے منع کردیا۔۔

شہانہ نے ایک ادا سے کہا۔۔

بھابھی۔۔۔

عبیرہ کو شہانہ کے انداز سے حیرت ہوئی ابھی وہ کچھ بولتی فلک نے عبیرہ کا ہاتھ پکڑ کے نفی میں سر ہلا کے بولنے سے روکا۔۔

تم۔۔۔تمھاری اتنی ہمت تم نے میری ماں کے کام سے منع کیا؟؟

التمش نے غصے سے فلک کو دیکھا۔۔

وہ میں بنا دیتی ہوں چائے۔۔

فلک نے روہانسی آواز میں کہا۔

تم جاؤ یہاں سے میں خود اپنی ماں کے لیے چائے بناؤں گا۔۔

التمش نے فلک کو ہاتھ سے پکڑ کے فلک کو کچن سے باہر دھکیلا اور شہانہ خوش ہوگئی اور اترا کے عبیرہ کو دیکھا جو التمش کے رویے کو دیکھ افسوس میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔

آج مجھے سچ میں کوئی افسوس نہیں رہا التمش کے تم میرے داماد نہیں بنے اور مجھے خوشی ہے ارسہ کو نبیل جیسا ہمسفر ملا جانتے ہو کیوں کیونکہ تم سکے کا ایک پہلو دیکھتے ہو دوسرا تم دیکھنا ہی نہیں چاہتے۔۔۔

عبیرہ یہ کہتی کچن سے چلی گئی اور التمش کے اندر ایک آگ بھڑکا گئی۔۔

شہانہ کا کام ہو گیا تھا فلک اور التمش کے مری جانے سے پہلے وہ ان دونوں کے دل میں خلش کی دیوار کھڑی کرنا چاہتی تھی اسی لیے التمش کے آنے سے پہلے ہی فلک کو چائے کا کہا تھا۔

فلک کمرے میں آ کے اپنی اور التمش کی پیکنگ کر رہی تھی آج ویسے ہی التمش کا موڈ بہت خراب تھا۔وہ مزید اس کو غصہ نہیں دلا سکتی تھی۔ابھی وہ التمش کا سامان وارڈ روب سے نکال رہی تھی جب التمش غصے سے کمرے میں آیا اور فلک کو دیکھ کے اسے کھینچ کے اپنے سامنے کھڑا کیا۔

کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔جواب دو کیا چاہتی ہو تم؟

فلک کو کندھوں سے پکڑ کے جھنجوڑ کے پوچھا۔فلک اس اچانک جھٹکے کے لیے تیار نہ تھی اور حیرت سے التمش کو دیکھنے لگی۔

جواب دو کیوں مانگا مجھے؟میں نہیں کرتا تم سے محبت مجھے تم ایک آنکھ نہیں بھاتی شدید ترین نفرت کرتا ہوں میں تم سے کاش کہ تم کہیں گم ہو جاؤ یا مر جاؤ اپنے باپ کی طرح تاکہ میری جان چھوٹے۔۔

التمش نے فلک کو زور سے دھکیل کر بیڈ پہ گرا دیا اور خود باہر چلا گیا وہ تو التمش کی بات سے ہی سکتے میں آگئی تھی اور سر گھٹنوں میں دے کر رونے لگی۔التمش ساری رات کمرے میں نہیں آیا صبح نماز کے وقت وہ کمرے میں آیا فلک نماز پڑھ کے دعا مانگ رہی تھی التمش کی آمد سے بے خبر وہ رو رو کے دعا ہی مانگے جارہی تھی۔

التمش کمرے میں آ کے صوفے پہ بیٹھ گیا فلک نے جائے نماز تہہ لگائی اور التمش کو نظرانداز کرتی باہر جا ہی رہی تھی جب التمش کی آواز سن کے رک گئی مگر مڑی نہیں۔

اب کیا دعا مانگی ہے ہو تو گئی تمھاری دعا قبول اب بس بھی کردو۔

فکر نہ کرے اب کی بار میری نہیں آپ کی دعا قبول ہو یہی مانگا ہے۔۔

فلک کہہ کے باہر چلی گئی اور التمش نفی میں سر ہلاتا واش روم چلا گیا۔

صبح کے ناشتے کے بعد فلک اور التمش نے مری جانے کی تیاری مکمل کی دونوں میں اس دوران کسی قسم کی کوئی بات چیت نہیں ہوئی اور شام میں

سب سے وداع لینے کے بعد دونوں خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گ ئے۔

اسلام آباد بائی روڈ ہی جا رہے تھے لاہور سے اسلام آباد کا سفر بائی روڈ ہی اچھا لگتا ہے کیونکہ ایک تو راستہ اتنا لمبا نہیں ہوتا دوسرا یہ سفر تازگی کی اپنی مثال آپ ہی ہوتا ہے۔۔۔

گاڑی التمش ہی ڈرائیو کر رہا تھا۔گاڑی میں بلا کی خاموشی تھی جیسے کے دونوں ایک منزل کے مسافر الگ الگ راہ پہ سفر کر رہے ہو۔

التمش نے بوریت ختم کرنے کے لیے میوزک پلیئر آن کر دیا آج نا جانے کیوں اس سفر میں وہ چاہتا تھا فلک کی بے وقوفانہ باتیں سنے مگر اپنے ہی رویے سے وہ یہ موقع بھی گنوا بیٹھا۔وہ بلکل خاموش ہو گئی تھی جانے کیوں اس کو التمش کی باتیں بری لگی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ دادا جی کی کال آنے لگی۔وہ مسکرا کے کال ریسیو کر کہ فون سپیکر پہ ڈال چکا تھا۔

کیسے ہو بچوں؟

کامران کی ہشاش بشاش آواز نے ماحول کو تازگی بخشی۔

میں ٹھیک ہو دادا جی آپ کی نواسی کا مجھے نہیں پتہ۔۔

التمش نے مذاق میں کہا۔

کیوں بھئ میری نواسی تمھاری ذمہ داری ہے اور تمھیں ہی نہیں پتہ بلکل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گدھے ہو تم یار۔۔۔

لفظ گدھے پہ فلک کو ہنسی آگئی۔۔

کیوں بیٹی صحیح کہا ناں میں نے؟

کامران فلک کی ہنسی سن چکے تھے۔

جی نانا آپ کبھی کچھ غلط نہیں کہتے۔۔۔

فلک نے مسکرا کے جواب دیا۔۔التمش فلک کو گھور کے دیکھنے لگا اور فلک التمش کے گھورنے پر پھر سے خاموش ہو گئی۔

چلو ٹھیک ہے بچوں میں نے یہ بتانے کے لیے فون کیا تھا اسلام آباد والا گھر تمھارا منتظر ہے وہاں سکون سے رہنا ملازموں نے صاف صفائی وغیرہ کرلی ہے رکھتا ہو اللہ حافظ۔۔

ٹھیک ہے دادا جی شکریہ اللہ حافظ دادا جی۔۔

التمش نے کہتے ساتھ ہی کال کاٹ دی۔۔

ہمم۔۔تو میں گدھا ہوں؟

التمش نے آئی برو اچکا کے پوچھا۔

ن۔۔۔نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو بس نانا جی سے مذاق کر رہی

تھی۔۔

فلک نے اپنی طرف سے صفائی دی۔۔

سوری اگر آپ کو برا لگا ہو۔۔

ہمم اِٹس اوکے مجھے برا نہیں لگا۔

التمش نے جواب دیا۔۔۔باقی کا سفر پھر خاموشی کی نظر ہی رہا۔

ارسہ اور نبیل نے گھر پہ چھوٹا سا گیٹ ٹو گیدر رکھا اور ارسہ کی فیملی اور اپنے قریبی دوستوں کو انوائیٹ کیا دوست تو سب آئے مگر ارسہ کے گھر سے عبیرہ،عاشر اور تمکین آئے تھے باقی کوئی ناں کوئی بہانا بنا کے گھر بیٹھ گئے۔

امی بابا نہیں آئے؟؟

ارسہ پوچھے بنا ناں رہ سکی۔۔۔

بیٹا تم جانتی ہو وہ بہت ناراض ہے بہت مان تھا ان کو تم پہ مگر خیر تم فکر ناں کرو انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

ارسہ مسکرا دی۔

نبیل عاشر اور تمکین کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف رہا اور ساتھ ساتھ

مہمانوں کی خاطر تواضع کے فرائض بھی انجام دیتا رہا۔

دونوں رات گئے تک اسلام آباد پہنچے اور جب گھر پہنچے تو ملازموں نے سارا اہتمام کر رکھا تھا۔اسلام آباد والا گھر التمش نے خود سیٹ کروایا تھا اکثر جو باہر کے ملکوں سے بزنس ڈیلیگیشنز آتی تھی ان کو یہاں ٹھہراتا تھا اس گھر کی بناوٹ اور خوبصورتی التمش کے ذوق کا پتہ دیتی تھی۔۔باہر بہت بڑا لان تھا اور پھر بہت خوبصورت برامدہ اس سے آگے بہت بڑا دروازہ تھا جیسا کے مانو یہ گھر نہیں ہوٹل ہو اور اندر بہت بڑا لاونج تھا۔۔

لاونج کی سائیڈ پہ سیڑھیاں تھی اور پھر اوپر کمرے ہی کمرے تھے کچھ کمرے نیچے بھی تھے۔۔۔

التمش گاڑی سے نکل کر گھر کے اندر چلا گیا شاید بھول گیا تھا ایک وجود کار میں بیٹھا اس کو ساتھ چلنے کے کہنے کا منتظر تھا مگر لگتا ہے اب ساتھ صرف نام کا ہی ہوگا۔۔

عجیب دھوپ چھاؤں جیسا شخص ہے۔۔

فلک نے نفی میں سر ہلایا اور ناچار خود ہی اتری اور گھر کے اندر گئی۔

التمش مزے سے صوفے پہ بیٹھا دادا جی سے بات کر رہا تھا اور پہنچنے کی خیریت بتا رہا تھا۔

فلک چپ چاپ جا کے برابر والے صوفے پہ بیٹھ کے گھر کو دیکھنے لگی بہت ہی خوبصورت ہال تھا ایسا ہال جیسا کسی فائف سٹار ہوٹل کا ہال ہو۔

میم آپ کچھ لیں گی ؟؟

ایک ویٹر نے آ کے فلک سے پوچھنے لگا۔

جی میں چائے لوں گی۔۔

فلک کو بہت تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی۔

راحیل۔۔

التمش نے اسی ویٹر کو مخاطب کیا۔

یس سر ؟

میرا سامان میرے روم میں رکھ دو براؤن سوٹ کیس۔۔۔

اوکے سر اور میم کا ؟؟

ویٹر پوچھے بنا نا رہ سکا۔۔

کامران صاحب نے تو کہا تھا التمش سر اپنی بیوی کے ساتھ آرہے ہیں مگر۔۔۔

میم کی میم جانے۔۔۔

التمش کندھے اچکا کر اوپر چلا گیا۔

www.neweramagazine.com

فلک اور کتنی بے عزتی سہے گی اب بس بہت ہو گئی ہے۔۔۔

دماغ نے کہا۔

نہیں فلک تو اس کی مت سن تھوڑا اور صبر کر۔۔نانا جی نے کہا تھا صبر کا پل میٹھا ہوتا ہے۔۔۔

دل کی بھی اپنی لاجک تھی۔

بس پھر بیٹھی رہ میٹھے پھل کے انتظار میں مجھے تو انگور ہی کھٹے لگ رہے ہیں۔۔

دل اور دماغ کی جنگ جاری تھی جب ویٹر نے فلک کو آواز دی۔

میم یہ آپ کا بیگ کہاں رکھو؟

بھائی کیا اس گھر میں اور کوئی کمرہ نہیں ہے ؟؟

فلک پوچھے بنا نا رہ سکی۔

میم یہاں کم سے کم بیس کمرے ہیں آپ کہاں رہنا پسند کرے گی؟

بیس کمرے۔۔۔

فلک حیرت سے دیکھنے لگی۔

اچھا مجھے التمش کے ساتھ والا روم دیں دے۔۔۔

میم آپ مائینڈ ناں کرے تو ایک بات پوچھو؟

جی جی بھائی پوچھے۔۔

سر آپ کے کیا لگتے ہیں؟

وہ میرے کزن کم شوہر ہیں مگر اس وقت ناراض ہیں۔۔

فلک نے مسکرا کے جھوٹ بولا تاکہ ویٹر کے دل میں شک کی گنجائش ناں رہے۔۔

اوہ اچھا آ پ سے مل کے بہت خوشی ہوئی۔۔

راحیل فلک کو التمش کے ساتھ والے روم میں لے گیا اور اس کا سامان بھی وہی رکھ دیا اور چائے لانے کا کہہ کے چلا گیا۔

فلک ہمت کر کے التمش کے کمرے میں گئ وہاں بنا ناک کیے اندر چلی گئ التمش جو کپڑے نکال رہا تھا اور اس وقت بنا شرٹ کے تھا اچانک فلک کو کمرے میں آتا دیکھ بھڑک گیا۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی تم میرے کمرے میں آئی کون لایا تمھیں یہاں جاؤ یہاں سے۔۔۔

التمش سامنے پڑی شرٹ پہنتے ہو فلک پہ چلایا جو چوروں کی طرح سر جھکا کے کھڑی ہو گئی تھی۔

شرٹ پہن کے فلک کے پاس آیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب بتاؤ کیوں آئی ہو یہاں۔۔۔

وہ مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے اس لیے آئی تھی۔

فلک سر جھکا کے کھڑی رہی مگر دل و ماغ میں التمش کے غصہ ہونے کا خوف تھا التمش کی باتیں فلک کو تکلیف دیتی تھی مگر وہ التمش سے کیا کہتی وہ خود فلک کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

ڈر لگتا ہے تو میرے ساتھ آنے سے منع کر دیتی کم سے کم یہاں تو مجھے بخش دو گھر پہ تمھیں جھیلنا تمھارے ساتھ ایک کمرے میں رہنا میری مجبوری ہے یہاں ایسی کوئی مجبوری نہیں ہے میں یہاں تمھیں اس لیے لایا ہوں تاکہ تمھیں صاف صاف بتادوں کے تم میرے لیے انتہا کی غیر اہم ہو مجھے تمھارے وجود سے نفرت ہے تمھاری وجہ سے ارسہ کی مجھ سے شادی نہیں ہوئی۔۔۔ماما ٹھیک کہتی تھی تم منحوس ہو سب کی خوشیاں کھا جاتی ہو میری خوشیاں کھا گئی ہو کاش کے ایک خون معاف ہوتا اور میں تمھیں مار دیتا۔۔مجھے شدید نفرت ہے تم سے کبھی خود کو غور سے دیکھا ہے۔۔۔رنگ سفید ہونے سے کیا ہوتا ہے تمھاری کوئی پرسنیلٹی ہے تم میرے ساتھ بلکل بھی فٹ نہیں ہوتی اگر شادی والے دن میری مجبوری ناں ہوتی تو تھوکتا بھی ناں تم پر۔۔۔

التمش غصے میں مٹھیاں بھیچ کے رہ گیا۔۔

مگر التمش آپ کا مجھ سے شادی سے پہلے چائے وغیرہ بنوانا اور مجھے باربار روم

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بلوانا وہ سب کیا تھا؟

فلک نے لڑکھڑاتی آواز میں ڈرتے ڈرتے پوچھ ہی لیا اپنا وہ سوال جسکا جواب اس کے پاس بھی نہ تھا۔

وہ سب ڈرامہ تھا تاکہ تم میری محبت میں مبتلا ہو کر عاشر بھائی سے شادی سے انکار کر دو۔۔۔مگر تم ٹھہری ڈھیٹ ہڈی انکار بھی نہیں کیا۔۔اور آج میرے ہی گلے میں پھس گئی وہ جسے اب نہ میں نگل سکتا ہو ناں ہی اگل سکتا ہو۔۔۔ عاشر بھائی خود تو شادی کر آئے تمھیں میرے گلے باندھ دیا۔۔۔بہت جلد میں تو تمھیں طلاق دے دوں گا میری جان چھوٹے تم سے تھک گیا ہوں۔۔۔

التمش نے آج غصے میں وہ سب سچ بھی بول دیا جو شاید کبھی نہ بول پاتا۔۔

پلیز زززز۔۔۔التمش مجھے مت چھوڑیے گا میں کہاں جاؤ گی مجھے طلاق سے بہت ڈر لگتا ہے پلیز میرا تو۔۔تو کوئی بھی نہیں اب آپ کے سوا۔۔۔

فلک بے انتہا اذیت سے التمش سے گزارش کر رہی تھی۔۔

پلیز التمش میں ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔

مجھے یہ سب ڈرامہ بازی نہیں سننی پلیزز میرے سر میں درد ہے اور اوپر سے تم عذاب کی طرح نازل ہو گئ ہو۔۔۔اب مزید میرے ضبط کا امتحا نہ لو اور جاؤ۔

التمش نے اپنی بھڑاس نکال کے فلک کو ہاتھ سے پکڑ کے کمرے کے باہر کر دیا۔

فلک کے لیے یہ باتیں برداشت کرنا ایسا تھا جیسے جلتے انگاروں پہ چلنا وہ پہلے ہی دل و ماغ کی جنگ سے لڑ رہی تھی اوپر سے التمش نے سچائی بتا کہ اس کے اندر کی ساری ہمت اور جینے کا جذبہ بھی ختم کر دیا تھا سونے پہ سہاگا التمش نےشہانہ والے الفاظ دہرا دیے جو وہ بچپن سے سنتے آ رہی تھی۔فلک تو سہی مانے میں آج مری تھی۔۔۔ادھ موا وجود لے کے اپنے کمرے میں گئ اور سوچ سوچ کے سر چکرانے لگا۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے سب گھومنے لگا اور وہ دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامے کھڑی ہی کہ کب وہ زمین بوس ہو گئ دنیا جہان سے بیگانہ۔۔

شاید یہ راہ فرار زیادہ آسان ہوتا ہے جس کو آپ اس دنیا میں سب سے زیادہ چاہو اس کی نفرت برداشت کرنے سے بہتر موت کو آسانی گلے باندھ لو مگر فلک شدید ٹرانس اور اسٹریس کی کیفیت میں پہلی ہی تھی اور التمش نے تو آج اس کی ذات کو ہی نچوڑ کے رکھ دیا تھا اور اس کی شخصیت پر ایسے وار کیے کہ وہ سہہ بھی نا سکی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد راحیل جو فلک کے لیے چائے لایا تھا فلک کو ایسے زمین پہ گرِا ہوا دیکھ کے گھبرا گیااور فوراً التمش کے روم میں گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر۔۔۔

راحیل گھبرایا ہو تھا اور بنا ناک کیے التمش کے روم میں چلا گیا۔

کیا مصیبت ہے تم لوگ مینرز بھی بھول گـ ئے ہو ؟؟

التمش غصہ ہوا۔

سر وہ میم۔۔۔

راحیل نے گھبرا کے کہا۔

کیا میم میم لگا رکھا ہے مر گئی کیا؟

التمش فلک کے ذکر تک سے بیزار ہو چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر میم اپنے کمرے میں بے ہوش پڑی ہیں۔۔

راحیل نے گھبرا کے کہا۔

کیا بکتے ہو ؟؟؟

التمش اٹھ کے فلک کے کمرے کی طرف گیا۔

التمش فوراً فلک کے کمرے میں آیا۔۔فلک واقعی زمین پہ بے ہوش ملی۔۔اور فوراً فلک کو اپنی بانہوں میں اٹھایا۔

جلدی جاؤ ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے گو۔۔۔

التمش نے چلا کے راحیل سے کہا اور راحیل باہر کی طرف بھاگا۔

التمش نے جلدی سے فلک کو گاڑی کی بیک سیٹ پہ بیٹھایا اور خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا ساتھ کے ساتھ فلک کے چہرے کو تھپکتا رہاجبکہ راحیل اور ڈرا ئیور دونوں فرنٹ سیٹس پہ براجمان تھے۔۔

فلک اٹھو فلک ایسے اچانک کیا ہوگیا؟

التمش بے حد پریشان ہو گیا۔۔

ڈرا ئیور تیز چلاؤ۔۔۔

فلک کی حالت کے پیش نظر التمش نے چلایا۔

سر بس پہنچنے والے ہیں۔۔

راحیل نے التمش کو تسلی دی۔

سارا راستہ بے ہوش وجود کو دیکھ اس کے دل میں خلش سی پیدا ہو گئی۔۔کاش کے انسان دو پل اپنا غصہ کنڑول کر لے تو پھر احساس ندامت بھی نہ ہو کہ اس نے کیا کر دیا۔

التمش فلک کو ہاسپٹل لایا جہاں ڈاکٹرز فلک کا ٹریٹمنٹ اسٹارٹ کر چکے تھے ڈاکٹرز نے فلحال التمش کو کچھ نہیں بتایا تھا التمش نے راحیل اور ڈرائیور کو

سختی سے یہ خبر باہر نکالنے یا دادا جی کو بتانے سے منع کر دیا۔راحیل تم فلحال ڈرائیور کے ساتھ گھر جاؤ اور جا کے سب نوکروں کو بتا دوں کہ یہ بات باہر نہیں جانی چاہیے۔۔۔

مگر سر آپ یہاں اکیلے۔۔۔۔

راحیل نے بولنا چاہا۔

راحیل تم جاؤ مجھے ضرورت ہوئی تو تمھیں بلا لوں گا۔۔

ٹھیک ہے سر آپ فکر نہ کیجیے گا سب ٹھیک ہو جائے گا۔

تھینک یو راحیل۔۔۔

ایک سینئر ڈاکٹر آئی۔سی۔یو سے باہر آئے تو التمش نے ان سے فلک کے بارے میں پوچھا۔

مسٹر التمش مجھے حیرت ہے آپ کی وائف کتنے وقت سے شدید اسٹریس لیتی رہی اور آپ کو علم بھی ناں ہوا آپ جانتے ہیں ان کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا ہے آپ پڑھے لکھے باشعور انسان ہیں اور آپ ان کی ٹینشن ہی دور ناں کر سکے خیر فلحال ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ان کی حالت بہت سیریس ہے۔

ڈاکٹر پلیز کچھ کیجیے فلک کو بچا لیجیے پلیزز ڈاکٹر۔۔۔

التمش خود حیران تھا کے وہ فلک کے لیے رو رہا ہے اور ڈاکٹر سے اسے بچانے

کو کہہ رہا ہے۔شاید احساس ندامت آڑے آرہا تھا۔

ہم وہ لوگ ہیں جو باتوں سے بندہ مار دیتے ہیں مگر منہ سے مانتے نہیں ہیں کہ ہم نے مارا ہے۔قتل کا مطلب صرف تلوار اور بندوق وغیرہ سے مارنا ہے کیا؟؟میرے مطابق ہر وہ شخص قاتل ہے جس کی وجہ سے دوسرا شخص تکلیف اٹھا اٹھا کے یا تو خود کو خود مار گیا ہو یا مر گیا ہو۔۔

مسٹر التمش ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اگر اگلے چوبیس گھنٹے تک ان کو ہوش ناں آیا تو وہ کوما میں بھی جا سکتی ہیں۔

نہیں ڈاکٹر کچھ کیجیے پلیزز۔۔۔

التمش آج سچ میں انتہا کا بے بس ہو گیا تھا۔ایک تو بلکل تنہا تھا اور اوپر سے کسی سے شیئر بھی نہیں کر سکتا تھا کیا کہتا کہ کیسے ہوا یہ سب اور کیا وجہ بتاتا؟

اب تو آپ بس دعا کرے کہ صبح تک اِن کو ہوش آ جائے۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد دعا کے لفظ سے التمش کے دماغ نے بہت سی سوچیں سوچی اور وہ سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔

کیا کیا نہیں کہا تھا اس نے فلک کو یہاں تک کے مرنے تک کا بھی کہہ دیا تھا۔۔

کوئی بھی اتنا زخم نہیں دیتا ہو گا اپنے دشمن کو جتنا میں نے دیا فلک کو ارے کوئی اپنے دشمن کو زیر کیسے کر سکتا اسے زخم دے گا تو جسمانی دے گا مارے گا پیٹے گا مگر میں نے۔۔۔میں نے تو فلک کی روح تک کو زخمی کر دیا اب اس کا مداوا کیسے کیا جاسکتا ہے اگر سچ میں فلک کو کچھ ہو گیا تو؟ التمش سوچ سوچ کے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔

قصور سارا التمش کا بھی نہیں تھا شروع سے شہانہ نے التمش کے دل میں ارسہ کے لیے پیار کا دیا روشن رکھا اور فلک کے خلاف باتیں ہی کی تھیں۔۔شہانہ کے مطابق فلک منحوس تھی التمش کو بچپن میں لفظ منحوس کا مطلب سمجھ ناں آیا مگر بڑا ہوا تو پتہ چلا یہ سب دقیانوسی باتیں ہوتی ہیں پھر التمش زیادہ اٹیچ اپنے دادا یعنی کامران صاحب سے بھی ہو گیا تھا اور ان کے ساتھ بات کرنے پہ اس کا دل اب منحوسیت جیسی خرافات سے پاک تھا مگر فلک کی دل آزاری کے لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا کیونکہ التمش کو لگتا تھا فلک نے اس کو دعاؤں میں مانگا اسی وجہ سے اس سے اس کی محبت ارسہ بھی اللہ نے دور کر دی ہے اس لیے ارسہ جب جب اس کے سامنے آتی یا ارسہ کی بات ہوتی تو بدقسمتی سے التمش کے غصے کی بھینٹ فلک ہی چڑھتی تھی مگر وہ نازک مزاج لڑکی کب تک یہ سب سہہ سکتی تھی بچپن سے ہی وہ سب سنتی آرہی تھی مگر وہ محبت کے ہاتھوں مزید ذلت کیسے برداشت کرتی اور ذہنی دباؤ کا شکار رہی جس کا نتیجہ بلآخر التمش کے سامنے آ ہی گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمارے یہاں کا علمیہ ہے ذہنی تکالیف کو کسی کھاتے بھی نہیں لیتے اس لیے آج کل ذہنی امراض زور پکڑ رہے ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ احساسات کا فقدان ہے لوگ اب احساس سے عاری ہوتے جا رہے ہیں۔۔

وہ سر پکڑ کے بیٹھا رہا۔

کیا سب کچھ ختم کر دیا میں نے اپنے ہاتھوں سے سب کچھ تباہ برباد کر دیا۔۔

ابھی التمش سوچوں میں مگن تھا جب کانوں میں اذان کی آواز آئی۔اچانک اسے فلک کے الفاظ یاد آئے۔۔

فکر ناں کرے اب کی بار میری نہیں آپ کی دعا قبول ہوگی یہی مانگا ہے۔۔
التمش نماز کے لیے اٹھا۔التمش کوئی پکا نمازی نہیں تھا کبھی پڑھ لیتا تھا کبھی نہیں مگر جمعہ کی نماز باجماعت ادا کرتا تھا۔آج جب وہ انتہا کا بے بس ہوا اور بلکل اکیلا ہوگیا تھا تو اس کو اللہ ہی یاد آنا تھا ہر جگہ کا دروازہ بند ہوسکتا ہے مگر اللہ کے در کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا آج اس نے صدق دل سے توبہ کرنے کی ٹھانی اور جب غور کیا تو پتہ چلا کہ فجر کی نماز کا وقت ہے اس نے وضو کیا اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے ہسپتال میں موجود مسجد میں گیا۔آج امام صاحب نے فرضوں میں صورت رحمان کی تلاوت کرکے التمش کا دل جکڑ دیا.

ترجمہ:

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خدا جو نہایت مہربان﴿۱﴾

اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی﴿۲﴾

اسی نے انسان کو پیدا کیا﴿۳﴾

اسی نے اس کو بولنا سکھایا﴿۴﴾

سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں﴿۵﴾

اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں﴿۶﴾

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی﴿۷﴾

ترازو سے تولنے میں حد سے تجاوز نہ کرو﴿۸﴾

اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو﴿۹﴾

اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی﴿۱۰﴾

اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں
﴿۱۱﴾

اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول﴿۱۲﴾

تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟
﴿۱۳﴾

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا﴿۱۴﴾

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا﴿۱۵﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۱۶﴾

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے﴿۱۷﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۱۸﴾

اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں﴿۱۹﴾

دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کرسکتے﴿۲۰﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۲۱﴾

دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں﴿۲۲﴾

تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۲۳﴾

جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں
﴿۲۴﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۲۵﴾

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے﴿۲۶﴾

اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکات) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی

رہے گی ﴿۲۷﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۲۸﴾

آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے﴿۲۹﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۳۰﴾

اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں﴿۳۱﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۳۲﴾

اے گروہِ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا تم نکل سکنے ہی کے نہیں﴿۳۳﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۳۴﴾

تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کرسکو گے ﴿۳۵﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۳۶﴾

پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہوجائے گا (تو) وہ کیسا ہولناک دن ہوگا﴿۳۷﴾

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۸﴾

اس روز نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں پرسش کی جائے گی اور نہ کسی جن سے ﴿۳۹﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾

گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے ﴿۴۱﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۲﴾

یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے ﴿۴۳﴾

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے ﴿۴۴﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۵﴾

اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں ﴿۴۶﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۷﴾

ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں) ﴿۴۸﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۴۹﴾

ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں﴿۵۰﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۵۱﴾

میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں﴿۵۲﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۵۳﴾

اہل جنت ایسے بچھونوں پر جن کے استرا طلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں﴿۵۴﴾

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۵۵﴾

ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے﴿۵۶﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۵۷﴾

گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں﴿۵۸﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۵۹﴾

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے﴿۶۰﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۶۱﴾

اور ان باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں﴿۶۲﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۶۳﴾

دونوں خوب گہرے سبز﴿۶۴﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۶۵﴾

ان میں دو چشمے ابل رہے ہیں﴿۶۶﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۶۷﴾

ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں﴿۶۸﴾

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۶۹﴾

ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں﴿۷۰﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۷۱﴾

وہ حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں) ﴿۷۲﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۷۳﴾

کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے﴿۷۴﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۷۵﴾

سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ﴿۷۶﴾

تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۷﴾

اے محمد ﷺ) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے ﴿۷۸﴾

جزاک اللہ

نماز ادا کرکے وہ مسجد میں بیٹھا رہا اور ایک ایک بات اور ایک ایک لمحہ جو اس کا فلک کے ساتھ گزرا تھا مانو فلم کی مانند آنکھوں کے سامنے آیا اور ہر لمحے کے بعد وہ بھی یہی سوچتا تھا کہ بے شک اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سے نعمت کو جھٹلاؤ گے۔اللہ نے اس کو تو خالص محبت نعمت کے طور پہ دی تھی اور وہ اس محبت کے پیچھے بھاگتا رہا جو اس کی تھی ہی نہیں انسان سدا کا ناشکرا ثابت ہوا ہے سب مل بھی جائے تو بھی کہتا ہے کاش کچھ اور مانگ لیتا۔۔۔

سوچتے سوچتے جانے کب اس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا اور وہ آنسو کو اپنی شہادت کی انگلی کی پور پہ لے کے حیران بیٹھا تھا امام مسجد جو کب سے التمش کو گم سم دیکھ رہے تھے اب آ کے اس کے پاس بیٹھ گئے۔

کیوں برخودار!!!حیران ہو آنسو دیکھ کر۔۔۔

آپ؟؟

التمش نے امام مسجد کو دیکھ کے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

میں اللہ کا ناچیز بندہ اور اس مسجد کا امام ہو میرا نام عبدالرحمٰن ہے اب بتاؤ کیوں اتنے افسردہ ہو کب سے آپ کو گم سم بیٹھا دیکھ رہا ہو جانتا ہو ہسپتال کی مسجد ہے اور ضرور تمھارا کوئی قریبی مشکل میں ہے جسے تم بہت چاہتے ہو گے۔دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

امام صاحب نے التمش کی پیٹھ تھپتھپائی۔

قریبی تو ہے امام صاحب مگر میں چاہتا نہیں تھا اسے یا شاید اب چاہتا ہوں؟ نہیں جانتا۔بیوی ہے میری اور میرے غصے نے سب کچھ تہس نہس کر دیا اگر اس کو کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤ گا۔۔

التمش اس وقت بے بسی کی انتہا پہ تھا۔

اگر آپ اپنی بیوی کو چاہتے نہ ہوتے تو یہاں بیٹھے ناں ہوتے اور رہی بات غصے کی تو بیٹا غصہ تو ہر فساد کی جڑ ہوتا ہے اگر انسان اپنے اندر تحمل اور برداشت پیدا کر لے تو سارے مسئلے ہی حل ہو جائے بیٹا جانتے ہو غصہ کیا ہوتا ہے۔۔۔ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔۔۔غصہ شیطان (کے اثر سے) ہوتا ہے۔شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے

تو اس کو چاہیے وہ وضو کر لے۔۔

ابو داؤد

میں نے کافی کوشش کی مگر جب بھی اس کو دیکھتا ہو مجھے خود با خود غصہ آ جاتا ہے۔۔

التمش نے سر جھکا کے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے کہ۔۔جو آدمی غصے کو پی جاتا ہے اور غصہ کرنے پر بھی قادر ہوتا ہے اللہ اس کے دل کو ایمان سے بھر دیتا ہے (ابو داؤد)۔۔تو بیٹا کوشش کرو جو غلطیاں اب کی ہیں آگے نہ کرنا اللہ سے انی غلطیوں کی معافی مانگو اور اپنی بیوی کے لیے صحت اور زندگی مانگوں انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

دعا ہی تو نہیں کر پا رہا کیا کیسے مانگوں مانگنا تو فلک کو آتا تھا مجھے نہیں آتا میں کیسے مانگوں؟

التمش نے خلالی ہاتھ امام صاحب کے آگے کیے جیسے پوچھ رہا ہو کیسے مانگو بے بسی سی بے بسی تھی التمش کی باتوں میں۔۔۔

دیکھو بیٹا اللہ سے مانگو وہ ضرور دے گا وہ اپنے بندے کو مایوس نہیں چھوڑتا تم اپنے دل کے اندر جھانکوں اور دیکھو تم کیا چاہتے اور تم سچے دل سے کیا مانگنا

چاہتے ہو ویسے بھی سچے دل سے مانگی ہوئی دعا رد نہیں ہوتی۔۔

اٹھو ہمت کروں پہلے دو رکعت نفل توبہ کے پڑھو پھر دعا کرو انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پہ یقین رکھو بچے وہ ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے پھر کیسے وہ ہمیں تنہا چھوڑے گا اٹھو توبہ کروں۔

التمش نے ہمت کی اور اٹھ کے دو درکعت نفل صلاۃ توبہ کے پڑھے اور سجدے میں خوب رویا نفل ادا کرنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کے خوب رویا اپنی غلطیوں اور غصے کی معافی مانگی اور پھر فلک کی زندگی مانگی اے اللہ میرے پیارے رب کریم میں نے تیری دی نعمت کی بے قدری کی مجھے معاف کر دے اور مجھے ایک موقع عطا کر میں اپنی غلطی سدھارنا چاہتا ہو میں نے ایک یتیم بے بس لڑکی کو بہت دکھ دیا مجھے معاف کر دے مجھ پہ رحم کر فلک کو صحت والی زندگی عطا فرما۔۔کافی دیر دعا مانگنے کے بعد جب التمش کے دل کو سکون ملا تو امام صاحب سے مل کر پھر ایمرجنسی میں آ گیا۔نرس دوڑتی ہوئی التمش کے پاس آئی۔۔

ڈاکٹر صاحب کب سے آپ کو بلا رہے ہیں آپ کی وائف کو ہوش آ گیا ہے۔

کیا؟؟سچ فلک کو ہوش آگیا؟؟

التمش خوشی اور حیرت سے دوبارہ نرس سے پوچھنے لگا۔

جی ان کو ہوش آگیا ہے آپ ڈاکٹر سے جا کے مل لیں پلیز۔۔

التمش نے اوپر کی طرف سر اٹھا اور رب کائنات کا شکر ادا کیا اور فوراً ڈاکٹر کے کیبن کی طرف گیا۔۔

دیکھیے مسٹر التمش فلحال وہ ٹھیک ہیں مگر ان کی مینٹلی کنڈیشن اب بھی نازک ہے اس لیے ان کا خاص خیال رکھیں اور انھیں اسٹریس سے دور رکھیں ورنہ دوبارہ اگر ایسا ہوا تو شاید بچنا مشکل ہو۔

نہیں نہیں ڈاکٹر صاحب میں پورا خیال رکھوں گا۔کیا میں فلک سے مل سکتا ہوں؟

جی فلحال انھیں انجیکشن دیا ہے تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا مگر اب وہ خطرے سے باہر ہیں آپ مل سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش فلک سے ملنے سے پہلے مسجد گیا شکر کے نوافل ادا کیے اور امام مسجد کا بھی شکریہ ادا کیا۔۔امام صاحب نے التمش کو ایک نصیحت کی۔

بیٹا کوشش کرنا جتنا بھی مشکل وقت ہو اور جو بھی حالات ہو کسی بے بس اور مجبور پہ اپنے غصے کا قہر مت ڈالنا اور اپنے غصے کو قابو میں رکھنا اگر تم یہ کر گۓ تو جلد سرخرو ہو جاؤ گے۔

میں بھرپور کوشش کروں گا امام صاحب۔۔۔

اب وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کنڈیشن سے کیوں گزرا اللہ نے فلک کی طرف

اسکا دل موڑ دیا تھا اور ان چند گھنٹوں میں ارسہ کی محبت کہیں بھی باقی نہیں رہی تھی ناں دل میں اور ناں ہی دماغ میں بس اب التمش کو فلک کے ساتھ اچھے سے زندگی جینا تھی۔بے شک اللہ دل بدلنے والا ہے۔

فلک کو آئی۔سی۔یو سے پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔التمش فلک سے ملنے آیا وہ ہوش میں آ چکی تھی مگر خاموش تھی۔

کیسی ہو فلک؟؟

التمش نے فلک سے پوچھا۔۔مگر فلک بلکل خاموش تھی۔

جانتی ہو میں کتنا ڈر گیا تھا مجھے لگا آج تو میں نے تمھیں کھو دیا۔

فلک نے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا۔

اچھا یہ دیکھو میں تمھارے لیے خوبصورت پھول لایا ہوں۔۔

فلک نے ایک نظر پھولوں کو دیکھا پھر منہ موڑ لیا جیسے کہنا چاہ رہی ہو مجھے بات نہیں کرنی التمش۔۔فلک کی حالت کے پیش نظر فلوقت خاموش ہوگیا۔

ارسہ اور نبیل آج صبح ہی صبح گھر آئے سب سے ملنے مگر ابراہیم صاحب دونوں کو نظرانداز کر کے آفس چلے گ ئے۔شہانہ بھی اب ارسہ کو پسند نہ

کرتی تھی اس لیے وہ اپنے کمرے میں چلی گ ئی تھی۔

عبیرہ اور کامران صاحب نے دونوں کو کمپنی دی تاکہ ارسہ محسوس نہ کر جائے۔نبیل سچ میں بہت اچھا لڑکا ثابت ہوا تھا بس کبھی کبھی حالات انسان کو غلطی پہ مجبور کر دیتے ہیں جیسے نبیل اور ارسہ مجبور ہو گ ئے تھے۔مگر عاشر اور تمکین کے بر عکس وہ اپنی غلطی پہ شرمندہ تھے۔کامران صاحب کی رائے نبیل کے بارے میں بدل گئ تھی۔ارسہ اور نبیل کے جانے کے بعد عبیرہ نے کامران سے بات کی۔

ابا جی پلیز ابراہیم کو سمجھائے وہ بلکل بھی بات نہیں کرتے ارسہ سے آپ ہی بتائیں کون سے بچے ایسے ہوتے ہیں غلطی کرنے پر اتنی معافی مانگتے ہیں یہاں تو ارسہ نبیل نہ صرف معافی مانگ رہے ہیں بلکہ بار بار منانے بھی آتے ہیں اب عاشر اور تمکین کو دیکھ لیں۔۔انھوں نے احمر بھائی اور شہانہ سے معافی تک نہیں مانگی یہاں میری بیٹی شدید پریشان ہے کہ کب اس کا باپ اس کو معاف کرے گا۔

ہمم تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں کروں گا بات ابراہیم سے تم فکر نہ کرو انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

ابھی عبیرہ اٹھی ہی تھی کہ شہانہ آ کہ بیٹھ گئ۔۔

تمھیں کیا ہوا؟

شہانہ کا منہ لٹکا ہوا دیکھ کامران صاحب نے پوچھا۔

ابا جی عاشر کو تو آفس جانے کا ذرا برابر خیال نہیں دیکھیں ناں دوپہر ہونے کو ہے مگر ابھی تک دونوں اٹھے ہی نہیں۔

بیٹا جی اس میں غلطی آپ کی ہی ہے بہو گھر آئی ہے اس کے کندھوں پہ گھر کی ذمہ داری ڈالو ذرا کب تک وہ نئ نویلی دلہن کے لبادے میں رہے گی۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر کیسے ڈالوں؟

شہانہ سر پکڑ کے بیٹھ گئی جانتی تھی تمکین تو بہت نخرے کرتی ہے شہانہ کی کہاں مانے گی۔

فکر نہ کرو اچھا ایسا کرو آج تم میں اور عبیرہ شاپنگ پہ چلتے ہیں اور تمکین کے ذمے رات کا کھانا لگا دو۔۔

کامران صاحب اپنا شاپنگ کا وعدہ نہیں بھولے تھے۔

ٹھیک کہا ابا جی میں ابھی عبیرہ کو بلا کے لاتی ہوں۔۔

وہ عبیرہ کو بلا کے لائی دونوں بہوئیں آج سسر کے ساتھ شاپنگ پہ چلی گئی۔۔

فلک سوپ لایا ہوں اٹھو سوپ پی لو۔۔

التمش نے راحیل سے کہہ کر فلک کے لیے سوپ بنوایا تھا اب سوپ کا باؤل لے کے فلک کے سر پہ کھڑا تھا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔

فلک نے بیزاری سے جواب دیا۔

اچھا ناں اٹھو دیکھو ابھی وہ کھڑوس نرس آئے گی اور تم نے یہ سوپ نہ پیا تو مجھے ڈانٹے گی۔

التمش نے فلک کو بچے کی طرح ٹریٹ کیا۔

میں کوئی بچی نہیں ہوں التمش جو اس طرح کی باتوں سے بہل جاؤ گی آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک نے نہایت غصے سے التمش کو جواب دیا۔

یہ تو وہ فلک نہیں تھی جسے التمش جانتا تھا یا یہ کہنا بجا ہوگا جو التمش سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔۔۔

التمش بہت حیران ہوا۔

فلک دیکھو میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے مجھے معاف کردو مگر ایسا بیہو نہ کرو پلیزز۔۔۔

اچھا میں اگر ایسے بولوں تو میں بری ہوں میرا بیہو چبھتا ہے تکلیف دیتا ہے اور

خود کیا ہو مسٹر التمش۔۔۔؟؟

فلک ہائپر ہونے لگی جو کے اس وقت اس کے لیے بلکل ٹھیک نہیں تھا۔

فلک ریلکس پلیزز اسٹریس تمھارے لیے ٹھیک نہیں ہے اچھا تمھیں سوپ نہیں پینا مت پیو میں کچھ اور منگواتا ہو مگر پلیز تم ریلکس رہو۔

التمش یہ کہہ کے باہر چلا گیا التمش کو لگا فلک کا وقتی غصہ ہے ٹھیک ہو جائے گا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا جہاں سے آغازِ محبت ہوتی ہے وہاں سے ابتدائے آزمائش بھی ہوتی ہے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مصیبت ہے عاشر؟؟

تمکین اکتائی ہوئی عاشر کو جگانے آئی جو دوپہر کے دو بجے تک بھی رات کی نیند کے مزے لوٹ رہا تھا۔

کیا ہوا تمکین کیوں تنگ کر رہی ہو؟

تمھارے دادا،عبیرہ چاچی اور شہانہ مام کوئی بھی گھر نہیں ہیں میں نے نوکروں سے پوچھا تو کسی کو پتہ نہیں ہے اور اوپر سے خانسامہ بھی چھٹی پہ گیا ہے اب ناشتہ کون بنائے گا؟؟

تمکین رونی صورت بنا کے بیٹھ گئی۔

میں کال کر کے پوچھتا ہوں تم ریلکس رہو یار۔۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ داداجی آپ سب کہاں پہ ہیں اور آج خانسامہ بھی نہیں آیا اب بتائے کیا کروں۔۔۔

عاشر ایک سانس میں اپنی رداد سنا گیا۔۔۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔اوئے گدھے بات سن تو گھوڑے پہ سوار ہوگیا اور اتنے سوال پوچھ رہا ہے او یار پریشان کیوں ہوتا ہے ایک کام کر بیوی کو بول ناشتہ بھی بنائے اور ہم سب کے لیے رات کا کھانا بھی بنائے اب بڑی بہو بنی ہے تو بڑی بہو ہونے کا فرض بھی نبھائے۔۔۔اچھا رکھتا ہوں میں ذرا اپنے سسر ہونے کا فرض نبھا لوں اللہ حافظ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا کیا کہا دادا جی نے؟

عاشر کا لٹکا منہ دیکھ کر تمکین نے پوچھا۔

انھوں نے کہا ہے کہ تم سے کہوں مجھے ناشتہ بھی بنا دے اور سب کے لیے رات کا کھانا بھی بنائے۔۔۔

کیا؟؟؟میں کھانا بناؤں۔۔

تمکین نے انگلی کا اشارہ اپنی طرف کر کے پوچھا۔

ہاں تم بناؤ گی اور وہ بھی سب کے لیے اپنے ہاتھوں سے اور ویسے بھی تمھیں

چائینیز بنانا آتا ہے بنا لو میں سامان لا دیتا ہوں۔۔

مگر عاشر یہ کیا بات ہوئی۔۔۔

تمکین نخرے دکھانے لگی۔

دیکھو تمکین زیاد نخرے نہ کرو کچھ وقت کی بات ہے پھر ہم واپس چلے جائے گے اور میں چاہتا ہو سب اچھے سے ہو پلیز سمجھو۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں تمھیں لسٹ بنا دیتی ہوں جب تک تم اپنے اور میرے لیے ناشتہ بناؤ۔۔

کیا؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

میں بناؤں اور وہ بھی ناشتہ۔۔

تو کیا ہوا اب میں تمھارے لیے اتنا کر رہی ہوں تم بھی میرے لیے اتنا تو کر ہی سکتے ہو رائٹ؟؟

ہمم رائٹ۔۔۔

اور پھر دونوں اپنے اپنے کاموں میں لگ گ ئے۔۔

فلک کی شام تک طبعیت سنبھل گئی ڈاکٹر نے اگلے دن ڈسچارج کی نوید بھی سنا دی مگر فلحال آج کی رات اس کو ہسپتال میں ہی رہنا تھا۔

فلک تم سو رہی ہو؟؟

التمش جو صوفے پہ بیٹھا تھا اس کے لیے فلک کی بند آنکھوں کو دیکھ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ جاگ رہی ہے یا سو رہی ہے۔

کیوں مجھے اب اس روم سے بھی باہر نکالنے کا ارادہ ہے؟

فلک نے بنا آنکھیں کھولے التمش پہ ٹونک کسی۔۔۔

نہیں فلک یقین کرو میں سچ میں شرمندہ ہوں تم نہیں جانتی کل رات میرے پر کیسے بھاری گزری مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔

ہاں ڈر تو لگنا تھا اگر خوش قسمتی سے میں مر جاتی تو آپ لوگوں کو کیا جواب دیتے پھرتے کے بیوی کیسے مری۔۔

اللہ نہ کرے تمھیں کچھ ہو۔۔

التمش اٹھ کے فلک کے بیڈ کے نزدیک اسٹول پہ بیٹھ گیا۔

التمش پلیزز لائٹ کم کردیں مجھے نیند آرہی ہے اگر نہیں کر سکتے تو کوئی بات نہیں میں ایسے بھی سو سکتی ہوں۔

فلک یہ کہتی کروٹ بدل گئی جس کا مطلب تھا کہ مجھے کوئی بات نہیں کرنی نہ

ہی سننی ہے۔۔ناچار التمش نے اٹھ کے لائٹ آف کی اور خود صوفے پہ لیٹ گیا۔

کامران صاحب اپنی دونوں بہوں کے ہمراہ گھر پہنچے احمر اور ابراہیم بھی آگ ئے تھے۔شہانہ نے تمکین کو کھانے لگانے کو کہا سب کھانا لگنے کا انتظار کر رہے تھے جب تمکین نے بتایا کھانا لگ گیا تو سب ڈائینگ ٹیبل کی کرسیوں پر براجمان ہو گ ئے۔

مگر جیسے ہی کھانا دیکھا سب کے سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تمکین نے کھانے میں سنگاپورین رائس بنائے تھے جس میں نوڈلز بلکل گھل گ ئے تھے اور اب وہ سنگاپورین رائس کم اور حلوہ زیادہ لگ رہے تھے ساتھ ہی پرانز بنائے تھے جو کہ گھر بھر کو بلکل بھی پسند نہیں تھے۔سالن تو بنایا نہیں تھا مینچورین بنایا تھا جو کچھ بہتر تھا۔

یہ کھانا کس نے بنایا ہے؟

احمر صاحب نے شہانہ سے پوچھا۔

انکل یہ میں بنایا ہے اسپیشل آپ سب کے لیے۔۔

تمکین نے ایک ادا سے احمر کو بتایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا یہ کیا بنایا ہے آپ نے؟؟

ابراہیم نے شہانہ کو دیکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔

تمکین ابراہیم کو ایکسپرٹ شیف کی طرح بتانے لگی اور ابراہیم شہانہ کو دیکھ کے طنزیہ ہنسی ہسنے لگا۔

بھابھی ویسے ماننا پڑے گا آپ کی اور عاشر کی چوائس لاجواب ہے۔۔

ابراہیم نے تمکین کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اور اٹھ کے چلا گیا۔۔

شہانہ یہ سب کیا ہے صبح ناشتے کے بعد ایک یہی وقت ہوتا ہے جب ہم سب ساتھ بیٹھ کے رات کا کھانا کھاتے ہیں اور تم نے یہ تماشہ لگوا دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمر ابراہیم کو جاتا دیکھ شہانہ پہ بھڑک اٹھے۔۔

احمر مجھے نہیں پتہ تھا اس کو کھانا بنانا نہیں آتا۔۔

شہانہ کو شرمندگی ہوئی۔

اچھا خیر خاموش رہو سب اور احمر تم بھی چپ رہو یہ میرا فیصلہ تھا مجھے آپ سب سے بات کرنی ہے۔میں چاہتا ہو کل سے عاشر فیکٹری کی نگرانی کرے اور دیکھے کے آرڈر ٹائم ٹو ٹائم تیار ہو اور تمکین کو گھرداری سکھانے کی ذمہ داری عبیرہ تمھاری ہوگی جس طرح تم نے فلک اور ارسہ کو ٹرینڈ کیا ہے اسے بھی کرو۔۔

کامران صاحب نے کہا۔

مگر دادا جی مجھے تو آفس ورک دیکھنا چاہیے ناں آفٹر آل میں بھی اونرز میں سے ہوں۔

دیکھو بیٹا ہم فیئر طریقے سے چلتے ہیں اونرز میں سے نہیں ہو اونر کے بیٹے اور بھائی ہو تمھیں خود کو ثابت کرنا ہو گا تب جا کے تمھیں آفس میں اینٹری ملے گی ویسے بھی التمش نے بھی ایسے ہی اسٹارٹ کیا تھا۔

مگر دادا جی۔۔۔

تمکین کچھ بولنے لگی تو کامران صاحب نے روک دیا۔

بیٹا بڑوں کے فیصلوں میں بچے نہیں بولتے آپ پاکستان میں ہیں اس وقت یہاں کے لوگوں کو رشتوں کا مان رکھنا آتا ہے لہذا آپ بھی جلد سے جلد یہاں کے طور طریقے سیکھ لیں۔

کامران صاحب کہہ کر چلے گئے جب کے عاشر اور تمکین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے ان کی بھی سب چالیں الٹی ہی پڑ گئی تھیں۔۔۔

اگلے دن فلک ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو گئی تھی التمش کو بہت سکون ہوا کہ فلک کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے اس نے فلک کا سامان گاڑی میں رکھا

اور فلک کو لینے گیا فلک باہر ہی آ رہی تھی التمش نے آگے بڑھ کے فلک کو تھامنا چاہا۔۔۔

پلیزز التمش مجھے اب آپ کے سہارے کی ضرورت نہیں ہے میں خود جا سکتی ہو لولی لنگڑی نہیں ہوئی جو آپ کا سہارا لو ں ویسے بھی آگے مجھے خود ہی چلنا ہے تو پلیزز مجھ سے دور رہا کریں۔۔

فلک نے نہایت غصے سے التمش کا آگے بڑھا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

فلک میں مانتا ہو تمھیں سہارے کی ضرورت نہیں مگر میں تو ساتھ دینے آیا ہوں۔۔۔

التمش نے محبت بھرے لہجے میں فلک کو جواب دیا۔

ہہِ ساتھ اور آپ!!!مجھے آپ کے ساتھ سے ڈر لگتا ہے جانے کب دھکا دے کے گرِا دے اور پلیز مجھے فلحال آپ سے کوئی بحث نہیں کرنی اگر آپ مجھے اپنے گھر لے جانا چاہتے ہیں تو خاموش رہے ورنہ میں اپنے لیے کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈوں۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کہتا چلو چلیں۔۔۔

التمش نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

ہسپتال سے گھر تک کا سفر خاموشی کی نظر گیا۔گھر پہنچ کر فلک گاڑی سے

اتری اور اپنے کمرے میں چلی گئی اور التمش گاڑی میں بیٹھا فلک کو جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

کچھ دن پہلے تک التمش نے بھی تو فلک سے یہی رویہ روا رکھا تھا۔

التمش گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگا کے سر سیٹ سے ٹکا کے بیٹھ گیا۔۔۔

بہت مشکل ہے التمش۔۔۔سہنا بہت مشکل ہے اور کہنا بہت آسان ہے مگر اب جو کہا ہے وہ سہنا بھی پڑے گا یہی تو قانون قدرت ہے اپنا ہی بویا سامنے آرہا ہے کاٹنا تو ہے۔۔۔

ابراہیم آفس کے لیے جا رہا تھے جب کامران صاحب نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔۔

کیا بات ہے بابا سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟؟

ابراہیم صاحب اس طرح بلانے پر پریشان ہوگۓ تھے۔۔

ہاں بیٹا ٹھیک ہے بھی اور نہیں بھی۔۔۔کامران صاحب پریشان تھے۔

بابا بتائیں کیا بات آپ کو پریشان کر رہی ہو سکتا ہے میرے پاس اس کا کوئی حل ہو۔۔

بیٹا حل آپ کے ہی پاس ہے مجھے ارسہ کی فکر ہے۔۔

کیوں وہ تو ٹھیک ہے اور خوش بھی ہے۔۔

ابراہیم بے پرواہی سے بولے۔

ایسا تمھیں لگتا ہے بیٹا مگر ایسا نہیں ہے وہ دکھی ہے تمھیں دکھی کر کے۔۔۔

مجھے ایسا نہیں لگتا بابا۔۔۔

بیٹا شکر کرو اچھی بیٹی نصیب میں ہے غلطی مان بھی رہی ہے اور بار بار معافی بھی مانگ رہی ہے آج کل کے بچے اپنی کرتے ہیں عاشر کو دیکھ لو احمر سے ایک بار بھی معافی نہیں مانگی اور نہ ہی شرمندہ ہے جبکہ تمکین فلک کے مقابلے کچھ بھی نہیں جبکہ نبیل بہت سلجھا ہوا باشعور لڑکا ہے اور بار بار آتا ہے تم سے معافی مانگنے مگر تم ایسے بھاگتے ہو دونوں سے جیسے تم جانتے ہی نہیں دونوں کو ارے بھئی ہو گئی غلطی مان رہے ہیں اب تم بڑپن دیکھاؤ اور معاف کروں بیٹا کہیں وہ تھک گئے اور واپس مڑ گئے تو لوٹ کے نہیں آئے گے۔۔سوچنا میری بات کو اور اگر میری بات ٹھیک لگے تو مجھے کوئی اچھی خبر بھی سنوانا۔۔۔

جی بابا سوچوں گا اب چلوں۔۔

ابراہیم سرد آہ بھر کے رہ گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Arshad|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش فلک کے کمرے میں گیا وہ بیڈ پہ لیٹی ناول پڑھ رہی تھی۔

یہ اچھا ہے میڈم آپ ابھی بیمار ہیں اور تھوڑی دیر پہلے ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کے آرہی ہیں اور آتے ساتھ ہی یہ ناولز پڑھ رہی ہیں کیا رکھا ہے ان ناولز میں۔۔۔

التمش بیڈ کے سامنے موجود صوفے پہ بیٹھتے بولا۔

جو اصل زندگی میں نہیں ہوتا۔۔وہ ناولز میں ہوتا اور آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں مسٹر التمش پلیز جائے یہاں سے شاید آپ بھول رہے ہیں آپ یہاں مجھے باور کروانے آئے تھے کہ میں آپ کے لیے انتہائی غیر اہم ہوں جو کہ آپ مجھے کب کا باور کرواچکے ہیں اس لیے بہتر ہے آپ چلے جائے یہاں سے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک پلیز یار ایسے نہ کرو میں مانتا ہو مجھ سے غلطی ہوئی مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا میں اپنی غلطی پہ بہت شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دو پلیز۔۔۔

التمش فلک کے پاس بیڈ پہ بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ پکڑ کر معافی مانگنے لگا۔فلک نے ایک جھٹکے سے اپنے ہاتھ التمش کے ہاتھوں سے کھینچے اور بیڈ سے کھڑی ہو گئی۔۔

غلطی !!!سچ میں آپ اپنے کیے کو غلطی مانتے ہیں میری نظر میں تو گناہ ہے التمش صاحب۔۔۔کیا کہا تھا آپ نے مجھ سے محبت کا کھیل کھیلا تھا ناں تاکہ

میں عاشر سے شادی سے انکار کردوں مگر دیکھیں اللہ کے کام دیکھیں مجھے آپ کی زندگی میں شامل کر دیا تھا میں تو عذاب ہو ناں اور مرتی بھی نہیں مرنے ہی تو لگی تھی مرنے دیتے کیوں بچایا مجھے؟؟ ہاں ڈر لگ گیا ہو گا دادا جی کو کیا جواب دوں گا آپ تو ان کے بہترین پوتے ہیں ان کے سامنے آپ کی امیج خراب ہو جاتی۔۔۔فلک پھر سے ہائپر ہو رہی تھی۔

پلیز فلک تم ریکس کرو ہم بعد میں بات کرے گے۔۔

التمش جانے لگا فلک کی حالت کو دیکھتے ہوئے اس یہی بہتر لگا۔

ریلیکس کروں سچ آپ نے مجھے ریلیکس کرنے کے لائق چھوڑا ہے میرا سب کچھ تو چھین لیا میری روح تک کو زخمی کر دیا اور اب ریلیکس کرنے کو کہہ رہے ہیں۔۔

فلک سامنے آ کہ کھڑی ہوگئی اور چلانے لگی۔التمش بے بسی سے فلک کو دیکھنے لگا۔۔

فلک اپنی حالت تو دیکھو تمھیں زیادہ اسٹریس نہیں لینا ہے۔۔

التمش فلک کے لیے بہت پریشان ہو رہا تھا۔

ارے مر جاؤں گی ناں آپ کی۔۔۔آپکی ماں اور میری ماں کی جان چھوٹے گی۔بچپن سے لے کر آج تک آپکی ماں نے مجھے اتنے تانے دیے ہیں کہ مجھے

اپنا آپ ہی غلط لگتا تھا پھر ہاسٹل جا کے میں نے جو مشکلات برداشت کی ہیں آپ کر سکتے ہیں جواب دیں مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا ساری رات اکیلے کمرے میں اندھیرے میں رہنا ہوتا تھا کیونکہ اکثر لائٹ ہی نہیں ہوتی تھی ایک اندھیرا دوسرا گرمی کی شدت۔۔میں نے زندگی کی سختیوں کو جیا ہے التمش صاحب مجھے معمولی باتیں ہرٹ نہیں کرتی مگر آپ جناب نے تو میرے کردار کی دھجیاں ہی بکھیر دی۔۔۔کیا کہا تھا آپ نے ارسہ شریف ہے اور میں ہاسٹل میں رہ کے آئی ہوں دیکھ لیا اپنی محبت کو شادی کے دن ہی ٹھکرا کے چل دی کسی اور کے ساتھ۔۔

فلک نے بھی التمش کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھ دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انفف فلک بہت ہو گیا ہاں مانتاہو میں غلط تھا مگر تم خود بتاؤ میرا کیا قصور مجھے جو بتایا گیا دیکھایا گیا میں وہی سہی سمجھوں گا۔۔مجھے مام کہتی تھی تم اچھی لڑکی نہیں ہو مجھے یہی لگا اور وہ شروع سے ارسہ کی تعریف ہی کرتی آئی تھی میرا اس کو پسند کرنا فطری تھا پلیز تم مجھ پہ اور اپنے حال پہ رحم کرو۔۔۔

التمش نے فلک کے آگے ہاتھ جوڑ کے کہا۔

نہیں التمش اب مجھے رحم نہیں آئے گا کیوں کروں میں رحم آپ نے رحم کیا مجھ پر ؟ آپکی ماں نے کیا؟ میری ماں نے بھی مجھے آخر میں یہی کہا ناں جیو یا مروں واپس اس کے گھر نہ جاؤ کیونکہ وہاں بھی میری ہی عزت کو خطرہ ہے

کیونکہ وہاں وہ وقار جو بیٹھا ہے میرا تو کوئی گھر ہی نہیں ہے اب تو آپ کو چھوڑ بھی نہیں سکتی اور آپ کے ساتھ رہ بھی نہیں سکتی۔۔۔

انجانے میں فلک وہ کہہ گئی جو اس کو بتانے سے ارم نے منع کیا تھا۔۔۔

کیا کہا وقار سے عزت کا خطرہ میں کچھ سمجھا نہیں؟؟

التمش حیرت سے التمش سے سوال کرنے لگا۔

وہ مجھے نہیں پتہ آپ جائیں یہاں سے مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔

فلک پہلے سٹپٹائی مگر پھر سمبھل کر بولی اور واپس بیڈ کی طرف جانے لگی۔۔۔

فلک۔۔۔

التمش نے فلک کو بازو سے پکڑ کے اپنے سامنے کیا۔۔

مجھے بتاؤ وقار سے عزت کا خطرہ کیا ہے جواب دو؟؟

التمش غصے سے فلک سے پوچھنے لگا۔

کیوں جواب دوں میں آپ کو جواب دے نہیں ہوں سمجھے آپ اور کس حق سے پوچھ رہے ہیں؟؟ مجھے نہیں دینا آپ کو جواب۔۔۔

فلک نے جھٹکے سے بازوں چھڑوائے۔۔۔

شوہر ہوں تمھارا سمجھی اور مجھے پورا حق ہے جاننے کا اور اگر تم نے مجھے خود

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمیز سے نہیں بتایا تو ارم پھپھو سے میں خود اپنے طریقے سے پوچھوں گا۔۔۔

تو ایک کام کرے جائیں اپنی ارم پھپھو سے ہی پوچھے مجھے کچھ نہیں بتانا۔۔۔

فلک یہ کہتے ساتھ ہی واش روم گھس گئ اور التمش غصہ ضبط کرتے باہر چلا گیا۔۔

ابراہیم گہری سوچ میں ڈوبا تھا جب احمر اس کے کیبن میں آئے۔۔

کیا بات ہے آج میرا بھائی بہت خاموش ہے۔۔

احمر صاحب نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی کیا ارسہ کی غلطی قابل معافی ہے ؟

دیکھ چھوٹے غلطی تو عاشر کی بھی قابل معافی نہیں ہے مگر پھر بھی اس کو گھر میں رکھا ہے جبکہ ہونا یہ چاہیے تھا اس کو گھر سے بے دخل کرتے اور احساس دلواتے کے اس نے غلط کیا مگر بابا کی منطق وہی جانے انھوں نے اس وقت مجھے انتہائی قدم اٹھانے سے روک دیا۔مگر ارسہ بہت اچھی بچی ہے اسے غلطی کا احساس بھی اور وہ شرمندہ بھی ہے دوسری طرف نبیل بھی بہت اچھا ہے تم خوش نصیب ہو تمھیں اتنا اچھا داماد ملا ہے چلو غلطی کی ہے دونوں نے مگر اہم بات یہ ہے کے وہ شرمندہ ہیں یہاں میرا سپوت ہے اس کو تو باپ کی

ناراضگی کی پرواہ ہی نہیں ہے جس کا مجھے بہت دکھ ہے۔۔

ابراہیم احمر کی بات پہ مسکرا دیا۔

کیا ہوا کیوں مسکرا رہے ہو؟؟

احمر نے مسکرانے کی وجہ پوچھی۔

بات دراصل یہ ہے بھائی میں خوش نصیب ہوں مجھے دونوں داماد (التمش اور نبیل)شاندار ملے ہیں مگر آپ کو بہو (تمکین)بہت ماڈرن مل گئی۔۔

آہ سہی کہہ رہے ہو کیا کر سکتا ہو اب اللہ خیر ہی کرے گا۔۔

احمر بھی افسوس سے مسکرا دیا۔

اس رات فلک اور التمش کا دوبارہ سامنا نہیں ہوا شاید دونوں کے لیے فلحال یہی بہتر تھا مگر فلک کی کہی بات نے التمش کو بے چین کر دیا اور وہ باتوں کی کڑیاں جوڑنے لگا۔ارم پھپھو ایک دن فلک کو لے کے جاتی ہیں اور اگلی صبح واپس چھوڑ جاتی ہیں اور پھر فلک کے الفاظ۔۔۔

افف میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔

التمش موبائل اٹھا کے احمر صاحب کو کال کرنے لگا۔

السلام و علیکم! بابا کیسے ہیں آپ ؟

التمش نے شگوار موڈ والے انداز میں احمر سے بات کا آغاز کیا۔

واعلیکم السلام کیسے ہو بیٹا؟ ہم سب ٹھیک بیٹا جی۔۔

بابا میں ٹھیک۔۔۔وہ فلک کو ارم پھپھو کی بہت یاد آ رہی ہے کیا آپ مجھے ان کا لندن کا نمبر دیں گے اس کی بات کروادوں۔۔۔

اچھا فلک بیٹی کو ہم یاد نہیں آتے۔۔۔

احمر صاحب نے بیٹے کو تنگ کرنا چاہا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ دراصل اس نے کل کوئی برا خواب دیکھا تھا تو ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش نے بہانہ بنایا۔۔

اوہ اچھا میں نمبر میسج کرتا ہو تم بات کروادوں بچی کی۔۔۔

جی بابا۔۔

تھوڑی دیر بعد احمر صاحب نے نمبر سینڈ کیا اور التمش نے ارم کو کال کی۔

السلام علیکم! پھپھو کیسی ہیں آپ؟

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ التمش میں ٹھیک مجھے بہت خوشی ہوئی تم نے

کال کی اور فلک کیسی ہے اور بھائی بتا رہے تھے تم دونوں گھومنے گـےئے ہو کیسا گزر رہا ہے ٹرپ؟

پھپھو ٹرپ اچھا گزر سکتا ہے اگر آپ بتائیں گی کہ وقار کون ہے؟ اور فلک کی عزت کو اس سے کیا خطرہ ہے؟

التمش نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا دوسری طرف ارم ہکا بکا رہ گئی۔

التمش دیکھو بیٹا فلک کو مت ڈانٹنا میں نے اس کو منع کیا تھا کسی کو ناں بتائے پھر تمھیں کیوں بتایا؟؟

ارم پریشان ہو گئی۔۔

بتایا کہا منہ سے نکل گیا اس لیے تو آپ سے پوچھ رہا ہوں پلیز مجھے سچ سچ بتائیں پھپھو۔۔۔

التمش نے تھوڑا غصہ ظاہر کیا۔

بیٹا فلک کو کچھ نہ کہنا میں بتاتی ہو تم لوگوں کی شادی کے کچھ دن پہلے جب میں فلک کو اپنے ساتھ لے گئی تھی اسی رات میرے نشی دیور وقار نے فلک کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی وہ تو فلک کی چیخنے کی آواز سے میں اور صارم بروقت پہنچ گـےئے تھے اللہ نے میری بیٹی کی عزت بچائی ورنہ میری فلک تو پہلے ہی دکھی ہے یہ غم کیسے سہہ پاتی۔۔۔اس لیے اگلے دن میں اس کو

واپس چھوڑ گئی تھی۔اب تو تم ہی اس کا سہارہ ہو بیٹا صارم اور میں فلحال واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتے ارسلان کا ایڈ میشن یہاں کروایا ہے تو تم فلک کا خیال رکھنا بیٹا۔۔۔

ارم اور بہت کچھ کہہ رہی تھی مگر التمش سے سنا نہ گیا اور اس نے اللہ حافظ کہہ کے فون کاٹ دیا۔۔

سارا قصور میرا ہے نہ میں فلک کے ساتھ جھوٹی محبت کا کھیل کھیلتا اور نہ ہی وہ ارم پھپھو کے ساتھ جاتی۔۔۔

التمش سر پر ہاتھ رکھ کے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیا کروں؟ فلک بھی شدید ناراض ہے۔کیسے مناؤں اللہ تو ہی میری مدد فرما۔

التمش نے تو باقاعدگی سے نماز بھی شروع کر دی تھی کبھی کبھی انسان کو اللہ ایک پل میں ہی ہدایت دے دیتا ہے اور کبھی کبھی ساری زندگی گزر جاتی ہے مگر انسان ہدایت حاصل نہیں کر سکتا اسی طرح فلک کی تکلیف نے التمش کو اللہ کی راہ کی طرف ڈال دیا تھا اور ساتھ ہی التمش کے دل میں فلک کے لیے محبت بھی بیدار کر دی تھی۔

اب دیکھنا یہ تھا فلک کی ناراضگی کب تک التمش کے لیے آزمائش بنتی۔۔

ابراہیم صاحب کے دل کی ساری گرہیں کھل گئی تھی اور آج وہ اپنی بیٹی کے گھر جارہے تھے اس کو ملنے۔۔۔گھر کے باہر کھڑے ہو کر انھوں نے بل بجائی اور حسین اتفاق دروازہ بھی ارسہ نے کھولا۔۔

بابا آپ۔۔۔

ارسہ کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہ ہوا۔۔

ہاں بیٹا میں کیوں میں تمھارے گھر نہیں آسکتا ؟

ارسہ باپ کے گلے لگ گئی اور ابراہیم صاحب کی بیٹی سے مل کے آنکھیں نم ہوئی۔

ارسہ کو احساس ہو کہ وہ دونوں دروازے پہ کھڑے۔

ارے بابا آپ اندر آئے ناں۔۔۔

ارسہ نے سائیڈ پہ ہو کہ باپ کو اندر آنے کو کہا۔

ابراہیم صاحب نے بیٹی کے گھر کو دیکھا ان کی حیثیت کے مطابق گھر چھوٹا ضرور تھا مگر بہت ہی خوبصورت بنا تھا۔

آئیں ناں اندر چلیں۔۔۔

ارسہ باپ کو اندر لے گئی جہاں نبیل اپنا کوئی کام کر رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہے ارسہ؟؟

نبیل دیکھو۔۔۔بابا آئیں ہیں۔۔

ارسہ نے خوشی سے بنیل کو اپنی جانب متواجہ کیا۔

نبیل ابراہیم صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اٹھ کے ان سے مصافحہ کیا۔

بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کے انکل۔۔۔

نبیل کی خوشی بھی دیدنی تھی۔

مجھے بھی بہت اچھا لگا تم دونوں سے مل کر۔۔۔

ارے انکل بیٹھے ناں ارسہ تم بھی بیٹھو میں ابھی آیا۔۔

نبیل دونوں کو بیٹھا کے خود باہر چلا گیا۔

دونوں باپ بیٹی بہت وقت بعد ایک دوسرے سے اس طرح بات کر رہے تھے۔

بیٹا نبیل کہاں چلا گیا ؟

ابراہیم صاحب کو تشویش ہوئی۔۔

میں یہاں ہوں انکل۔۔۔

نبیل چائے اور لوازمات سے بھری ٹرالی گھسیٹ کے لاونج میں لایا۔

ارے اس تکلف کی کیا ضرورت تھی؟

ابراہیم صاحب کو بہت اچھا لگا نبیل سے مل کر۔۔

تکلف کیسی انکل آپ پہلی بار ارسہ کے گھر آئیں ہیں پھر ارسہ کی ساس اور نند بھی نہیں ہے جو یہ سب لاتے اس لیے میں فرائض بھی انجام دیتا رہتا ہوں۔۔۔

نبیل نے ارسہ کو ٹیز کیا اور وہ نبیل کو گھور کے رہ گئی ابراہیم صاحب ہسنے لگے۔۔

بہت ہی خوشگوار ماحول میں چائے کا لطف بھی اٹھایا گیا اور ہسی مذاق ٹائپ باتیں بھی ہوئی۔۔ابراہیم صاحب نے جانے سے پہلے بیٹی اور داماد کو گھر انوائیٹ بھی کیا اور پھر گھر کے لیے روانہ ہو گۓ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش اپنے روم میں تھا جب راحیل دروازہ ناک کر کے اندر آیا۔

ہاں بولو راحیل کیا بات ہے؟

سر وہ میم۔۔۔

راحیل کا جملہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا التمش نے فوراً پوچھا۔

کیا ہوا فلک کو وہ ٹھیک تو ہے ناں؟

جی سر وہ ٹھیک ہیں مگر آج صبح سے انھوں نے کچھ نہیں کھایا میں دو بار کھانا لے کے گیا تھا انھوں نے انکار کر دیا۔۔

اف یہ مجھے پہلے بتاتے اس نے دوا بھی لینی ہوتی ہے۔۔

التمش نے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

جی سر دوا بھی نہیں لی۔۔۔

راحیل نے سر جھکا کے کہا۔

کیا اور تم یہ اب بتا رہے ہوں اچھا جاؤ جا کے کھانا لے کے آؤ اب ظاہر ہے میں نے ناراض کیا ہے منانا بھی مجھے ہی ہے بس دعا کرو مان جائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش نے افسردہ ہوتے کہا۔

سر میم بہت اچھی ہیں مجھے بھائی بلاتی ہے وہ ضرور مان جائے گی۔۔

راحیل نے چہکتے ہوئے کہا۔۔

واہ اس رشتے پہ ذرا توجہ نہیں دے رہی جس کو اس وقت ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے اور نئے رشتے تھوک کے حساب سے بنانے میں مصروف ہے اے بھائی تو بہت لگی ہے جا اب جا کے کھانا لاؤ اپنی بہن کے لیے۔۔

التمش نے دانت پیس کے راحیل سے کہا اور وہ مسکرا کے چلتا بنا۔

التمش فلک کے کمرے میں گیا۔۔ہمیشہ کی طرح فلک میڈم ناول میں غرق تھیں۔التمش چپ کر کے بیڈ کے سامنے موجود صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔اور فلک سے بلکل بھی بات نہیں کی فلک کو لگا التمش ابھی اس سے بات کرے گا دماغ التمش کی طرف تھا مگر دکھا ایسے رہی تھی جیسے اس کو نہیں پتہ کوئی آیا بھی ہے۔

راحیل کھانا لے کر آیا تو فلک کو سمجھ آیا کہ التمش کیوں آیا ہے۔۔

سو منتیں کرے گے تب بھی کھانا نہیں کھاؤں گی۔۔

فلک نے دل میں ٹھانی۔

مگر التمش نے بجائے کھانا کھلانے کے خود کے لیے پلیٹ میں کھانا نکالا اور کھانا اسٹارٹ کیا۔راحیل بھی حیران تھا۔

راحیل۔۔۔

التمش نے راحیل کو بلایا۔

جی سر؟

تم بھی کھاؤ۔۔

التمش نے راحیل کو آفر کی۔

نہیں سر مجھے بھوک نہیں ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں یہ بھی اچھا ہے بھوک ہو تبھی کھانا چاہیے۔۔

جی سر۔۔۔

لگتا ہے تمھاری بہن کو بھی بھوک نہیں ہے۔۔

التمش نے راحیل سے کہا۔

شاید ایسا ہی ہو سر۔۔۔

راحیل بھی التمش کو جواب دینے لگا۔

ہم چلو کوئی نہیں زبردستی نہیں کرتے کہیں پیٹ خراب نہ ہو جائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی سر ایسا ہی ہے۔۔

ویسے آج کھانا بہت مزے کا بنا ہے۔۔خانسامہ کو گڈ کہاا۔

ٹھیک ہے سر کہہ دوں گا۔۔۔

فلک تو ہکا بکا التمش اور راحیل کو دیکھ رہی تھی اس کو لگا تھا التمش فلک کو منائے گا مگر یہاں تو سب الٹ ہوگیا تھا بھوک بھی لگی تھی۔۔

ٹھیک ہے راحیل میں نے کھا لیا اب میں چلتا ہوں۔۔

اوکے سر۔۔۔

التمش اٹھ کے چلا گیا اور فلک روہانسی ہو گئی۔۔

میم آپ کھانا کھائے گی؟؟

ناچار راحیل کو ہی پوچھنا پڑا اور فلک نے منہ بناتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔

راحیل نے فلک کے لیے کھانا پلیٹ میں نکال کے اس کے سامنے رکھا اور فلک کھانا کھانے لگی۔راحیل مسکرا دیا۔۔فلک نے کھانا ختم کیا تو راحیل ٹرالی گھسیٹتے ہوئے باہر چلا گیا جہاں التمش راحیل کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

کھایا کچھ ؟

التمش نے پوچھا۔

جی سر کھایا ہے مگر سر آپ کو کیسے لگا وہ کھائے گی۔

یار فلک کو اب میں اس سے بھی زیادہ سمجھنے لگا ہو اگر اس کو کھانے کا کہتا تو نہ کھاتی الٹا ہائپر ہوتی اس لیے اس کے سامنے بیٹھ کے کھانا کھایا تاکہ اس کو احساس ہو کہ اپنا خیال اس کو خود بھی رکھنا چاہیے۔

رائٹ سر مگر وہ آپ سے مزید ناراض ہو گی۔۔

راحیل نے اپنی طرف سے بتایا۔

آہ !!کوئی بات نہیں جہاں اتنی ناراضگیاں جھیل رہا ہوں وہاں ایک اور سہی۔ منالوں گا ایک کام کرومیرا سارا سامان فلک کے روم میں شفٹ کروا دو اور فلک کو دوا بھی دے دینا۔اب امید ہے کھا لے گی کیونکہ اب تم اس کے کھانا

کھانے کے رازدار جو بن گ ئے ہو۔۔

التمش نے ایک آنکھ دبا کے راحیل سے کہا۔

اوکے سر۔۔۔

راحیل مسکرا کے چلا گیا اور التمش بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

راحیل فلک کے لیے دوا لے کے آیا۔۔

میم دوا کھا لیں پلیز۔۔

وہ راحیل بھائی آپ نے التمش کو تو نہیں بتایا میں نے کھانا کھایا؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔

ارے نہیں میم میں کیوں بتاؤں گا آپ بے فکر ہو کے دوا بھی کھائیں میں یہ بھی نہیں بتاؤں گا۔۔۔

اچھا شکریہ آپ کا۔۔ہاں ہاں آپ میرے بھائی جیسے ہیں میں دوا بھی کھا لیتی ہوں۔

فلک دوا کھا کہ ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

جب واپس آئی تو راحیل کے ہاتھ میں التمش کا بیگ تھا۔۔

ارے ارے بھائی یہ سامان آپ یہاں کہاں لے کے آ رہے ہیں۔۔

میم سر کا سامان یہاں رکھنا ہے۔۔۔

اچھا جی اور یہ آپ کس کے کہنے پہ کر رہے ہیں بھلا؟

فلک کمر پہ ہاتھ رکھ کے غصے کے انداز میں راحیل سے پوچھنے لگی۔

میرے کہنے پہ رکھ رہا ہے۔۔

التمش نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

راحیل شکریہ تم جاؤ۔۔۔

التمش نے راحیل کے جانے کے بعد دروازہ بند کیا اور فلک شدید غصے سے التمش کو دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب یہ کیا نئ ڈرامہ بازی ہے بھلا۔۔

ڈرامہ کہاں ہیں ڈرامہ تو پہلے تھا اب تو رئیلٹی اسٹارٹ ہوئی ہے۔۔

التمش ایک آنکھ دبا کے بیڈ کی طرف گیا اور مزے سے بیڈ پہ پھیل گیا۔

التمش پلیز آپ جائے میرے کمرے سے ابھی اور اسی وقت ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا؟

فلک التمش نے آئی برو اچکا کہ پوچھا۔

ورنہ میں کل واپس چلی جاؤں گی لاہور۔۔۔

ارے اتنی جلدی میں نے تو سوچا تھا ہم اب یہاں ہی رہے گے ویسے بھی اسلام آباد میں مجھے بہت کام رہتا ہے ہر وقت کا آنا جانا یہاں کا آفس دیکھنا انفیکٹ میں تو کل دادا جی سے بھی بات کرنے والا تھا اور تم لاہور جانے کا سوچ رہی ہوں یہ بلکل غلط بات ہے شوہر جہاں ہو بیوی کا فرض ہے وہ وہی رہے۔

آپ ناں مجھ سے فضول قسم کی بات نہ کیا کریں اور اپنے کام سے کام رکھیں ۔میں اور آپ کے ساتھ یہاں رہوں گی اب آپ کے ساتھ رہتی ہے میری جوتی۔۔بہت شوق ہے ناں اس کمرے میں رہنے کا تو آپ یہاں رہیں میں چلی باہر ویسے بھی اس بھوت بنگلے میں اتنے کمرے ہیں میں کہیں بھی رہ لوں گی ۔۔۔

سارے کمرے لاکڈ کروا کے آرہا ہو فلک ڈارلنگ۔۔۔

التمش بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

دیکھیں التمش مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے لاہور واپس لے چلے ورنہ میں کہہ دیتی ہوں صبح خود چلی جاؤ گی۔۔

دیکھو فلک تم مجھے معاف کر دو ہمارے رشتے کو ایک موقع دے دوں ہم کل واپس چلیں جائے گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو۔۔۔

تو کیا ہاں تو کیا؟

فلک لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ کے التمش سے لڑنے لگی۔

تو میں نہ خود یہاں سے جاؤں گا اور نہ تمھیں جانے دوں گا۔۔۔

پہلی بات ساتھ رہنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دوسری بات لاہور کوئی دوسرے ملک میں نہیں ہے جو میں خود سے نہیں جا سکتی میں چلی جاؤں گی اور تیسری بات جس طرح آپ کو اب یاد آیا نہ آپ میرے شوہر ہیں لیکن مجھے بھول گیا ہے کہ آپ میرے شوہر ہیں کیا ہے ناں میں ڈرپوک ضرور تھی مگر بے غیرت نہیں ہوں جو آپ کی سچائی سننے کے بعد آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کہتے ساتھ ہی فلک باہر چلی گئی۔

اور التمش سر پہ ہاتھ پھیر کے رہ گیا۔۔

اففف اللہ کیسے مناؤں گا اس ضدی لڑکی کو مجھے تو منانا بھی نہیں آتا۔۔۔۔

فلک رات بھر ڈرتے مرتے لاونج میں بیٹھی رہی آخر کو اب کہیں جا کہ اس کو بھی احساس ہوا کے ڈر ڈر کے جینے سے مرنا بہتر ہے اور صبح تک فلک نے لاہور واپسی کا پکا ارادہ کر لیا تھا اور صبح آرام سے دبے پیر کمرے میں جا

کہ بنا آواز کیے اپنا سامان پیک کیا اور جانے کے لیے گیٹ کے پاس آئی التمش مزے سے سویا تھا۔جہاں واچ مین نے روک کے راحیل کو بلایا۔۔

راحیل بھائی پلیز مجھے جانے دے۔۔

فلک التجا کرنے لگی۔

مگر میم التمش سر نے سختی سے منع کیا ہے۔۔

دیکھیے راحیل بھائی جب بات عزت نفس پہ آ جائے ناں تو کوئی بھی شریف لڑکی برداشت نہیں کر سکتی آپ سے تقریباً کچھ چھپا نہیں ہے اس لیے پلیز مجھےواپس جانے دیں میں زندگی میں اتنی مضبوط کبھی نہیں ہوئی اب جا کے اللہ نے مجھے ہمت دی ہے اس لیے مجھے کمزور مت کریں۔۔۔

فلک نے روتے ہوئے راحیل سے التجا کی۔۔

ٹھیک ہے مگر آپ ایسے نہیں جائے گی ڈرائیور آپ کو ایئرپورٹ چھوڑ آئے گا۔۔

مگر بھائی۔۔۔

فلک کچھ کہنے لگی۔

آپ بھائی کہتی ہیں ناں مجھے تو کیا میری اتنی بات نہیں مانے گی؟

اچھا ٹھیک ہے۔۔

فلک نے راحیل کی بات مان لی اور راحیل نے فلک کو خود روانہ کروایا اور آگے تک تسلی کرتا رہا کے فلک خیر سے منزل تک پہنچ جائے۔۔

فلک کے جانے کے دو گھنٹے بعد التمش اٹھا اور راحیل کو بلایا۔۔

سر التمش میم چلی گئی۔۔

راحیل نے سر جھکا کے اپنا کارنامہ بتایا۔

واٹ؟؟!!تم جانتے ہو تم نے کیا کر دیا راحیل۔۔فلک کو بھیج کر تم نے میرے لیے مشکلات بڑھا دی ہیں۔۔۔۔

سوری سر مگر میم میں اب میں نے بہت ہمت دیکھی ہے اگر میں روک بھی لیتا تو بھی وہ چلی جاتی اس لیے میں نے ان کو باعزت طریقے سے لاہور بھجوا دیا۔۔

اچھا ٹھیک ہے ایک کام کرو ڈرائیور سے کہو میری گاڑی لاہور لے جائے اور تم میرے شاور لینے تک میرا سامان پیک کرو۔۔

التمش گاڑی کی چابی راحیل کی طرف اچھال کے خود شاور لینے چلا گیا۔

فلک گھر کے باہر کھڑی سوچ رہی تھی اندر جا کے کیا کہے گی۔۔

ارے فلک تم یہاں کیوں کھڑی ہو اندر چلو بیٹا۔۔

کامران صاحب نے فلک کو دیکھتے ہوئے کہا۔

نانا جی وہ میں ابھی آئی ہو لاہور سے۔۔

فلک نے ہچکچاتے ہوئے بتایا۔

جانتا ہوں۔۔مجھے التمش نے فون کیا ہے تھوڑی دیر پہلے اس نے بتایا ہے کہ تم آرہی ہو اور وہ شام میں آئے گا اس کی اہم میٹنگ تھی ناں اور تم اکیلی بور ہو گئی تھی۔۔دیکھو ناں گدھے کو گھومنے کے لیے بھیجا تھا اور وہ وہاں بھی کام لے کے بیٹھ گیا اور ایک عاشر گدھا جس کو یہاں کام دیاہے اور وہ روز بیوی کے ساتھ باہر ڈنر کر رہاہے خیر چلو اندر چلیں۔۔

کامران صاحب فلک کے ساتھ اندر چلے گ‍ئے اور واچ مین کو فلک کا سامان اس کے کمرے تک پہنچانے کو کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عبیرہ فلک کو دیکھ بہت خوش ہوئی اور شہانہ یہ سن کے بہت خوش ہوئی کہ فلک اکیلے آئی ہے جبکہ التمش مصروف ہے۔

تمھیں پتہ فلک تمھارے بنا میں بلکل بور ہو گئی تھی آفٹر آل تم میری کچن پارٹنر ہو۔۔

عبیرہ فلک کو اپنی خوشی کی انتہا بتانے لگی۔

ارے بھئی بچی تھکی ہاری آئی ہے اسے آرام کرنے دو رات کو سب گپ شپ کرے گے جاؤ بیٹا تم آرام کرو۔۔

کامران صاحب نے فلک کو کہا اور وہ کمرے میں چلی گئی۔۔

التمش کب تک آئے گا بیٹا؟

احمر صاحب نے رات کے کھانے پہ فلک سے پوچھا۔

ماموں وہ۔۔۔۔

فلک کے پاس تو الفاظ ہی نہیں تھے اب کیا کہتی کہ خود وہاں سے بھاگ آئی ہے۔۔

کیا وہ وہ لگا رکھا ہے تم سے کچھ پوچھا ہے جواب دو۔۔

شہانہ نے فلک کو سب کے بیچ ہی جھڑک دیا۔

شہانہ میرا نہیں خیال تم سے میں نے پوچھا ہے میں نے فلک سے سوال کیا ہے اس لیے بہتر ہو گا تم خاموش رہو۔۔

احمر صاحب نے ہی شہانہ کو چپ کروا دیا۔

السلام علیکم ایوریی ون۔۔

التمش نے چہکتی آواز میں سب کو سلام کیا۔

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ آ گئے برخودار کیوں بھئی تم تو شام میں آنے

والے تھے اتنا لیٹ کیوں بھئ؟؟

کامران صاحب نے التمش کو ویلکم کیا ساتھ ہی سوال بھی پوچھا۔

دادا جی میں نے سوچا آپ سب کو سرپرائز دوں گا اچانک آ کے۔۔۔

بات وہ کامران صاحب سے کر رہا تھا مگر نظر اس کی فلک پہ تھی جو اس کو نظر انداز کرتی پلیٹ پہ مزید جھک گئ۔

اوہ میرا بیٹا کتنے کمزور ہو گۓ ہو اس فلک نے تمھارا خیال ذرا نہیں رکھا۔۔

شہانہ کو تو بس موقع چاہیے فلک پہ ٹونک کسنے کا اور وہ وہی کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مام میں محاذ پہ نہیں گیا تھا میں اسلام آباد تک گیا تھا۔۔

کیوں بھائی تم تو مری جانے والے تھے۔۔۔

عاشر کو افسوس ہوا کہ وہ تو نہ جا سکا اور جو گیا مری بھی نہ گیا۔

کیا ہے ناں بھائی لوگوں کو اسلام آباد سے عشق ہو گیا تھا۔۔انھوں نے تو وہی جینے مرنے کا پلین کر لیا تھا اس لیے مری نہیں جا سکا۔۔

ارے بھئ کیا سارے سوال ابھی پوچھ لو گے اسے بھی کھانا کھانے دو۔۔

ابراہیم صاحب نے التمش سے ملتے ہوئے کہا اور پھر خوشگوار ماحول میں رات کا کھانا کھایا گیا۔۔

کھانے کے بعد فلک برتن سمیٹ رہی تھی۔۔

ارے لڑکی بس بھی کرو جاؤ یہ ہو جائے گا التمش آیا ہے انتظار کر رہا ہوگا تمھارا۔۔

عبیرہ نے فلک کو کام کرنے سے روکا۔۔

ممانی میرا کسی کو انتظار نہیں ہو گا مجھے کام کرنے دیں۔۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے؟؟

عبیرہ کو تشویش ہوئی۔۔

جی جی ممانی سب ٹھیک ہے آپ فکر نہ کرے اچھا بتائیں تو ارسہ کب آئے گی۔۔؟

کل آئے گی انشاء اللہ۔۔

السلام علیکم ممانی۔۔۔

التمش فلک کا انتظار کر کر کے باہر ہی آ گیا۔

وعلیکم السلام دیکھو ناں فلک التمش آخر کو باہر ہی آ گیا۔۔کب سے اس کو کہہ رہی ہوں روم میں جاؤ مگر۔۔۔عبیرہ نے صفائی دی۔۔

اٹس اوکے چاچی ویسے بھی میں آپ سے ملنے ہی آیا ہوں۔۔

مجھ سے کیوں سب ٹھیک تو ہے ؟

ہاں وہ آپ ارسہ کو کب انوائیٹ کر رہی ہیں ڈنر پہ مجھے اس کو گفٹ دینا ہے اس کی شادی کا۔۔

التمش نے یہ بات کہہ کے عبیرہ کے ساتھ ساتھ فلک کو بھی چونکنے پہ مجبور کر دیا۔

کل آئے گی ارسہ ابھی فلک کو یہی بتا رہی تھی۔۔

اچھا ممانی میں اندر جا رہی ہو ں آپ بات کرے۔۔

فلک کہہ کے چلی گئ کیونکہ فلوقت وہ التمش سے کوئی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔

اچھا گڈ پھر تو کل ہی ملاقات ہو جائے گی۔۔

چاچی میں اپنے برے بیہو کی وجہ سے شرمندہ ہوں مجھے پتہ نہیں کیوں اتنا غصہ آ جاتا ہے مگر میں پوری کوشش کر رہا ہو ں کہ میں خود کو بدلوں۔۔۔

التمش کی بات سن کر عبیرہ کی آنکھ چھلک پڑی۔۔

جانتی ہوں بیٹا تمھیں بہت دکھ دیا ارسہ نے اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ویسے بھی ہر ایکشن کا ری ایکشن ہوتا ہے جو ارسہ نے کیا اس کے بعد تمھارا غصہ کرنا بجا تھا۔۔۔مرب ایک بات کہو ں مجھے فلک بہت پیاری لگتی ہے

تمھارے ساتھ جانتے ہو کیوں ؟؟کیونکہ تم دونوں میں ایک بات بہت اچھی ہے تم دونوں صبر کرتے ہو وہ غصہ نہیں کرتی ہاں تمھیں آ جاتا ہے اس کا خیال رکھنا بہت ہی اچھی بچی ہے۔۔

کوشش کر رہا ہو چاچی آپ دعا کریں۔۔

التمش سرد آہ بھر کے کہنے لگا۔

دعا ہی دعا ہے بیٹا جی انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

جب تک التمش روم میں گیا میڈم صاحبہ سو چکی تھی۔

حد ہے ویسے شوہر کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔۔

التمش فلک کو سوتا دیکھ خود بھی صوفے کی طرف بڑھ گیا پھر کچھ سوچ کے صوفے پہ سونے کی بجائے بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آ کے لیٹ گیا اور فلک کو دیکھنے لگا جو مزے سے پرسکون نیند سو رہی تھی۔التمش نے ہاتھ بڑھا کے فلک کے چہرے پہ آئے بالوں کو کان کے پیچھے کیا۔

پتہ نہیں تم مجھے معافی مانگنے کا موقع کب دو گی۔۔اور اگر میں اپنی غلطیاں گننے بیٹھوں تو کیا تم مجھے معاف بھی کرو گی۔۔

التمش سوچ کے ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا۔

عاشر مجھے نہیں پتہ اب بہت ہو گیا مجھے واپس جانا ہے میں یہاں نہیں رہ سکتی تمکین کی ہمت جواب دے گئی اور بلآخر وہ پھٹ پڑی۔۔

ہمم تم ٹھیک کہہ رہی ہو مجھے لگا تھا حصہ مانگوں گا تو کچھ ناں کچھ مل جائے گا مگر اس وقت حصہ مانگا تو جاتیاں پڑے گی بابا اور دادا جی سے اوپر سے انھوں نے مجھے تو فیکڑی انچارج بنا دیا ہے آفس میں گھسنے ہی نہیں دیتے۔۔

دیکھو عاشر یہاں ہر کوئی ہر بات پہ ٹوکتا ہے یہ مت کرو وہ مت کرو یہ نہ پہنو وہ نہ کھاؤ پلیزز یار اٹس انفف میں نہیں رہ سکتی یہاں میں تمھیں کچھ دن کا ٹائم دے رہی ہو یا تو تم میرے ساتھ چلو یا پھر یہی رہو ہمیشہ کے لیے کیونکہ میں جوائنٹ فیملی میں نہیں رہ سکتی۔۔

اچھا ٹھیک ہے کل التمش اور مام سے بات کروں گا پھر فلائٹ کی ٹکٹ کرواتے ہیں عاشر نے تمکین کو تسلی دی۔۔۔

اگلے دن اتوار تھا سوا التمش کے سب ناشتے کے بعدلاونج میں بیٹھے تھے اور فلک سب کے لیے چائے بنا کے لے آئی۔۔

بندہ باہر جاتا ہے کوئی گفٹ ہی لے آتا ہے یہاں تو لوگ سر جھاڑ منہ پھاڑ اٹھ کے آ جاتے ہیں۔۔۔شہانہ نے فلک پہ ٹونک کسی جو سب کو چائے دے رہی تھی۔۔

افف بھابھی آپ کو گفٹ چاہیے تھا مجھے بتاتی میں لے آتا آپ کے لیے ۔۔۔ابراہیم نے طنز کیا

ابراہیم بھائی آپ سے نہیں مانگا میں نے۔۔۔شہانہ کو بہت برا لگتا جب ابراہیم فلک کی وجہ سے اس پہ طنز کرتا۔

ویسے فلک یہ شکوہ شہانہ بھابھی کا بجا ہے۔۔بھئی میرے لیے بھی کچھ لے آتی۔

التمش جو تیار ہو کہ نیچے آ رہا تھا فلک سے کیے شکوے سن چکا تھا اور مسکرا کے واپس روم میں چلا گیا جا کے روم میں سے اپنا ہینڈ بیگ نیچے لے آیا۔

ارے بھئی ناراض نہ ہو سب کے لیے گفٹس لائے ہیں ہم کیوں فلک؟؟ التمش نے بیگ کھول کے سب کے سامنے رکھا اور ایک ایک آنکھ دبا کے فلک کو دیکھا بیگ میں بہت سارے پرفیومز،شالز اور کچھ سوٹ تھے۔۔

ارے فلک تم گفٹ لائی تھی تو پہلے کیوں نہیں بتایا بیٹا۔۔

کامران صاحب نے پوچھا۔

نانا جی وہ میں۔۔۔۔فلک کچھ بولنے لگی جب التمش اس کے کندھے پہ بازوں رکھ کے کھڑا ہو گیا۔

وہ اس لیے دادا جی کیوں کے میں نے اور فلک نے سوچا تھا آپ سب کو سرپرائیز دے گے کیوں فلک۔۔۔اور فلک التمش کو گھور کے دیکھنے لگی۔۔

اچھا بہت خوشی ہوئی بیٹا یہ سب دیکھ کے بہت اچھے گفٹس ہیں۔۔

یہ پرفیوم اور یہ سوٹ میری اور فلک کی طرف سے ارسہ اور نبیل کو دے دیجیے گا چچی۔۔۔التمش نے عبیرہ کی طرف گفٹس بڑھا کے سب کو حیران کر دیا۔

ارے آپ سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں کزن ہے میری ارسہ اور جو ہوا سو ہوا مجھے بھی آگے بڑھنا ہے کیا آپ سب لوگ ساتھ نہیں دیں گے میرا؟ التمش نے سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

احمر اٹھ کے التمش کے پاس آئے اور اسے گلے لگا لیا۔۔

i am really proud of you my son...

شہانہ کو سب سے بڑا شاک لگا یہ التمش اس کا غصیلوں بیٹا تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی شخص التمش میں سما گیا تھا۔۔۔

فلک پلیز مجھے ناشتہ بنا دو۔۔۔التمش نے فلک سے کہا جو ابھی بھی حیرت سے سچوایشن سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

فلک التمش کی بات سن کے کچن میں ناشتہ بنانے گئ اور کچھ سوچ کے سیب کاٹ کے لاونج میں لے آئی اور التمش کے سامنے ٹیبل پہ رکھ دیے التمش نے سیب کی پلیٹ دیکھی اور پھر فلک کو دیکھا۔

یہ کیا ہے؟؟ التمش پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

آپ کا ناشتہ ہے ویسے بھی آپ ناشتے میں سیب ہی کھاتے ہیں۔۔۔فلک نے بھی جھٹ سے جواب دیا شہانہ تو فلک کے تیور ہی دیکھتی رہ گئی۔

تم کس طرح سے التمش سے بات کر رہی ہو کچھ دن میں اپنی تہذیب بھی بھول گئی ہو کیا؟ شہانہ غصے سے فلک کو سنانے لگی۔۔

ارے شہانہ تم ریلکس کروں وہ دونوں مذاق کر رہے ہیں کیوں بچوں؟؟

احمر صاحب نے شہانہ کو باز رہنے سے ٹوکا۔

فلک میں آج پراٹھا کھاؤں گا۔۔التمش بھی اپنی ذات کا ایک تھا۔

مجھے بنانا نہیں آتا۔۔فلک نے بنا گھر والوں کا لحاظ کیے التمش کو بے پرواہی سے جواب دیا کامران صاحب اور باقی سب بھی فلک کی بات سن کے حیران تھے۔

اچھا تو مجھے چائے ہی بنا کے دے دو۔۔۔التمش نے دونوں ہاتھوں کو تھوڑی کے نیچے ٹکا کے اب کے فلک کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

میرا موڈ نہیں ہے چائے بنانے کا ابھی ابھی سب کے لیے بنا کے لائی ہو ں۔۔۔

مانو جیسے فلک نے آج قسم کھائی تھی التمش کا کوئی کام نہیں کرے گی۔

ہمم تو مجھے بریڈ انڈا بنا کے دے دو آفٹر آل مجھے ناشتہ تو کرنا ہے ناں۔۔۔

التمش نے بیچارگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

سوری مجھ سے بریڈ انڈا نہیں بن سکتا اور ویسے بھی آپ کو ناشتہ کرنا ہے ناں تو آپ اپنے ناشتے کی خود فکر کرے۔۔۔

فلک یہ کہتے ساتھ ہی شہانہ، کامران اور باقی سب کو حیرت میں مبتلا کر کے چلتی بنی۔۔

التمش مسکرا کے رہ گیا جب سب پہ نظر پڑی تو ہستے ہوئے سب کو دیکھنے لگا جو ابھی بھی حیرت میں مبتلا بیٹھے تھے۔

کیا ہوا سب ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں سب ٹھیک تو ہے ناں

التمش نے سب کو گھورتا دیکھ پوچھا۔

بیٹا یہ فلک۔۔۔کامران صاحب کچھ پوچھنا چاہ رہے تھے پھر خاموش ہو گئے۔

کچھ نہیں دادا جی وہ بس تھوری سی ناراض ہے مجھ سے۔۔وہ اس لیے کہ میں اسلام آباد سے اس کے ساتھ نہیں آ سکا تو اسی وجہ سے مجھ سے بات نہیں کر رہی بٹ ڈونٹ وری میں منا لوں گا۔۔۔

تم مناؤ گے فلک کو التمش؟؟ تم؟؟؟؟ شہانہ حیرت سے التمش کو دیکھ کے پوچھنے لگی۔۔۔

ظاہر ہے مام وہ بیوی ہے میری مجھ سے ناراض ہے میں ہی مناؤں گا۔اب دیکھیں جب آپ بابا سے ناراض ہوتی ہیں تو وہ بھی تو آپ کو مناتے ہیں۔۔

التمش نے مسکراتے ہوئے احمر کو دیکھا جو التمش کو دیکھ مسکرا دیے اور شہانہ التمش کی بات سن کے جل بھن گئی۔

اچھا التمش تم بیٹھو میں تمھارے لیے ناشتہ بنا کے لاتی ہوں۔۔عبیرہ کہتے ساتھ ہی کچن میں چلی گئی اور التمش ابراہیم صاحب سے آفس کے بارے میں بات چیت کرنے لگا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

شام میں ارسہ گھر آئی فلک روم میں تیاری کی غرض سے گئی مگر التمش پہلے سے روم میں موجود تھا۔

فلک التمش کو نظرانداز کرتی ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی اور چینج کرنے کے لیے سوٹ سلیکٹ کر رہی تھی جب التمش نے پیچھے سے آکے فلک کے چہرے کے آگے باکس کیا۔۔

اب فلک کی پیٹھ التمش کی طرف تھی اور التمش فلک کے بلکل پیچھے کھڑا تھا۔۔

جانتی ہو مجھے آنے میں اسی لیے لیٹ ہو گیا جانتا تھا سب کو ہم سے ایکسپکٹیشنز ہو نگی کہ ہم گفٹ لائے گے اور یہ ایک گفٹ میری طرف سے میری بیوٹیفل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وائف کے لیے۔۔چھوٹا سا گفٹ ہے مجھے خوشی ہو گی اگر آج تم یہ ڈریس پہنو گی تو۔۔۔

التمش نے فلک کے کندھے پہ ٹھوری ٹکاتے ہوئے کہا اور فلک ایک جھٹکے سے سائیڈ پہ ہو گی اور دونوں ہاتھ التمش کے سینے پہ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔۔

کیا ہوا فلک تم ایسا بیہو کیوں کر رہی ہو؟؟ دیکھو پلیز مجھے معاف کر دو ایک تو تم مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دے رہی اوپر سے تم نے مجھے وقار والی بات بھی نہیں بتائی خود سے۔۔جانتی ہو مجھے سن کے کتنا بڑا شاک لگا اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ تم اکیلے بنا مجھے انفارم کیے اچانک اسلام آباد سے واپس آ گئی ایسا کوئی کرتا ہے؟ التمش گہری سانس لے کے رہ گیا۔

پہلی بات مجھ سے دور رہ کے بات کیا کریں آپ کا اور میرا ایسا کوئی اچھا ریلیشن نہیں رہا جو آپ اس طرح

Intimate

طریقے سے بات کرے۔دوسری بات یہ جھوٹی تعریفوں کا مجھ پر کوئی اثر بھی نہیں ہونا جانتے ہیں کیوں کیونکہ آپ نے مجھے میری پرسنیلٹی کے بارے آگاہی پہلے ہی دے دی ہے۔تیسری بات میں آپ کو کسی بھی بات کی جوابدہ نہیں ہو کہ میں کہا اور کب جا رہی ہو۔۔۔اور رہی وقار کی بات تو مسٹر التمش احمر آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے میں اس رات کتنے کرب سے گزری تھی

کیونکہ وقار نے میری عزت سے کھیلنے کی کوشش کی اور میرے رب نے میری حفاظت فرمائی تھی مگر جانتے ہیں اس رات سے زیادہ کرب دے لمحہ میری زندگی میں کونسا تھا نہیں جانتے ناں۔۔۔

التمش آنکھوں میں افسوس اور دکھ لیے فلک کو سن رہا تھا وہ لڑکی جو جان چھڑکتی تھی التمش پہ اب اتنی نفرت سے دیکھ رہی ہے کہ التمش کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی کیا واقعی محبت تکلیف دیتی ہے؟

میں بتاتی ہو التمش وہ رات میرے لیے اس رات سے بھی زیادہ اذیت ناک تھی جب آپ نے میری ذات کی نفی کی مجھے اپنے کھیل سے آگاہی دی۔۔۔اور مجھے احساس دلایا کہ اس دنیا میں اللہ کے سوا کسی پہ بھروسہ نہ کرنا کیا پتہ کب لوگ ہاتھ سے پکڑ کے گھر سے باہر نکال دیں۔۔شروع سے یہی تو ہوتا آیا ہے میرے ساتھ جس کا دل چاہتا کہہ دیتا کوئی کہتا فلک پلیز یہاں سے جاؤ۔۔فلک کمرے سے باہر بیٹھو۔۔فلک یہاں نہیں رہے گی اور کبھی کبھی تو بنا غلطی تھپڑ بھی پڑ جاتے تھے۔میری ماں سے لیکر اب میرے شوہر تک کسی کے پاس مجھے دینے کو اسرا نہیں رہا آپ بھی تو مجھ سے آزادی چاہتے ہیں ناں۔۔تو میں بھی فیصلہ کر ہی لیا کہ فلک اب سب کو جی کے دیکھاؤ گی بنا سہارے کے اور سب سے بڑی بات بنا ڈر کے اور ویسے بھی میں اب آپ کی اس ہمدردی کا کیا کرو مجھے نہیں فرق پڑتا آپ کی کسی بھی بات سے اس لیے مجھے میرے حال پہ چھوڑ دے پلیزز۔۔فلک نے التمش کے آگے دونوں ہاتھ جوڑتے

ہوئے کہا۔

التمش کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کے گرا۔۔

فلک میرے پیار اور میری محبت کو ہمدردی کا نام تو مت دو جانتا ہوں میں مانتا ہوں میں نے تمھیں بہت اذیت دی ہے مگر میں غصے میں تھا۔۔پلیز مجھے سمجھو پلیز مجھے بہت دیر سے احساس ہوا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں مگر بر وقت احساس ہوا۔۔

التمش نے بے بسی سے فلک کو کندھوں سے پکڑ کے کہا۔

پلیززز۔۔۔فلک نے جھٹکے سے اپنے کندھوں سے التمش کے دونوں ہاتھوں کو جھٹکا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت وحبت کچھ نہیں ہوتی یہ بہت رسوا کرتی ہے اور آپ کو مجھ سے ایسے اچانک محبت کیسے ہو گئی؟؟ خدا کا واسطہ مانے میں کسی کو آپ کی برائی نہیں کروں گی میں جانتی ہو گھر میں آپ کا ایک امیج ہے اینگری ینگ میں والا میں نہیں بتاؤ گی کسی کو کہ آپ کی وجہ سے میرا کیا حشر ہوا اس لیے مجھے بہلانے کے لیے محبت کے بڑے بڑے دعوے ناں کرے ویسے بھی آپ نے ہی کہا تھا مجھ جیسی لڑکیوں کے لیے محبت ضروری نہیں۔۔۔

یہ کہتے ساتھ ہی فلک نے وارڈ روب سے بلیک کلر کا ڈریس نکالا اور واش روم میں گھس گئی۔

جبکہ التمش بے بسی سے فلک کو جاتا دیکھتا رہا جیسے اب کسی بات سے سرے سے سروکار ہی نہیں تھا۔۔

فرض ہوتے ہیں آنسوؤں کے سجدے بلند جب آزمائش کی آذان ہوتی ہے بڑا مشکل ہے ضبط کا وضو سنبھالنا بڑی لمبی یہ صبر کی نماز ہوتی ہے۔

التمش گہرا سانس فضا کے سپرد کر کے باہر چلا گیا۔۔

ارسہ اور نبیل گھر آئے ہوئے تھے سب نے بھرپور طریقے سے دونوں کو ویلکم کیا اور کامران صاحب بھی ابراہیم اور ارسہ دونوں باپ بیٹی کو ساتھ ساتھ خوش دیکھ کے پرسکون ہو گئے تھے۔۔۔

التمش باہر آیا اور نبیل سے ملنے کے لیے آگے بڑھا سب التمش کو دیکھنے لگے نبیل نے بھی التمش سے مصافحہ کیا۔

سوری ارسہ میں نے پچھلے دنوں بہت روڈ بیہو کیا تمھارے ساتھ ہو سکے تو مجھے معاف کر دو۔اب کے التمش ارسہ سے مخاطب ہوا سبراہیم صاحب نے خوش ہوتے ہوئے شہانہ کو دیکھا جو اس وقت غصہ ضبط کیے تھی۔۔

نہیں التمش سارا قصور تمھارا بھی نہیں میری بھی غلطی ہے مجھے پہلے ہی تمھیں کانفیڈنس میں لینا چاہیے تھا ہو سکے تو تم بھی مجھے معاف کر دینا پلیز۔۔ارسہ نے بھی اپنی غلطی کا عتراف کھلے دل سے کیا۔

گھر بھر میں خوشگوار ماحول بن گیا سب بہت خوش تھے اتنے میں فلک تیار ہو کے آئی بلیک ڈریس جس کے گلے پہ ریڈ اور بوٹل گرین کڑھائی کی ہوئی تھی ساتھ ہی میچنگ بلیک دوپٹہ اور بلیک ہی ٹراؤزر زیب تن کیا تھا فلک پہ بلیک رنگ اسکے چہرے کی رونق کو مزید بڑھا رہا تھا۔

ارےفلک ادھر آؤ وہاں کیوں کھڑی ہو۔۔عبیرہ نے فلک کو اپنے پاس بلایا۔

ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ارسہ تعریف کیے بنا نہ رہ سکی۔

التمش کی نظر فلک کے چہرے پہ ٹھہر سی گیٔ جبکہ فلک نے التمش کو سرے سے ہی نظرانداز کر دیا تھا۔

جانتے ہو التمش تمھیں اتنی اچھی لڑکی ملی میں جتنی تعریف کرو کم ہے۔۔۔ عبیرہ نے فلک کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

جی چچی اس میں کوئی شک نہیں آپ سہی کہہ رہی ہیں۔۔التمش فلک کو دیکھتے ہوئے بولا جو کہ اب بھی اس کو نہیں بلکہ ارسہ کو کسی بات جواب دینے میں مصروف ہو گئی تھی۔رات کا کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا ارسہ اور نبیل نے سب سے اجازت لی اور باقی سب بھی سونے کو چلے گۓ سوا فلک کے جو ابھی بھی لاونج کے صوفے میں بیٹھی تھی۔

فلک تم ابھی تک یہاں بیٹھی ہو بیٹا روم میں کیوں نہیں گئی۔۔ابراہیم صاحب جو باہر تک ارسہ کو چھوڑنے گۓ تھے واپسی پہ فلک کو اکیلا صوفے پہ بیٹھا

دیکھ وہاں آ کے اس کے ساتھ بیٹھ گ ئے۔

ماموں مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے یہاں بیٹھ گئی۔۔

اچھا چلو اسی بہانے بہت دنوں بعد اب ہم بہت ساری باتیں کرے گے۔۔
ابراہیم صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بیٹا اگر اجازت ہو تو کچھ پوچھو آپ سے؟؟ ابراہیم نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

جی ماموں۔۔

آپ خوش تو ہیں ناں التمش کے ساتھ۔۔۔جانتا ہو بہت دیر سے پوچھ رہا ہوں مگر اب تک میں خود ارسہ کی وجہ سے پریشان تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ماموں مجھے گھر مل گیا اسرا مل گیا اگر خوشی ان سب چیزوں میں ہے تو میں بہت خوش ہو کیونکہ پہلے میرے پاس گھر نہیں تھا اب گھر ہے اسرا بھی مل گیا اب مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔

فلک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

بیٹا اس کا مطلب آپ خوش نہیں ہو اور التمش آپ کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتا۔۔

ماموں کچھ چیزیں بہت دیر سے ملتی ہیں جب چاہ مر جائے شاید میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔۔ماموں کیا میں آپ سے کچھ مانگو ؟ اجازت ہے؟

ہاں بیٹا مانگو تمھارا پورا حق ہے۔۔

ماموں مجھے جاب کرنی ہے اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا چاہتی ہوں کیا آپ میرے لیے کچھ کر سکتے ہیں۔

مگر کیوں بیٹا آپ مجھے بتاؤ آپ کو کتنے پیسے چاہیے میں دیتا ہوں۔۔

ماموں بات پیسے کی نہیں ہے مجھے کچھ

Achieve

کرنا ہے لائف میں میں خود کے لیے کچھ کرنا چاہتی ہوں میں بھی خود کو ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔فلک ایک دھن میں بولے جا رہی تھی۔

ٹھیک ہے بیٹا میں آپ کے لیے جاب ڈھونڈوں گا آپ فکر نہ کرے اور مجھے خوشی ہے کہ آپ کچھ

Achieve

کرنا چاہتی ہو۔۔۔ابراہیم صاحب نے مسکرا کے فلک کے سر پہ ہاتھ رکھا جانے کیوں آ ج ابراہیم صاحب کو فلک بدلی بدلی لگی یہ وہ فلک نہیں تھی جو ڈرتے ڈرتے بات کرتی تھی یہ تو بہت بہادر اور کانفیڈینٹ فلک ہے خیر جو بھی ہے یہ بات فلک کے حق میں بہت اچھی ہے ابراہیم صاحب سوچ کے مسکرا دے۔۔

اس دن کے بعد فلک نے التمش سے بات تو دور کی بات اس کے سامنے بھی کم کم جاتی تھی اس کے جاگنے سے پہلے اٹھتی اور اس کے سونے کے بعد روم میں جاتی تھی۔التمش بہت دیر تک فلک کا انتظار کرتا مگر فلک کمرے میں جانے کب آتی تھی۔

آج اتفاق سے التمش آفس جلدی نہ جا سکا کیونکہ عاشر اس کے روم میں آیا کچھ ضروری بات کرنے آیا تھا۔۔

کیا بات ہے بھائی؟ کوئی پریشانی ہے مجھے بتائے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش میں تمکین کو سمجھا سمجھا کے تھک گیا ہو وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی اور ویسے بھی اتنا وقت یہاں رہنے کی وجہ سے میری جاب بھی چلی گئ ہے مجھے تم سے ایک فیور چاہیے۔۔

کیسی فیور بھائی ؟ التمش کو تشویش ہوئی۔

مجھے میرا حصہ دلوا دو پراپرٹی میں جو میرا حصہ ہے اس سے میں امریکہ میں اپنا بزنس سٹارٹ کروں گا پلیز یار یہی ہلیپ کر دو۔۔۔عاشر نے التمش کی منت کی۔۔

میں آپ کو حصہ دلوا دوں؟؟ التمش نے انگلی کا اشارہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

ہاں بھائی گھر پہ سب تمھاری سنتے ہیں تمھاری بہت مانی جاتی ہے اس لیے تم سے کہہ رہا ہوں۔۔

بھائی آپ اس طرح حصہ مانگ رہے ہیں جب کے میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔۔آپ اس بارے میں بابا سے بات کرے۔۔

التمش نے اپنی طرف سے مشورہ دیا۔

بابا سے اور میں بات کروں جانتے ہو بابا مجھے حصہ تو دور کی بات حصے کا ح بھی نہیں دے گے پلیز یار کچھ کر میرے لیے پلیزز۔۔۔

اچھا بھائی ایک کام کرے آپ مام سے بات کرے مجھے پورا یقین ہے پہلے کی طرح وہ آپ کی مدد ضرور کرے گی۔۔۔

پہلے کی طرح مطلب؟؟ میں سمجھا نہیں۔۔۔عاشر کو سچ میں سمجھ نہیں آئی۔

بھائی پہلے بھی مام اور آپ نے مجھے بنا بتائے تمکین اور آپ کا نکاح پڑھوا دیا تھا تو بہتر ہے اب بھی آپ مام سے ہی ہلپپ لیں وہ آپ کی مدد ضرور کرے گی۔۔۔التمش یہ کہتے ساتھ ہی دروازہ کھول کے باہر جانے لگا جب فلک روم کے دروازے کے باہر کھڑی نظر آئی۔التمش فلک کو دیکھ حیران ہوا۔۔

فلک ہچکچائی۔۔

وہ۔۔میں چینج کرنے آ رہی تھی میں نہیں جانتی تھی عاشر بھائی اور آپ اندر

ہیں۔۔اتنے میں عاشر بھی باہر آ گیا۔

ٹھیک ہے التمش اب میں مام سے ہی بات کروں گا۔۔۔

عاشر کہہ کے چلا گیا۔

اور التمش نے فلک کو بازوں سے پکڑا اور روم میں لے جا کے دروازہ بند کر دیا۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے التمش !!!فلک زور سے چلائی۔

اور جو تم اتنے دنوں سے کر رہی ہو وہ سب کیا ہے؟ میرے آفس جانے کے بعد روم میں آتی ہو اور میرے سونے کے بعد پتہ نہیں کب آتی ہو؟ کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے فلک۔۔۔سمجھنے کی کوشش کرو میں بہت اذیت میں ہوں مجھے معاف کردوں پلیز۔ایک غلطی تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی؟؟

نہیں التمش میں آپ کو معاف نہیں کر سکتی کیونکہ معافی غلطی کی ہوتی ہے خود سے دی ہوئی اذیت کی نہیں اور جب جب آپ مجھے نظر آتے ہیں مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے کہ میں نے آپ سے محبت کی تھی۔۔

التمش بے بسی کی انتہا پر تھا اب اس سب کے بعد کیا کہتا۔۔

اس لیے میں نے سوچ لیا ہے کہ مجھے کیا کرنا۔۔۔فلک نے خود ہی بات کر

www.neweramagazine.com

کے التمش کو جواب دیا۔

اچھا تو مجھے بھی بتاؤ کیا سوچا تم نے میں بھی تو سنوں۔۔۔التمش نے سینے پہ بازو باندھتے ہوئے کہا۔

التمش آپ مجھے طلاق دے دیں۔۔فلک نے التمش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور التمش بے یقینی سے فلک کو دیکھنے لگا۔

تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے پاگل تو نہیں ہو گئی میں تمھیں کسی صورت طلاق نہیں دوں گا۔۔۔التمش نے غصے سے فلک کو گھورا۔

مگر میں اب مزید آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی اور مجھے ہر حال میں طلاق چاہیے۔۔

تم یہ کوشش بھی کر لو فلک میں کسی صورت تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ التمش غصہ ضبط کرتے باہر چلا گیا اور فلک سر پکڑ کی بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی۔۔۔

فلک دو پہر کو کچن میں اپنے لیے چائے بنا رہی تھی جب شہانہ نے کچن میں آ کے فلک کو اس کے لیے بھی چائے بنانے کا حکم دیا۔

فلک نے اپنی چائے کپ میں ڈال کے لاونج میں جا کے بیٹھ گئ جہاں تمکین اور عبیرہ ڈرامہ دیکھ رہے تھے۔۔

تم یہاں آ کے بیٹھ گئی ہو اور مجھے چائے کون دے گا ؟؟شہانہ فلک کے سر پہ کھڑی ہو کہ چلانے لگی۔

آپ مجھ سے بات کر رہی ہیں ؟؟فلک نے انگلی کا اشارہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

نہیں تمھارے فرشتوں سے بات کر رہی ہو مجھے چائے لا کے دو۔۔

میں کیوں آپ کو چائے لا کے دوں؟ پچھلی بار تو آپ کے بیٹے نے آپ کو چائے بنا کے دی تھی یاد کرے ہمارے مری جانے پہلے کچھ یاد آیا؟؟ فلک نے شہانہ کو اسی کے انداز میں جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم تمھاری اتنی ہمت تم میرے سامنے زبان چلاؤ منحوس لڑکی۔۔۔شہانہ نے ہاتھ ہوا میں لہراکے فلک کو تھپڑ مارنا چاہا جب فلک نے شہانہ کا ہاتھ بیچ میں ہی پکڑ لیا۔۔

عبیرہ اور تمکین فلک کی دیدہ دلیری دیکھ حیران تھی۔۔مانو پانی میں رہ کے فلک نے مگر مچھ سے بیر لے لیا ہو وہی شہانہ ہکا بکا کھڑی تھی۔۔۔

نہیں مسزز شہانہ احمر آج سے پہلے میں تھپڑ اس لیے کھا لیتی تھی کیونکہ میں اپنے آپ کو بے مول سمجھتی تھی اور آپ سب کے احسانوں کا بدلہ چکانا چاہتی تھی مگر وقت نے مجھے سکھایا کہ میں کون ہوں جاننا چاہتی ہیں میں کون ہو ؟؟؟ فلک نے شہانہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا۔

میں فلک ارحم ہوں جانتی ہیں فلک کا مطلب کیا ہے؟؟ آسمان اور آسمان کے بنا زمین کی اہمیت بے معنی ہوتی ہے اب تک میں اپنی اہمیت سے واقف نہیں تھی اب پتہ چلا کہ میں کتنی مہنگی ہو ں اور آگے بھی پڑ سکتی ہو اگر آپ نے اپنے مزاج نہ بدلے تو۔۔۔فلک کہتے ساتھ ہی کمرے میں چلی گئ اور شہانہ غصے سے آگ بگولہ ہوتی کامران صاحب کے پاس چلی گئی۔۔۔

فلک جانتی تھی التمش اس سب بات کو سننے کے بعد اس پہ بھڑکے گا اور پھر اسے طلاق دے دے گا کیونکہ التمش اپنی مام سے بہت پیار کرتا ہے اور ان کی انسلٹ اسے کسی صورت برداشت نہیں ہے۔۔

NEWERAMAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم یہ سب کیا کہہ رہی ہو میری معصوم سی نواسی پر الزام لگا رہی ہو؟؟ کامران صاحب کو شہانہ کی بات پہ یقین نہ آیا۔۔

آپ بے شک تمکین اور عبیرہ سے پوچھ لیں یہ بھی وہاں موجود تھی۔۔

ہاں بھئ بتاؤ تم دونوں کیا شہانہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔

جی دادا جی فلک تو بہت ہی عجیب بیہو کر رہی تھی۔۔تمکین خود حیران تھی۔

چھوڑے نہ بھابھی بچی ہے ہو گی کسی بات پہ اپ سیٹ کیوں فکر کر رہی ہیں۔۔عبیرہ نے فلک کی فیور کرنی چاہی۔

ہاں میرے خیال سے اس کو ارم کی یاد آ رہی ہو گی شہانہ بیٹا تم در گزر کرو بچی ہے معاف کر دو۔۔کامران صاحب نے صلاح دی۔

ہر گز نہیں آپ کچھ نہیں کہے گے اسے تو اب آنے دے التمش اور احمر کو میں بتاؤ گی انھیں کہ کیا عزت ہے میری اس گھر میں۔۔۔

شام میں التمش احمر اور پورے گھر کے لوگوں کے سامنے شہانہ نے رو رو کے گھر سر پہ اٹھا لیا تھا۔۔

خوف خدا کرو شہانہ بچی ہے اگر اس نے چائے نہیں ڈال دی تھی تو خود ڈال لیتی اس طرح گھر کو سر پہ اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔احمر صاحب نے الٹا شہانہ کو ہی ڈانٹا۔

ہاں آپ بھی مجھے ہی غلط کہیں میری کوئی عزت نہیں ہے کیا ؟شہانہ نے روتے ہوئے کہا۔

مام میں آپ سے فلک کی طرف سے معافی مانگتا ہو انفیکٹ اور بھی کسی سے اس نے کچھ کہا ہو تو پلیزز اس کو معاف کر دے۔۔التمش نے شہانہ کے آگے ہاتھ جوڑ کے فلک کی طرف سے معافی مانگی۔۔

شہانہ جو یہ سوچ بیٹھی تھی التمش فلک کی عزت افزائی کر کے اسے شہانہ کے سامنے لا کھڑا کرے گا اور معافی منگوائے گا اس کے برعکس التمش معافی مانگ کے کمرے میں چلا گیا۔

کیا خوب ہوتا جو تم درگرز کرلیتی شہانہ بیٹا۔۔کامران صاحب بھی نفی میں سر ہلا کے چلے گ ئے۔۔

☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘

فلک مزے سے صوفے پہ براجمان تھی اور کوئی ناول پڑھنے میں مگن تھی۔۔

التمش کمرے میں آیا اور فلک کو نظرانداز کر کے ڈریسنگ روم میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد جینچ کر کے فریش ہو کر باہر آیا اور آتے ساتھ ہی فلک کے سر پہ کھڑا ہو گیا۔

فلک مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔التمش نے فلک سے کہا جو مزے سے کتاب گردان رہی تھی۔۔

میں کانوں سے سن سکتی ہو فرمائے کیا کہنا ہے۔۔فلک نے ڈھیٹائی سے جواب دیا۔

التمش نے غصے سے فلک کے ہاتھ سے کتاب چھین لی۔۔

پہلے میری بات پورے دھیان سے سن لو کوشش اچھی کی تھی ماں سے بدتمیزی کروں گی مجھے غصہ آئے گا اور میں تمھیں چھوڑ دوں گا۔۔مگر صرف تمھارے خوابوں میں کیونکہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔۔۔

التمش نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور دماغ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ٹیبل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہ رکھا پانی کے جگ کو ہی منہ لگا لیا۔۔

فلک حیرت سے التمش کو گھورنے لگی پانی پینے کے بعد التمش فلک کو دیکھ کے مسکرا دیا۔

دیکھو فلک اپنی فضول کی ضد چھوڑ دوپلیززز۔۔۔تم یہ طلاق جیسی ناجائز ڈیمانڈ چھوڑ دوپلیزز۔۔میں نے بہت غلط کیا مگر مجھے بہت افسوس ہے اس بات کا میں ہر طرح سے ازالہ کروں گا اور سچے دل سے کروں گا یار پلیز میری محبت کو اتنا بے مول نہ کرو کم سے کم تم اپنی تذایب نہ بھولو تم ایسی بلکل بھی نہیں ہو کے بڑوں سے بد تمیزی کرو۔۔۔

مجھے اب آپ کے سہارے کی ضرورت نہیں رہی التمش پلیز مجھے بخش دے ہاں میں نے بدتمیزی کی ہے ممانی سے اس کا مجھے افسوس بھی ہے مگر آپ نے مجھے مجبور کر دیا ہے یہ سب کرنے کے لیے پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔۔فلک بھی التجائیہ انداز میں بولی۔

میں اب زندگی میں آگے بڑھنا چاہتی ہوں مجھے آپ بے مول نہ کرے ویسے بھی مجھے اب پتہ ہے مجھے آگے بڑھنا ہے تو بڑھنا ہے۔۔

فلک اٹل انداز میں بول کے چلتی بنی۔

التمش کو فلک کی اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔۔

جلد پتہ چل جائے گا آپ کو ہی نہیں سب کو اس لیے انتظار فرمائے۔۔فلک یہ کہہ کے صوفے سے اٹھی اور واش روم کی طرف چلی گئی جبکہ التمش سر پکڑ کے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔

اب پتہ نہیں کونسی نئ آزمائش تیار کر رہی ہے میرے لیے!! التمش بس سوچ کے رہ گیا۔۔۔

تم اپنا حصہ نہیں لے سکتے اور وہ فلک کو دیکھو شہانہ آنٹی کے سامنے کیسے شیرنی بنی تھی پلیزز عاشر اب بہت ہو گیا تم ابھی جا کے حصے کی بات کرو پلیزز۔۔۔

اچھا جا رہا ہوں۔۔۔عاشر تمکین کی پڑھائی پٹی پہ عمل کر کے شہانہ کے کمرے میں گیا احمر واش روم میں تھے جبکہ شہانہ اکیلی بیٹھی تھی۔

ارے عاشر آؤ ناں مجھے یقین تھا ایک تم ہو جو مجھے سمجھو گے دیکھو ناں التمش جب سے واپس آیا ہے کتنا بدل گیا ہے اور تم بھی مجھے بلکل اگنور کر رہے ہو اچھا لگا آج تم آئے۔۔

مام مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔عاشر نے تمہید باندھی۔۔

بولو بیٹا کیا بات ہے ؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مام وہ ڈیڈ سے بات کرے مجھے میرا حصہ چاہیے پراپرٹی میں سے۔۔احمر جو واش روم سے باہر آئے ان کے کانوں میں عاشر کے آخری الفاظ پڑھ چکے تھے۔

دماغ تو درست ہے تمھارا تم یہاں کس حق سے حصہ مانگنے آئے ہو؟؟

احمر صاحب غصے سے آگ بگولہ ہو گئے۔

احمر آپ ریلکس کرے میں عاشر سے بات کرتی ہوں۔۔شہانہ نے احمر کو طیش میں آتے دیکھ بات سبھا لی۔

نہیں مام اچھا ہی ہو ابابا نے سب سن لیا مجھے میرا حصہ دے دیں تاکہ میں امریکہ میں اپنا بزنس شروع کر سکوں۔۔

کس بات کا حصہ مانگ رہے ہو جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے کمپنی جوائن کیے اورآئے بڑے حصہ مانگنے میں تمھیں بلکل بھی حصہ نہیں دونگا سمجھے تم اور کس بات کا حصہ تم نے بزنس کے لیے کیا کیا ہے جو تم ایسی ڈیمانڈ کر رہے ہو ؟؟احمر صاحب شدید غصہ ہو گئے۔۔

دیکھیے بابا آپ مجھے آرام اور اطمینان سے حصہ دے دیں میں چلا جاؤں گا ورنہ۔۔۔عاشر نے دھمکی والے انداز میں بات کی۔

ورنہ کیا؟؟؟ ہاں ورنہ کیا بولو؟؟؟ احمر صاحب آؤٹ آف کنڑول ہوگئے اور

چلانے لگے۔

ورنہ میں آپ پہ کیس کر کے ہی سہی اپنا حصہ لے کے ہی جاؤں گا۔۔عاشر کی اس بات نے احمر تو احمر شہانہ کو بھی شدید دھچکا پہنچایا۔

تم مجھے دھمکی دو گے بے غیرت انسان۔۔۔احمر صاحب نے عاشر کے منہ پہ تھپڑ جڑ دیا۔

بس بابا بہت ہو گیا اب مزید میں بے عزتی برداشت نہیں کروں گا آپ میرے راستے کی رکاوٹ بن گ ۓ ہیں اور مجھے اپنے راستے صاف کرنے آتے ہیں۔۔عاشر یہ کہہ کے باہر چلا گیا جب کے عاشر کے الفاظ احمر کے دل کو تیر کی طرح چبھے اور اس کا نتیجہ یہ نکلا احمر کے دل میں درد کی شدید ٹیس اٹھی شہانہ احمر کی حالت دیکھ التمش کو پکارنے لگی۔۔۔

ناں صرف التمش بلکہ ابراہیم اور عبیرہ بھی شہانہ کے چیخنے چلانے پہ دوڑتے ہوئے آئے۔۔

بابا کیا ہوا؟ احمر صاحب کی حالت کو دیکھ التمش دوڑتے ہوئے ان کے قریب آیا۔

التمش تم جاؤ جلدی گاڑی نکالو بھائی کو ہاسپٹل لے کے چلنا ہو گا۔۔ابراہیم صاحب نے احمر صاحب کی حالت کے پیش نظر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش اور ابراہیم احمر کو ہاسپٹل لے آئے۔۔

ڈاکٹرز کے مطابق احمر کو مائیز ہارٹ اٹیک ہوا تھا جو کہ آگے کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا گھر پہ شہانہ کا رو رو کے برا حال تھا جبکہ عبیرہ پریشان بیٹھی تھی۔

کیا کرے بھابھی ابا جی کو بتائیں یا نہ بتائیں۔۔۔عبیرہ نے شہانہ سے مشورہ لیا۔۔۔

ابا جی دوا لے کے سوئے ہوئے ہیں ان اس وقت اچانک ایسی خبر دینا ٹھیک نہیں۔۔شہانہ نے اپنے طور پہ بہترین مشورہ دیا۔۔

ویسے بھابھی عاشر سے مجھے اس طرح کی امید تھی ایسے اچانک کوئی اس طرح بھی بڑوں سے بات کرتا ہے کیا ؟؟

تم ٹھیک کہہ رہی ہو عبیرہ۔۔۔عاشر نے آج میرا سر بھی شرم سے جھکوا دیا اور تو اور ابھی تک بیوی کے پلو سے لگا بیٹھا ہے یہ نہیں ہوا جا کے باپ کو دیکھ آئے۔۔۔شہانہ روتے روتے عبیرہ سے اپنا دل ہلکا کر رہی تھی۔

فلک اچانک باہر آئی عبیرہ اور شہانہ کو پریشان دیکھ کر اسے تشویش ہوئی۔۔

کیا بات ہے مامی؟ سب ٹھیک تو ہے آپ دونوں پریشان لگ رہی ہیں؟؟

ہنہہ تمھیں ہماری پریشانی سے کیا تمھارا بلا سے کوئی مر بھی جائے تو تم نے

کونسا پوچھ لینا ہے۔۔۔شہانہ اپنے طنز اور تانو سے باز نہ آئی۔

ایسی بات نہیں ہے مامی میں جانتی ہو آپ ناراض ہیں مجھ سے مجھے آپ سے ایسا بیہو نہیں کرنا چاہیے تھا پر آپ ہی بتائے ایک انسان کتنا سہے کتنا سنے آپ بتائے آپ سے آج ایک دن کی میری یہ باتیں اور بیہو برداشت نہ ہوا۔۔تو آپ کب سے میرے ساتھ یہ سب کر رہی ہیں مگر میں نے آج تک آپ سے بدتمیزی نہیں کی آپ بڑی ہیں میری مجھے مار بھی دے گی تو افف نہیں کروں گی۔۔مگر جو کچھ میرے ساتھ ہوا وہ بھی سہی نہیں تھا۔۔۔فلک نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو جسٹیفائی کر گئی تھی۔۔۔

فلک شہانہ اس وقت پریشان ہے بیٹا وہ کیا ہے ناں کہ احمر ماموں کو مائیز ہارٹ اٹیک ہوا ہے اس لیے ہم دونوں یہاں بیٹھے ہیں۔۔عبیرہ نے شہانہ کا سر مزید جھکتے دیکھ معاملہ سنبھالنا چاہا۔

کیا ماموں کو ہارٹ اٹیک ہوا ؟؟ کب ہوا ؟ کیسے ہوا کہاں ہیں ماموں ؟فلک بے چین سی ہو گئی تھی۔۔

بیٹا اب وہ بہتر ہے التمش اور ابراہیم ہاسپٹل لے کہ گ ئے ہیں تم فکر نہ کرو۔۔عبیرہ نے تسلی دی۔

فلک بھی پریشان سی شہانہ کے برابر صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔

صبح کے وقت التمش نے تسلی بخش خبر دی اب احمر صاحب کو روم میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شفٹ کر لیا گیا تھا۔

فلک نماز پڑھ کے دونوں ممانیوں کے لیے چائے بنا لائی ساتھ ہی ہاسپٹل لے جانے کے لیے ناشتہ تیار کرنے لگی۔۔

ممانی میں نے ماموں اور التمش کے لیے ناشتہ بنایا ہے آپ جا رہی ہیں تو لیتی جائے۔۔فلک نے شہانہ سے کہا۔

شہانہ فلک کو دیکھنے لگی اور گہرہ سانس لے کے رہ گئی۔۔

ٹھیک ہیں دے دومیں لے جاؤ گی۔۔

شہانہ اور عبیرہ ڈرائیور کے ساتھ ہاسپٹل روانہ ہو گئی جبکہ فلک گھر کے باقی افراد کے لیے ناشتہ تیار کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کامران صاحب ناشتے کے لیے ٹیبل پہ آ گئے۔۔

ارے فلک بیٹا آج گھر بھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے بھئی سب لوگ کہاں ہیں؟

نانا جی وہ سب ہاسپٹل گئے ہیں۔۔فلک نے ہچکچاتے ہوئے کامران صاحب کو بتایا۔۔

کیا؟ کیوں؟ سب خیریت تو ہے ناں؟؟ کامران صاحب پریشان ہوئے۔

ہاں۔۔وہ نانا جی پلیز آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہے۔۔

فلک دیکھو بیٹا مجھے بتاؤ سب ٹھیک تو ہے؟ کامران صاحب کو فلک کی ہچکچاہٹ سے تشویش ہوئی۔

ہاں وہ احمر ماموں کو مائیز ہارٹ اٹیک ہوا تھا رات میں مگر اب بہت بہتر ہیں۔۔فلک نے ڈرتے ڈرتے سب بتا دیا۔۔

کیا میرا بیٹا ساری رات بیمار رہا اتنی اذیت میں تھا اور مجھے کسی نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔کامران صاحب کو دکھ اور افسوس ہوا۔

نہیں نانا جی پلیز ایسا نہ سوچے ایسی بات نہیں ہے آپ رات میں دوا لے کے سوتے ہیں اس لیے آپ کو پریشان نہیں کیا۔۔فلک نے کامران کے پاس آ کے ان کے ہاتھ پکڑ کے انھیں تسلی دی۔

اب کیسا ہے احمر؟مجھےاس کے پاس لے چلو۔۔کامران صاحب بے چین ہو گ‍ئے۔

اب ٹھیک ہیں احمر ماموں آپ ناشتہ کر لیں پھر ساتھ چلتے ہیں۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں کھانا مجھے میرے بیٹے کے پاس لے چلو۔۔

نانا جی اگر آپ بنا ناشتہ کیے گ‍ئے ناں تو سب مجھ پہ بھڑکے گے اور سب مجھے باتیں سنائے گے کہ میں نے آپ کو ناشتہ کرنے سے پہلے کیوں بتایا پلیز آپ ناشتہ کر لیں پلیزز۔۔۔فلک نے التجا کی۔

اچھا ٹھیک ہے مگر پھر ہم چلے گے ناں؟؟

جی پکا پھر ہم دونوں چلے گے۔۔

فلک اور کامران صاحب ہاسپٹل پہنچے التمش ریسپشن پہ بلزز کلیئیر کروا رہا تھا کامران صاحب کو دیکھ حیران ہوا۔

دادا جی آپ یہاں کیسے؟ ابھی التمش پوچھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے فلک کو آتے دیکھا۔

جانے اس لڑکی میں عقل کب آئے گی؟؟ التمش منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

کیا بات ہے؟ میں اب اپنے بیٹے کو دیکھنے بھی نہیں آ سکتا ؟ اور تم سب لوگوں نے رات کو ہی مجھے کیوں نہیں بتایا؟ مجھے اتنا پرایا کر دیا م سب نے مل کر۔۔کامران صاحب غصہ ہوئے۔۔

التمش کا سر جھک گیا۔

سوری دادا جی مگر آپ کی طبیعت کے پیشِ نظر آپ کو نہیں بتایا آپ ہمارے بڑے ہیں اور آپ کا پورا حق ہے۔۔التمش کیسے سمجھاتا یہ سب ان کے لیے ہی کیا ہے۔۔

ہاں دیکھ لیا کتنا بڑا ہوں خیر مجھے میرے بیٹے سے ملنا ہے۔۔کامران صاحب

ابھی بھی ناراض تھے۔

دادا جی اور فلک کو التمش ہاسپٹل کے پرائیوٹ روم کی طرف لایا دادا جی آگے اندر چلے گۓ جبکہ فلک ابھی اندر جانے لگی تھی کہ التمش نے پکڑ کے اسے باہر کیا۔۔

کیوں میڈم اس طرح کی سمجھداری دیکھانے کا کس نے کہا تھا؟؟ التمش نے آنکھیں روم کی طرف گھما کے فلک کو کہا۔

وہ دادا جی کا بھی پورا حق ہے جاننے کا کہ ان کا بیٹا کیسا ہے۔۔۔فلک پہلے تو ڈر گئی مگر پھر اعتماد کے ساتھ التمش کو جواب دینے لگی۔۔

اور ویسے بھی وہ ایک رات کے جاننے کے بعد اتنا ناراض ہیں اور لیٹ بتاتے تو جانے اور کتنا ناراض ہوتے۔۔فلک نے اپنی طرف سے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔

ویسے میرے ساتھ رہ کے سمجھدار ہو گئی ہو۔۔۔التمش نے ستائشی انداز میں اپنا کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

منہ دھو رکھے اپنا۔۔آپ کے ساتھ رہ کے ایسی نہیں ہوئی۔۔فلک نے منہ بگاڑ کے کہا۔التمش کو فلک کے انداز پہ ہنسی آگئی۔

شرم نہیں آتی آپ کو ماموں بیمار ہیں اور آپ ہنس رہے ہیں۔

مسز آپ کے ماموں کو ڈاکٹرز نے خوش رہنے کو کہا ہے تو میں کیوں دکھی ہوں اور ویسے بھی مجھے خوش رہنے کا پورا حق ہے جس شخص کو صبح صبح بیوی کے ہاتھ کا بنا گرم گرم ناشتہ ملے وہ خوش کیوں ناں ہو؟؟؟ التمش نے دیوار پہ ہاتھ رکھ کے فلک کی طرف جھک کے کہا فلک تھوڑا پیچھے ہوئی۔

وہ۔۔۔میں نے آپ کے لیے نہیں بنایا تھا ابراہیم ماموں کے لیے بنایا تھا۔۔ فلک نے نظریں جھکا کے بولا ویسے بھی وہ التمش کے اتنا قریب ہونے سے نروس ہو رہی تھی۔

تم آج اتنی اچھی کیوں لگ رہی ہو؟؟؟ التمش نے بھرپور طریقے سے فلک کو دیکھتے ہوئے کہا جس نے ریڈ اور وائٹ کلر کا پرنٹ سوٹ زیب تن کیا تھا۔ فلک گھور کے غصے سے التمش کو دیکھنے لگی۔

آپ کو شرم نہیں آتی ایک تو ماموں بیمار ہیں دوسرا آپ اس وقت ہاسپٹل میں کھڑے ہیں اور تیسرا۔۔۔ابھی فلک کچھ اور بولتی کہ التمش نے فلک کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی تھی۔۔

شش !!!تم ایک دو تین ایسے بولتی ہو جیسے باتیں گن کے کرتی ہو مجھ سے تم دل کھول کے بولا کرو شوہر ہوں تمھارا تمھیں حق ہے بہت ساری باتیں کرنے کا۔۔ناں کے ایک بات دوسری بات تیسری بات کرنے کا۔۔۔التمش فلک کے چہرے کے مزید قریب چہرہ کرتے ہوئے بولا فلک گھبرا گئی اور التمش

کا سائیڈ پہ رکھا ہاتھ جھٹک کے روم میں بھاگ گئی جہاں کامران سب کے ساتھ خوش گپیوں میں مگن تھے۔

نانا جی آپ مان گئے آپ تو ناراض تھے سب سے۔۔۔فلک حیرت سے بولی ابراہیم، احمر اور عبیرہ مسکرا دیے۔

ارے بیٹا اپنے بچوں سے بھی بھلا کوئی ناراض ہوتا ہے۔۔

کامران صاحب کی بات پہ فلک بھی مسکرا دی۔

اگلے دن احمر صاحب کی طبیعت کے پیش نظر ڈاکٹرز نے ان کو ڈسچارج کر دیا تھا۔عاشر اور تمکین کے سوا سب احمر صاحب کے کمرے میں موجود تھے۔۔

اچھا ویسے یہ موقع تو نہیں ہے ایسی بات کرنے کا مگر مجھے پھر بھی آپ سب بڑوں کی اجازت چاہیے۔۔فلک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

ابراہیم صاحب سمجھ گئے کے فلک کس بات کی اجازت مانگ رہی ہے۔۔

کیسی اجازت بیٹا آپ کھل کے بولو کیا بولنا ہے۔۔کامران صاحب نے پوچھا۔

وہ بابا دراصل فلک کو کالج میں جاب آفر ہوئی ہے فلک ویسے بھی ایم۔اے انگلش کر چکی ہے تو اس نے مجھ سے اجازت لے کے اپلائے کیا تھا۔۔ابراہیم صاحب نے فلک کی پریشانی دور کی جبکہ التمش فلک کی بات پہ بے حد حیران

ہوا۔

ارے یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ہمیں کیا اعتراض ہو گا ارسہ بھی تو ڈاکٹر ہے جب اس کو منع نہیں کیا تھا تو تم تو اور بھی معتبر فیلڈ سلیکٹ کر چکی ہو۔۔مگر ہاں تم التمش سے پوچھ لو اسے کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔کامران صاحب نے مسکرا کے کہا۔

التمش بلکل سائیڈ پہ کھڑا تھا۔۔

جب بتانا ضروری نہیں سمجھا دادا جی تو اجازت کیسی؟ جو دل کرے فلک کر سکتی ہے۔۔التمش کو بہت افسوس ہوا فلک نے التمش سے جاب کا ذکر تک نہیں کیا تھا۔۔

ارے بیٹا ناراض نہ ہو بھول گئی ہو گی۔۔احمر صاحب نے کہا التمش ہلکا سا مسکرا دیا جبکہ اس سارے معاملے میں شہانہ خاموش رہی فلحال نہ وہ فلک کے حق میں تھی اور نہ ہی اس کے خلاف تھی اس وقت ان کی پریشانی کا مرکز ان کا بڑا بیٹا تھا جو کہ باپ کی اس حالت کا ذمہ دار تھا۔۔

تو پھر ٹھیک ہے ناناجی کل مجھے جوائن کرنا ہے۔۔فلک نے بات کامران صاحب سے کی جبکہ کے دیکھ التمش کو رہی تھی جیسے بس اسے انفارم کرنا ہو۔۔

خوش رہو بیٹا خوب ترقی کرو۔۔کامران صاحب نے دعا دی۔۔

التمش وہاں سے خاموشی سے چلا گیا فلک جانتی تھی التمش کو اس کا جاب کرنا بلکل بھی پسند نہیں آئے گا مگر وہ اب وہ سب کچھ کرے گی جس کی مخالفت التمش کرے گا۔۔

عاشر تم سے اتنا نہ ہوا باپ بیمار ہے آ کے پوچھ جاؤ مگر نہیں تم کیوں پوچھو گے تمھیں تو حصہ چاہیے۔۔

شہانہ لاونج میں بیٹھی تھی جب عاشر اپنے روم سے دندناتہ ہوا باہر آیا۔۔

پلیزز مام اب آپ اپنے لیکچرز اپنے پاس رکھے۔۔۔مجھے مت سنائے بیمار ہی ہوئے ہیں ناں کوئی مرے تو نہیں ہیں ؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کامران صاحب واک کر کے اندر آ رہے تھے جب عاشر کے الفاظ ان کے کانوں میں پڑے۔۔

عاشر تم اتنے گر جاؤ گے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کوئی اپنے باپ کے بارے میں ایسی باتیں کرتا ہے۔۔کیا کچھ نہیں کیا میں نے تمھارے لیے اور تم کتنے گر گۓ ہو۔۔شہانہ کو عاشر کی بات سن کے دھچکا لگا۔۔

پلیزز مام آپ تو بہت دودھ کی دھلی ہیں ناں کیا میں نہیں جانتا آج تک آپ نے فلک کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا۔۔۔انفیکٹ میں فلک سے شادی نہ کروں اس کے لیے بھی آپ نے خود تمکین کو جو کہ میری محبت تھی اس کو میری

زندگی میں شامل کیا جبکہ آپ جانتی تھی کہ ہم یہاں ایڈجسٹ نہیں کر سکے گے۔۔کیا میں نہیں جانتا آپ نہایت خود غرض عورت ہیں اب آپ مجھے میرا حصہ بھی نہیں دے گی۔۔

عاشر!!!شہانہ نے عاشر پر ہاتھ اٹھانا چاہا مگر عاشر نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

نہیں مام نہیں میں جانتا ہو مجھے سیدھے طریقے سے آپ اور بابا حصہ نہیں دینگے۔۔۔اس لیے اب مجھے عدالت ہی جانا پڑے گا ویسے بھی اب مجھے آپ سب سے کوئی امید نہیں ہے۔۔

عاشر یہ کہتا باہر چلا گیا جبکہ کامران صاحب سائیڈ پہ کھڑے ہو گئے اب ان کو حالات کی سنگینی کا احساس ہوا اب انھیں پتہ چلا کے ان کے فٹ اور صحت مند بیٹے کو ہارٹ اٹیک کیوں آیا۔۔۔کامران صاحب واپس پارک کی طرف چلے گئے۔۔

شہانہ سر تھام کے بیٹھ گئی فلک جو کے چائے بنانے جارہی تھی شہانہ کو سر تھام کے بیٹھا دیکھ گھبرا گئی۔۔

ممانی آپ کے سر میں درد ہے میں دبادوں؟؟ فلک شہانہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے پوچھنے لگی اور شہانہ بے یقینی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔۔کتنا غلط کیا تھا شہانہ نے اس لڑکی کے ساتھ اور یہ لڑکی اب بھی اس کی فکر کر رہی

ہے۔۔

فلک !شہانہ ٹوٹنے کے انداز میں رو پڑی۔۔

کیا ہوا ممانی آپ رو کیوں رہی ہیں؟ سب ٹھیک تو ہے ناں ؟؟ فلک گھبرا گئی
۔۔

مجھے معاف کردوفلک میں نے تمھارے ساتھ بہت برا کیا پلیز مجھے معاف کردو۔۔۔شہانہ ہاتھ جوڑ کے بیٹھ گئی۔

ممانی پلیز کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟؟ پلیز ایسا نہ کہے آپ بڑی ہیں میری۔۔آپ کو پورا حق ہے مجھ پر۔۔فلک بھی روہانسی ہو گئی۔

نہیں فلک تم نہیں جانتی میں تمھارے ساتھ کتنا برا کرنے چلی تھی میں بتاتی ہوں۔۔۔شہانہ ابھی بتانے لگی کے فلک نے شہانہ کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ لی۔۔

نہیں ممانی مجھے سب پتہ ہے پلیز کسی بھی بات کا ذکر نہ کرے کسی نے سن لیا تو آپ کا ایک بھرم ہے اس گھر میں وہ ٹوٹ جائے گا میں سب جانتی ہوں میں نے آپ کو معاف کیا۔۔

شہانہ فلک کو دیکھتی رہی ایک شہانہ تھی جس نے فلک کو انتہا کا دکھ دیا تھا۔۔ ایک فلک تھی جو شہانہ کا مان بھی ٹوٹنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔اور ایک عاشر تھا جس نے شہانہ کو اسی کے انداز میں آئینہ دکھا دیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک!!!شہانہ فلک کے گلے لگ کے رو دی جبکہ عبیرہ کچن کے باہر سے یہ منظر دیکھ کے مسکرا دی اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔

ارسہ اگلے دن احمر کو ملنے آئی تو شہانہ کو بھی ملی جانے کیوں شہانہ میں مزید سکت نہ تھی ارسہ کو نظرانداز کرنے کی اس لیے شہانہ بھی خوشدلی سے ارسہ اور نبیل سے ملی۔سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھےسوا التمش کے وہ آفس سے ابھی نہیں آیا تھا۔ارسہ نے ماں کو اپنی خوشخبری سنا کر سب کی خوشی دوبلا کر دی۔

فلک تم بتاؤ تم کب خوشخبری سنا رہی ہو؟ ارسہ نے فلک کو ٹیز کیا۔

فلک پھیکا سا مسکرا دی اب کیا کہتی کہ اس کی تو زندگی ہی اتھل پتھل ہوگئی ہے۔

ارے بیٹا جب اللہ کا حکم ہو گا تم بس اپنی بہن کے لیے دعا کرو۔ابراہیم صاحب نے کہا۔

بچوں مجھے آج تم سب سے ضروری بات کرنی ہے۔۔کامران صاحب جو کافی دیر سے خاموش تھے انھوں نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

جی بابا حکم کرے کیا بات ہے؟ ابراہیم نے مسکراتے ہوئے باپ کو دیکھ کے کہا۔

بیٹا التمش اور عاشر آجائے تو میں بات کروں گا اور فلک بیٹا جاؤ جا کے تمکین کو بلا لاؤ۔۔فلک تمکین کو بلانے چلی گئی۔۔

عاشر اور التمش کے آنے کے بعد کامران صاحب نے اپنی بات کا آغاز کیا۔

بچوں مجھے اڑتی اڑتی خبر ملی ہے کہ عاشر اپنے حصے کی ڈیمانڈ کر رہا ہے مجھے بہت افسوس ہوا یہ سن کر مگر کیا کر سکتے ہیں؟ جب بچے بڑے ہو جائے تو وہ اپنی کرتے ہیں اور ہم ان کو صرف اچھا برا ہی سمجھا سکتے ہیں اس لیے میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔میں اپنے تمام بچوں کو ان کا حصہ دے دوں ارم یہاں ہے نہیں مگر میں نے اس سے بات کی ہے وہ کل تک آ جائے گی تو کل دوپہر کو سب سے گزارش ہے کہ یہاں موجود ہو تاکہ کوئی اپنے حق سے محروم نہ ہو۔۔یہ کہتے ساتھ ہی کامران صاحب اٹھ کے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

احمر عاشر کو دیکھ کے طنزیہ ہنسی ہنس دیے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فلک کمرے میں خاموش بیٹھی جب التمش کمرے میں آیا اور وارڈ روب سے اپنے کپڑے نکالنے لگا۔

التمش مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔فلک التمش کے پیچھے آ کے کھڑی ہو گئی۔

کرو میں سن رہا ہو۔۔۔التمش نے بنا مڑے فلک کو جواب دیا۔۔

وہ میں سوچ رہی تھی کہ۔۔۔فلک انگلیاں مروڑتے ہوئے کچھ کہنا چاہ رہی تھی ۔۔

فلک صاف صاف بات کرو مجھے نہیں لگتا اب تم مجھ سے پہلی کی طرح ڈرتی ہو تو بولو کیا بولنا ہے؟ التمش نے مڑ کے فلک کی گھبراہٹ محسوس کی۔

التمش میں چاہتی ہو کہ ہم کل اپنے رشتے کی سچائی کے بارے میں سب کو بتا دے اور۔۔۔۔

اور؟التمش نے آئی برور اچکا کے پوچھا۔

اور یہ بھی بتا دے کہ ہم جلد الگ ہو جائے گے۔۔فلک نے آنکھیں بند کر کے اپنی بات پوری کی۔

فلک کیا تم سچ میں یہ رشتہ نہیں نبھانا چاہتی ؟؟ مطلب جب میں سوچتا ہو شاید اب تم مجھے معاف کردو گی تم میرے لیے نئ آزمائش پہلے سے سوچ کے بیٹھی ہوتی ہو۔۔التمش نے تھکن سے چور ہو کر فلک سے سوال کیا۔۔

التمش بے مول رشتہ زیادہ عرصہ نہیں ٹک سکتا اور ویسے بھی آپ کے نزدیک اس رشتے کی اہمیت جاننے کے بعد میرا نہیں خیال میں آپ پہ مزید بوجھ بنو اب تو میری جاب بھی لگ گئی ہے تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھے واپس

ہاسٹل شفٹ ہو جانا چاہیے۔۔

فلک میں نے ہر طرح تمھیں سمجھانے کی کوشش کی ہے مگر پتہ نہی تم کیسے سمجھو گی؟؟ التمش نہایت تھک چکا تھا اور یہ تھکن اس کے چہرے پہ عیاں تھی۔۔

خیر اب اگر تم فیصلہ کر چکی ہو تو بہتر ہے کہ جا کے دادا جی سے خود بات کرو اور ان کو اپنے فیصلے سے آگاہ کردو کیونکہ میں علیحدَگی کے حق میں نہیں ہوں۔۔التمش کو بہت وقت بعد فلک پہ بے انتہا غصہ آیا مگر اس وقت وہ خود پہ ضبط کیے کھڑا تھا۔

التمش میں اکیلے کیسے نانا جی سے بات کروں؟

فلک فیصلہ تم نے لیا ہے نا؟ تو تم ہی بات کرو میں ہر گز نہیں جاؤں گا ۔۔التمش یہ کہتا فریش ہونے چلا گیا۔۔

فریش ہو کے التمش باہر آیا فلک نماز پڑھ رہی تھی التمش میں مزید بحث کی ہمت نہیں تھی وہ باہر لاونج میں جا کے بیٹھ گیا کامران صاحب بھی باہر آ گئے جانے کیوں آج شاید نیند ان کی آنکھوں سے بھی دور تھی۔۔

کیا بات ہی بیٹا تم ابھی تک جاگ رہے ہو؟ کامران صاحب نے التمش کو پریشان دیکھا تو پوچھ بنا نہ رہ سکے۔۔

دادا جی میں نے سنا تھا سچے دل سے توبہ کی جائے تو توبہ قبول ہو جاتی ہے جب رب اپنے بندوں کو معاف کر دیتا ہے تو بندے کیوں نہیں معاف کر سکتے؟ التمش بہت مایوس ہو گیا تھا۔۔

بیٹا یہی فرق ہے بندے اور خدا میں۔۔خدا معاف کر دیتا ہے بھول جاتا ہے اور اپنے بندے کو ہر حال میں نوازتا ہے مگر بندے معاف بھی کر دے تو نہیں بھولتے۔۔۔کامران صاحب نے التمش کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

التمش صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کے بیٹھ گیا کامران صاحب پوتے کو دیکھتے رہے۔

اتنی جلدی تھک گئے ہو التمش۔۔فلکو تو بچپن سے سنتی آ رہی ہے سوچو وہ کتنا تھکی ہوگی؟التمش ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور کامران صاحب کو دیکھنے لگا۔۔

دادا جی آپ جانتے ہیں؟؟ التمش کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

بیٹا راحیل میرا بہت وفادار ہے اس نے مجھے پل پل کی خبر دی تھی یہاں تک کہ جس رات فلک ہسپتال تھی تب میں بھی یہاں نہایت پریشان تھا میں چاہتا تو وہاں آ کے تمھیں تسلی دیتا دلاسہ دیتا مگر میں چاہتا تھا اپنی زندگی میں تم فلک کی اہمیت پہچانو جو کہ تم پہچان گئے ہو بیٹا جہاں اتنا سہا ہے وہاں تھوڑا اور سہ لو فلک کے موڈ سوئنگز بھی جلد ٹھیک ہو جائے گے۔

کامران صاحب نے التمش کے کے کندھے کو تھپکتے ہوئے تسلی دی۔۔

التمش نم آنکھوں سے مسکرا دیا۔

دادا جی میں سچ میں فلک کے بنا نہیں جی سکتا پلیز اس کو سمجھائے میں نے بہت کوشش کی سمجھانے کی مگر اب جانے کیوں وہ مجھ پہ یقین نہیں کرتی۔ ۔۔میں تو اب غصہ بھی نہیں کرتا اگر غصہ آتا بھی ہے تو خود پہ کنڑول کرتا ہوں۔۔مجھے بہت شدید دکھ ہوتا ہے جب اپنی محبت کے جواب میں بے رخی اور نفرت ملتی ہے تو۔۔۔

التمش اپنے دل کا حال اپنے دادا کو سنا رہا تھا۔۔

آپ سمجھائے گے ناں فلک کو دادا جی ؟

التمش پرامید نظروں سے دادا کو دیکھ کے پوچھنے لگا۔

بیٹا پہلے جب تم اسے ہرٹ کرتے تھے تب وہ میرے پاس آ کے بیٹھ جاتی تھی جب سے تمھیں وہ ہرٹ کرتی ہے وہ میرے پاس نہیں آتی۔۔مگر ہاں جب بھی آئے گی اس کو ضرور سمجھاؤں گا فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

التمش کو دادا سے بات کر کے بہت تسلی ہوئی۔

اگلے دن فلک اور التمش میں بلکل بھی بات نہیں ہوئی۔۔التمش نے خود ہی فلک کو

avoid

کرنا شروع کر دیا تھا۔کبھی کبھی

avoid

کرنا اور ایک دوسرے کو اسپیس دینا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ اگلا آپ کی قدر جان سکے۔۔

دوپہر میں ارم آئی پہلی بار شہانہ بہت خوشدلی سے ارم سے ملی ارم خود حیران تھی شہانہ تو مانو بلکل بدل گئی ہو۔۔عبیرہ بھی بہت خوشی سے ارم سے ملی فلک ارم کو دیکھ خاموش تھی جانے کیوں کبھی کبھی ارم اور فلک میں ایک خلاء برپا ہو جاتا تھا۔۔ارم سب کے لیے گفٹس لائی تھی۔سب بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جب التمش اور کامران صاحب لاونج میں آئے۔

عاشر اور تمکین بھی لاونج میں آگئے تھے دونوں نے خود کو گھر سے بلکل ہی کٹ آف کر کے رکھ دیا تھا گھر میں ہر سو خاموشی چھا گئی۔

کامران صاحب نے وکیل کو بھی بلاوا بھیجا ہو اتھا وہ بھی آگئے تھے اب وقت تھا بٹوارے کا۔۔۔التمش دادا کے قدموں میں بیٹھ گیا تھا جانتا تھا کہ دادا جی آج بہت دکھی ہوگے۔۔

دادا جی مجھے بلکل بھی حصہ نہیں چاہیے مجھے آپ سب بہت عزیز ہیں۔۔میں

آپ سب سے جدا نہیں رہ سکتا ایسا کوئی فیصلہ نہ کرے جس سے میں آپ سے اور چاچو سے الگ ہو جاؤں۔۔۔

التمش داداکے قدموں میں بیٹھا تھا۔

بابا مجھے بھی حصہ نہیں چاہیے میرا کیا ہے ناں اللہ نے مجھے بیٹیاں دی ہیں خیر سے دونوں اپنے گھروں کی ہیں اور ویسے بھی التمش میرا بیٹا ہے۔۔میں اس کے بغیر اور یہ میرے بغیر بہت نامکمل ہیں تو پلیز مجھے میرے بیٹے سے جدا نہ کرے۔۔۔ابراہیم صاحب نے گزارش کی۔

ارم بھی اپنے باپ کے پاس آ بیٹھی۔۔

ابا جی مجھے بھی حصہ نہیں چاہیے اور ویسے بھی میں میرے اس حصے سے میں دستبردار ہونا چاہتی تھی مگر اب میں اپنا حصہ فلک کو دیتی ہوں جانتی ہوں میں اچھی ماں نہیں ہوں مگر کیا کرو ں مجبور ہوں یہ کوئی ازالہ نہیں ہے فلک۔۔

ارم فلک کے پاس آئی جو سر جھکائے کھڑی رہی۔

میں جانتی ہوں تم ہمیشہ بے گھر رہی ہو مگر آج میں اپنا حصہ تمھیں دے کے تمھاری بے گھر ہونے کی شکایت دور کرنا چاہتی ہوں۔۔

فلک کی آنکھیں چھلک گئی ارم نے اسے گلے لگا لیا۔

احمر صاحب بھی باپ کے پاس آئے۔۔

بابا مجھے بھی حصہ نہیں چاہیے مجھے تو میرا یہ گھر ایسا ہی چاہیے جیسا تھا سب ساتھ رہ رہے ہیں ہنسی خوشی جانے کہاں سے بری نظر لگ گئی۔۔

احمر نے عاشر کو دیکھ کے آخری بات کی۔

تم دونوں کی کیا رائے ہے حصے کے بارے میں؟؟

کامران صاحب اب کے شہانہ اور عبیرہ سے پوچھا۔

اباجی میں مانتی ہوں مجھے نخرہ ہے غرور بھی تھا مگر میں نے کبھی بھی الگ ہونے کا نہیں سوچا نہ چاہا ہے جانے کہاں سے حصے کی ہوا چلی اور ہمارا گھر بکھرنے لگا۔۔

شہانہ کو بھی عاشر کے حصے کی ڈیمانڈ نے ہلا رکھ دیا تھا۔

عبیرہ کو بھی بٹوارا منظور نہیں تھا۔۔

ہم سب کی سننے کے بعد عاشر میں تم سے پوچھتا ہو تم کیا چاہتے ہو؟

دادا جی مجھے اپنا فیوچر سیٹ کرنا ہے مجھے میرا حصہ چاہیے مالک ہوتے ہوئے مجھے مینیجر جیسا کام دے دیا گیا ہے۔۔ کمپنی میں مطلب التمش چھوٹا ہے مجھ سے اور وہ کمپنی کے بڑے سے بڑا فیصلہ بہت آرام سے لے لیتا ہے اور مجھے ایک پرسنٹ بھی اجازت نہیں کہ میں کوئی فیصلہ لے سکوں جبکہ میری کوالیفیکیشن

بھی امریکہ کی ہے۔۔اور تو اور میرا امریکہ کا جاب

Experience

بھی ہے مگر نہیں مجھے تو یہاں آپ نے مینیجر بنا کے رکھ دیا ہے اس لیے مجھے میرا حصہ دے۔

بھائی آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں میں نے تو کبھی بھی ایسا کوئی کام نہیں کیا۔۔ جس سے آپ کو یا مام ڈیڈ کو دکھ ہو۔۔مجھے بہت افسوس ہوا آپ کی بات سن کر۔۔

التمش کو سچ میں عاشر سے ایسی امید نہیں تھی۔

چھوٹے تم نے کبھی مینیجر کا کام کیا نہیں ہے ناں۔۔اس لیے ایسا بول سکتے ہو مگر مجھ سے مانو سوتیلا سلوک ہو رہا ہے۔

دیکھو بیٹا جانتا ہوں تمھیں کمپنی میں جو ذمہ داری تمھیں ملی ہے وہ تمھیں بہت غیر اہم لگی ہے مگر التمش نے جب کمپنی جوائن کی تھی تب اس نے بھی یہی کام کیا تھا۔۔آہستہ آہستہ اپنی قابلیت کی بنا پہ وہ آگے بڑھتا رہا جبکہ تمہیں کتنا بلایا مگر تم نے امریکہ میں ہی جاب اسٹارٹ کرلی تھی۔۔

کامران صاحب نے التمش کا دفاع کیا۔

اب جب تم یہاں کام کر رہے ہو تمھیں کتنے دن ہوئے ہیں مگر تمھارے کام

میں پروگریس نہ ہونے کے برابر ہے۔۔۔کیونکہ تمھاری نظر میں یہ ایک حقیر کام ہے میں تمھاری سوچ نہیں بدل سکتا۔۔۔ہاں تمھیں تمھارا حصہ دے دیتا ہوں تاکہ میں بھی دیکھوں تم بزنس کیسے کرتے ہو فیملی بزنس کو چھوڑ کے تم کتنا خود کو ثابت کرتے ہو۔۔

کامران صاحب نے عاشر کے شیئرز اس کے نام کر دے اور فائل عاشر کو دی۔

احمر کے حصے میں سے جو تمھارا حصہ بنتا ہے وہ میں تمھیں دے رہا ہو مگر ایک بات تمھیں بتادوں تم ہماری کمپنی کے شیئرز باہر مارکیٹ میں نہیں بیچ سکتے یہ ہماری کمپنی رولز کے خلاف ہے ہاں تم شیئرز کمپنی کے ہی کسی اور شیئر ہولڈر کو بیچ سکتے ہو۔۔

کامران صاحب نے حصہ دیتے ساتھ ہی عاشر کو کمپنی کے رولز کا بھی بتایا۔

مگر دادا جی اس طرح تو مجھے حصہ ملنے کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔۔پھر یہ سب میرے کس کام کا؟؟

عاشر تھوڑا طیش میں آیا۔

میں نے تو تمھیں پہلے ہی کہا تھا عاشر تمھاری فیملی تمھاری ترقی سے جلتی ہے دیکھو سب کے سب تمھارے خلاف ہیں۔۔

تمکین نے جلتی پہ تیل کا کام کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمکین بیٹا تمھیں پہلے بھی کہا تھا جب بڑے بات کر رہے ہو تو چھوٹے نہیں بولتے پھر بھی تم نہیں سدھری۔۔

کامران صاحب کو تمکین کا بولنا بلکل بھی پسند نہ آیا۔

دادا جی وہ صحیح کہہ رہی ہے جب مجھے پیسہ نہیں ملے گا میں اپنے حصے کے شیئرز اور پراپرٹی نہیں بیچ سکوں گا تو مجھے کیا فائدہ ہوا کس کو بیچوں گا میں اپنے شیئرز؟؟

عاشر نے تمکین کے فیور میں بات کی۔

بھائی میں خریدتا ہو آپ کے شیئرز میں بھی کمپنی کا شیئر ہولڈر ہو تو جتنی میری سیونگز ہیں مجھے اتنے شیئرز بیچ دے۔۔

التمش نے معاملہ سلجھانے کی کوشش کی۔

تمھاری اتنی سیونگز نہیں ہیں التمش۔۔۔

عاشر کو التمش کی بات میں ذرا برابر دم نہ لگا۔

کوئی بات نہیں بیٹا میں بھی خرید لوں گا میری تو اتنی سیونگز ہیں ناں۔۔

ابراہیم صاحب نے عاشر کو تسلی دی اب کے عاشر خاموش ہو گیا۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا ابراہیم صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

تو وکیل صاحب آپ پیپرز بنوائیں اور میں عاشر کے شیئرز خریدوں گا۔۔

ابراہیم صاحب نے کہا۔

سر پیپرز کس کے نام پہ بنواؤں۔۔۔؟

وکیل نے ابراہیم سے سوال کیا۔

وکیل صاحب پیپرز فلک اور ارسہ کے نام پہ بنوائیں میں چاہتا ہوں میری سیونگز سے میں میری بیٹیوں کو کچھ گفٹ دوں۔۔

ابراہیم نے سب کو حیران کر دیا۔

بھائی اس کی ضرورت نہیں میں تو فلک کو دے چکی اپنا حصہ۔۔

ارم نے بولنا چاہا۔

ارم تم نے اپنی بیٹی کو دیا ہے میں اپنی بیٹی کو دے رہا ہوں میرے لیے فلک اور ارسہ میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جب فلک کے سر پہ میں نے باپ بن کے ہاتھ رکھا تھا تو کوشش کی تھی میری بیٹی کو تنگی نہ ہو مگر کچھ زیادتی مجھ سے بھی ہوئی خیر دیر آئے درست آئے۔۔ارسہ اور فلک میری دو آنکھیں ہیں میرا فخر ہیں۔۔۔

ابراہیم صاحب نے بہت مان سے اپنی دونوں بیٹیوں کے سر پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔

سب مسکرا دیے جبکہ تمکین کو یہ بات ایک آنکھ نہ بھائی اور عاشر خاموش رہا

اسے پیسے مطلب تھا وہ اس کو مل رہا تھا۔۔۔

فلک بہت دنوں بعد آج اپنے نانا کے پاس جا کے بیٹھی عاشر کو حصہ دینے کے بعد سے کامران صاحب بہت خاموش ہو گئے تھے۔

نانا جی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟؟ فلک کامران صاحب کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے بولی۔

ہاں بیٹا ٹھیک ہو ں مجھے کیا ہونا ہے۔۔بس اب تھک گیا ہوں خدا مزید برا وقت دیکھنے سے پہلے اٹھا لے مجھے۔۔کامران صاحب تھکے تھکے انداز میں بولے۔

اللہ نہ کرے نانا جی آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں اللہ آپ کو زندگی دے میں نہیں رہ سکتی آپ کے بنا۔۔۔

فلک نے کامران صاحب کے کندھے پہ سر رکھ لیا۔

کیا کروں بیٹا؟؟ اب بہت تھک گیا ہوں خیر تم سناؤ کیسی ہو کیا بات ہے آج نانا یاد آگیا بتاؤ کیا بات کرنی ہے۔۔؟

کامران صاحب جانتے تھے فلک کو کوئی نا کوئی بات تو ضرور کرنی ہے۔

نانا جی میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتی ہو مگر کوئی بات نہیں پھر کبھی کروں گی۔۔

نہیں بیٹا تم بولوں کیا کہنا چاہتی ہو؟؟ تم میں سن رہا ہوں۔۔۔

نانا جی وہ میں التمش۔۔۔

فلک نے خشک لبوں پہ زبان پھیری۔۔

میں التمش کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔

کیوں بیٹا ؟ التمش سے کوئی غلطی ہوئی ہے؟

وہ نانا جی۔۔۔

فلک کی آنکھیں چھلک گئی وہ جو سب کے سامنے مضبوط بنی بیٹھی رہتی تھی اب کھل کے رونے لگی اور روتے روتے سب بتا دیا جو کچھ وہ سہہ چکی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناناجی جانے کیوں مجھے التمش کی کسی بات پر بھی یقین نہیں آتا میں نے بہت کوشش کی کہ اپنا دل بڑا کروں مگر میں بہت عام سی لڑکی ہوں میں نہیں معاف کر سکتی اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کیسے التمش کو اچانک مجھ سے اتنی محبت ہو گئی ہے آپ ہی بتائے کوئی انسان بھلا ایک دم سے کیسے کسی سے محبت کر سکتا ہے جبکہ وہ تو ہمیشہ سے کسی اور کو چاہتا ہو ؟؟

انسان ہی تو ہے جو بدلتا ہے کیونکہ انسان کے پاس دل ہوتا ہے اور جب اللہ اپنے بندے کو ہدایت دینے پہ آئے تو وہ کسی بھی طرح سے دے دیتا ہے ۔۔صرف ایک لمحہ لگتا ہے انسان کا دل بدل جاتا ہے یہاں تو التمش نے پوری

ایک رات میں بیٹھ کے سوچا ہے۔۔اور نہ صرف سوچا ہے بلکہ توبہ بھی کی تھی اور اب تلافی بھی چاہتا ہے جب اللہ ایک مشرک کو مسلمان بنا سکتا ہے۔۔۔تو پھر ایک مسلمان کے دل میں پاکیزہ رشتے کے لیے گنجائش بھی ڈال سکتا ہے۔۔سارا کھیل ہی اس ذات کا جو سب سے اعلی ہے۔۔۔

نانا جی آپ جانتے ہیں سب۔۔۔؟

فلک حیرت سے کامران صاحب کو دیکھنے لگی۔

آہ ہاں بیٹا التمش آیا تھا میرے پاس بہت دکھی تھا اور بہت تھک گیا تھا۔۔۔اپنی غلطیوں کے بارے میں بھی بتایا تھا اور تمھاری غلطیوں کے بارے میں بھی پتہ چلا۔۔۔مجھے فخر محسوس ہو گا جب میری نواسی کھلے دل کا مظاہرہ کرے گی اور آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔

مگر نانا جی۔۔۔فلک کچھ کہنا چاہتی تھی مگر کامران صاحب نے روک دیا۔

فلک دنیا بہت ظالم ہے آنے والا وقت قیامت بھی ہوسکتا ہے۔۔اس لیے جو مل گیا ہے اس کی قدر کرو مانگا بھی تم نے تھا یہ تمھاری ہی ضد تھی کہ التمش تمھیں ملے اور جب مل گیا تو تم دیر نہ کرو۔۔ایسا نہ ہو رب ناراض ہو جائے اور اب کے رب ناراض ہوا تو شاید وہ بھی دیر سے مانے گا۔۔کیونکہ اس کی نعمتوں کی ناقدری کرنے والے کو معافی مل تو جاتی ہے مگر بے بہا آزمائشوں کے بعد اس لیے طلاق اور علیحدگی جیسی خرافات باتیں آئندہ نہ کرنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری گزارش ہے۔۔۔

کامران صاحب نے فلک کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

چلو شاباش تم جاؤ تمھارا شوہر تمھارا انتظار کر رہا ہو گا۔

فلک اٹھ کے لاونج میں آ کے بیٹھ گئی آج کی رات فلک نے بہت کچھ سوچا تھا آگے کی زندگی التمش کے ساتھ ہی گزارنی تھی یہ تو طے تھا فلک نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔

اب کہاں ہوں کہاں نہیں ہوں میں

جس جگہ ہوں وہاں نہیں ہوں میں

کون آواز دے رہا ہے مجھے

کوئی کہہ دو یہاں نہیں ہوں میں

عاشر نے شیئرز ابراہیم کو بیچ دیے کچھ پراپرٹی التمش نے خرید لی اور کچھ عاشر نے بیچنے سے گریز کیا۔

عاشر کو اور تمکین اپنی پیکنگ میں بزی تھے جب شہانہ ان کے روم میں آئی۔

عاشر اب تمھیں تمھارا حصہ بھی مل گیا ہے تم اب یہاں سے ناں جاؤ یہی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہ کے کوئی بزنس شروع کر لو۔۔۔

شہانہ نے پرامید نظروں سے بیٹے کو دیکھا۔

دیکھا عاشر اب ہم اپنی لائف اسٹارٹ کر رہے ہیں اور تمھاری ماں ہمیں ایموشنل بلیک میل کرنے آ گئی ہیں پلیز تم ان کو سمجھاؤ ویسے بھی ایسی

Condition

میں میرے لیے اسٹریس ٹھیک نہیں۔۔

ہاں ماں پلیز آپ ہمیں ہمارے حال پہ چھوڑ دے اور تمکین تم بلکل بھی اسٹریس نہ لو تمھارے اور ہمارے بچے کے لیے یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔

شہانہ ، تمکین اور عاشر کی بات سن کر ہکا بکا رہ گی۔۔

تمکین اتیا بڑی خوشخبری تم نے ہمیں نہیں بتائی۔۔شہانہ کو آج پہلے سے زیادہ دکھ ہوا۔۔

ماں ہماری خوشی سے کونسا آپ کو یا ڈیڈ کو خوشی ہوگی اس لیے بہتر ہے کہ آپ مجھ سے شکوہ نہ کرے۔

بیٹا میں تو۔۔۔شہانہ کچھ بولنا چاہتی جب عاشر بیچ میں بول پڑا۔

ماں پلیز ہمیں تنگ نہ کرے ہم پیکنگ کر رہے ہیں آپ جائے یہاں سے ۔۔عاشر نے شہانہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے کے باہر لے آیا۔

پلیز مام آپ جائے یہاں سے ہمیں تنگ نہ کرے۔

عاشر بھائی!!!فلک جو ابھی ابھی کالج سے آئی تھی عاشر کی حرکت پہ حیرت سے عاشر کو دیکھنے لگی۔۔

واٹ؟؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔یہ تنگ کر رہی تھیں مجھے اس لیے ان کو کمرے سے باہر لایا ہوں۔۔شہانہ عاشر کی حرکت پہ رونے لگی۔

آپ کو شرم نہیں آتی یہ آپ کی ماں ہیں انھوں نے آپ کی خوشی کی خاطر کیا کچھ نہیں کیا اور آپ؟؟؟ فلک عاشر پہ بھڑک گئی تھی۔

تم تو کم سے کم ان کی طرفداری نہ کرو۔۔میں تمھیں بتاتا ہوں انھوں نے تمھارے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش ابھی لاونج میں آیا تھا جہاں تماشہ لگا تھا۔

کیا کیا ہے شہانہ مامی نے میرے ساتھ بتائے مجھے میں بھی سنو ں کیا کیا ہے ؟ فلک دونوں بازوں سینے پہ باندھ عاشر کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

انھوں نے میری شادی تمکین سے کروائی تاکہ تم ان کی بہو نہ بن سکو یہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ تم اس گھر میں رہو اور تو اور انھوں نے بہت کوشش کی کہ تمھارے کیریکٹر پہ بھی انگلی اٹھانے کی کوشش کی تھی وہ تو بس لاسٹ مومنٹ پہ ہی دادا جی نے التمش اور تمھاری شادی کروا دی تھی ورنہ آج تم

کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہتی۔۔

عاشر نے اپنی ماں کے کرتوت فلک کے سامنے رکھے اور شہانہ سر جھکا کے آنسو بہانے لگی۔۔

اور کچھ کہنا ہے یا بس ؟ فلک پہ ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔۔

یہ بس ہے تمھارے لیے؟؟ اتنا کچھ کیا انھوں نے اور تم۔۔

تمکین جو کب سے اندر سے باتیں سن رہی تھی باہر آ کے کہنے لگی۔

سد شکر کہ شہانہ ممانی نے کوئی ایسا پلین بنایا جو میرے فیور میں گیا اور آپ کی بجائے التمش میری زندگی میں آئے جانتے ہیں آپ سے شادی کرتی ناں تو پتہ نہیں کیا کچھ سہنا پڑتا۔جبکہ یہ سب باتیں جو آپ مجھے بتا رہے یہ سب مجھے التمش بتا چکے ہیں اور تو اور مجھ سے معافی بھی مانگ چکے ہیں۔

(وہ الگ بات ہے کہ میں نے معاف نہیں کیا ایسا فلک دل میں سوچ کے رہ گئی۔۔)

(میری تعریف واؤ!!!التمش نے آئی برو اچکا کے کہا۔۔)

آپ شاید بڑوں کو عزت مان دینا بھول گئے ہیں۔۔مگر ابھی بھی ہم میں تمیز باقی ہے آپ کو جہاں جانا ہے جائے مگر آج کے بعد آپ نے میری مامی سے برا بیہو کیا ناں تو میں بھی لحاظ بھول جاؤ گی۔۔

ہم میرے سامنے ایسا کبھی نہیں بولے گی اور نہ مجھے معاف کرے گی مگر (دنیا کو ضرور سنائے گی التمش مزے سے اپنی شیرنی کو دیکھ کے سوچنے لگا جو بھرپور طریقے سے التمش اور شہانہ کا دفاع کر رہی تھی۔۔)

اور ممانی پلیز آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔چلے میرے ساتھ ہم کچن میں مزے کی چائے پیتے ہیں۔۔فلک نے تمکین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے یہ بولا اور شہانہ کو اپنے ساتھ کچن میں لے گئی تھی۔۔

فلک شہانہ کو چیئیر پہ بٹھا کے پانی لے آئی۔۔

ممانی پانی!!!فلک نے پانی کا گلاس شہانہ کے آگے کیا۔

فلک تم کتنی اچھی ہو تم نے میرا کتنا ساتھ دیا۔اور میں نے تمھارا کتنا دل دکھایا۔۔

شہانہ روتے روتے فلک سے کہنے لگی۔۔

التمش کچن کے دروازے کے پاس آ کے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا اور ساس بہو کی محبت دیکھ رہا تھا۔

مامی آپ پلیز مت روئے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

تم نے دیکھا فلک عاشر کتنا بدل گیا ہے جانتی ہو تمکین ماں بننے والی ہے اور عاشر نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔

شہانہ کے رونے کا پروگرام جاری تھا بس التمش کی برداشت اتنی تھی۔

اففف مام اتنی سی بات پہ اتنا کیوں رو رہی ہیں؟؟

التمش نے ماں کو اپنے حصار میں لیا فلک تو التمش ایسے اچانک دیکھ کے حیران تھی۔

التمش تم بھی بدل جاؤ گے ناں؟؟؟شہانہ کو ایک اور خطرہ لاحق ہو گیا۔

نہیں مام میں کیوں بدلوں گا میں تو جیسا ہو ں ویسا ہی رہوں گا۔۔

تم وعدہ کرو جب بھی فلک کی گڈ نیوز ہو گی تم مجھے پہلے بتاؤ گے وعدہ کرو۔۔

شہانہ نے التمش کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا جبکہ فلک نظریں چرا گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہانہ کی بات سن کر اور التمش تو فلک کو ہی دیکھنے لگا جانے کیوں فلک کا گھبرانا اور نظریں چرانا التمش کو بہت اچھا لگا۔۔

مام یہ وعدہ آپ فلک سے لے لیں کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آپ کو بتائے۔۔التمش نے بھی قسم کھائی ہو جیسے آج فلک کو خوب تنگ کرنا ہے۔

ہاں فلک تم وعدہ کرو۔۔

شہانہ نے اب کے ہاتھ فلک کے آگے کیا۔

ممانی۔۔۔میں۔۔

وہ فلک ہچکچاتے ہوئے شرمائی اور التمش فلک کی حالت سے محظوظ ہوا۔

وعدہ کرو ناں فلک۔۔۔شہانہ نے جیسے ضد پکڑ لی ہو۔۔۔

وعدہ۔۔۔ممانی آپ کو ہی بتاؤں گی۔۔

فلک نے اپنا ہاتھ شہانہ کے ہاتھ پہ رکھااور نظریں جھکا کے اپنا جملہ مکمل کیا۔۔

میں بہت خوش قسمت ہوں جو تم میری بہو ہو اللہ پاک جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے تم بہت اچھی ہو فلک۔۔

شہانہ یہ کہتے ساتھ ہی فلک کے گلے لگی اور فلک تو مارے شرم کے التمش سے نظریں ہی نہ ملا سکی جبکہ التمش مزے سے فلک کو ہی دیکھتا رہا۔

فلک کمرے میں آئی التمش بھی پیچھے پیچھے کمرے میں آیا۔فلک ابھی بھی التمش سے نظریں نہیں ملا پا رہ تھی کچن میں جو گفتگو ہوئی تھی اسے سوچ کے فلک کو بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔

فلک۔۔التمش نے فلک کو پکارا۔۔

ج۔۔جی۔۔۔فلک نے مڑ کے پیچھے دیکھا۔

thank you for supporting my mom in front of

Tamkeen and Ashar

التمش نے مشکور نظروں سے فلک کو دیکھتے ہوئے کہا۔

شکریہ کی ضرورت نہیں جب سے اس گھر میں آئی ہو ممانی کی ایک الگ ہی پرسنیلٹی دیکھی تھی وہ ہمیشہ سے دوسروں کو سناتی آئی ہیں۔۔آج پہلی بار ان کا سر جھکا دیکھا اور ان کو عاشر بھائی سنائے جارہے تھے تو مجھ سے برداشت نہ ہوا اس لیے بس تھوڑا بہت بول دیا۔۔

فلک نے اپنا پوائنٹ بتایا۔

تھوڑا بہت۔۔۔التمش نے آئی برو اچکا کے پوچھا۔

ہاں کیوں؟

فلک کو سچ میں سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔

التمش سمجھا بھی نہیں سکتا تھا اگر سمجھاتا تو اتنی بات بھی نہ کرتی۔۔۔فلک ڈریسنگ کی طرف جانے کے لیے مڑی۔

فلک۔۔۔التمش نے پھر پکارا۔۔۔

جی۔۔

فلک پھر مڑی۔۔۔

وہ مام نے جو بات کی تھی۔۔وہ۔۔۔آئی مین مام نے جو وعدہ لیا تھا وہ ضرور پورا کرنا۔۔

التمش کی بات پہ فلک کی نظریں اور سر شرم سے جھک گیا۔التمش کو جانے کیوں فلک کا یہ انداز بہت پسند آیا۔۔

التمش وہ۔۔۔فلک ہچکچائی۔۔۔

لگتا ہے باہر کس۔۔آئی مین کسی نے بلایا ہے میں ابھی آئی۔۔فلک تقریباً بھاگتے ہوئے باہر چلی گئ اور پیچھے التمش کا قہقہ بلند ہوا۔۔

ہمم تو میڈم کے مزاج کچھ درست تو ہوئے ہیں۔۔التمش سوچ کے مسکرا دیا۔۔

بے بس اتنے ہیں تیرے عشق میں

ترس سے جاتے ہیں گفتگو کے لیے

رات سب کھانا کھانے میں مصروف تھے جب عاشر نے اپنی اگلے دن کی فلائیٹ کے بارے میں سب کو بتا دیا۔۔۔

عاشر بیٹا جب آپ کو آپ کا حصہ مل گیا ہے تو آپ جو مرضی کرے جہاں مرضی جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

کامران صاحب نے نہایت پرسکون لہجے میں جواب دیا۔

ہاں مگر ایک بات کا خیال رکھنا اب کے تم اپنا پورا پورا حصہ لے کے جارہے ہو کچھ چھوٹا نہیں ہے تو پھر ایک چیز سے میں تمھیں عاق کرتا ہو ں۔۔

احمر نہایت ضبط کرتے ہوئے بولے۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

بیٹا جب میں بستر پہ بیمار تھا تم سے اتنا نہ ہوا آ کے باپ کو پوچھ جاؤ تو اب کس حق سے تمھیں کوئی بھی روکے گا لہذا جا رہے ہو ناں تو شوق سے جاؤ کل کیوں آج ابھی جاؤ مگر شرط یہ ہے دوبارہ مڑ کے نا دیکھنا۔۔

احمر صاحب نے صاف صاف الفاظ میں بات کرکے عاشر کے ہوش اُڑا دے اور شہانہ تھوڑی بے چین ہوئی مگر التمش نے ان کے کندھے کے گرد بازؤ پھیلا دے۔۔شہانہ کو کچھ سکون ہوا باقی سب خاموش تھے۔

ٹھیک ہے میں پھر ابھی چلا جاتا ہو ویسے بھی صبح کی فلائٹ ہے۔۔

عاشر یہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا اور تمکین بھی عاشر کے ساتھ چلی گئی سب ہنوز خاموش ہی رہے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عاشر اور تمکین اپنے تمام سامان کے ساتھ باہر آ ئے۔۔

ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں۔۔

عاشر کہہ کے باہر چلا گیا تمکین بھی ساتھ چلتی بنی پیچھے سب خاموش رہے کیا کہتے جانے والے کو بھلا کوئی روک سکا ہے بھلا۔۔۔

شہانہ کی آنکھوں سے آنسو روا تھے عبیرہ اور ابراہیم سمیت سب افسردہ تھے ۔۔۔

یہ تو ایک دن ہونا تھا شہانہ تم نے اسے اتنا لاڈ دیا اور سر چڑھایا اس نے بھی پھر چن چھڑایا۔۔۔

احمر صاحب شہانہ کو روتا دیکھ کے بولے اور اٹھ کے کمرے میں چلے گئے۔۔

باقی سب خاموش رہے۔۔التمش بھی کمرے میں چلا گیا۔۔۔

فلک جب کمرے میں آئی التمش کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔۔جانے کیوں فلک کو التمش کی خاموشی سے اب نفرت سی ہونے لگی۔۔کتنا بدل گیا تھا وہ اب پہلے کی طرح مسکراتا نہیں تھا اور نہ ہی مذاق کرتا تھا۔۔

التمش۔۔۔

فلک نے کھڑکی کے قریب آ کے التمش کو آواز دی التمش نے پیچھے مڑ کے فلک کو دیکھا۔۔

آپ یہاں ہیں میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ آپ چائے پیئے گے ؟؟

ہم۔۔ہاں اگر ایک کپ بنا دو تو۔۔۔

التمش اتنا کہہ کے خاموش ہو گیا فلک تھوڑی دیر بعد چائے کے دو مگ ہاتھ میں تھامے کمرے میں آئی التمش ابھی بھی کھڑکی کے پاس باہر کسی غیر مری نقطے کو گھور رہا تھا۔۔

التمش۔۔

فلک نے پکارا۔۔مگر التمش تو کسی اور دنیا میں تھا۔۔

التمش !!!فلک نے اب کے ذرا زور سے آواز دی۔۔۔

ہم۔۔۔ہاں؟؟

التمش اچانک سے ہوش کی دنیا میں آیا اور فلک کو دیکھنے لگا۔

چائے۔۔۔فلک نے التمش کی طرف چائے کا مگ بڑھایا۔

شکریہ۔۔۔التمش نے فلک سے کپ لے کے کہا۔

التمش آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں ؟

فلک اب کے پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

ہاں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے؟؟

التمش کندھے اچکا کے چائے کا سپ لے لگا۔۔۔

نہیں وہ عاشر بھائی چلے گ ئے تو مجھے لگا کہ آپ شاید دکھی ہیں اس لیے پوچھا۔۔

عاشر بھائی نے تو جانا تھا سو چلے گ ئے مجھے ان کے جانے سے زیادہ مام کی فکر ہے۔۔جانتی ہو فلک مام بچپن سے عاشر بھائی سے بہت محبت کرتی ہیں اور ڈید مجھ سے۔۔۔مگر پتہ نہیں کیوں مجھے مام سے بہت زیادہ محبت ہے۔۔ان کی آنکھوں میں آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں آج کی رات بہت مشکل ہے مام اور ڈیڈ کے لیے مگر۔۔۔۔

التمش ابھی کچھ کہتا لیکن خاموش ہو گیا فلک التمش کو بہت غور سے سن رہی تھی یہ شاید پہلی بار تھا کہ دونوں کسی اور موضوع پہ بات کر رہے تھے بنا لڑے۔۔۔

مگر کیا ؟؟؟

فلک آگے سننا چاہتی تھی اور التمش خاموش ہو گیا۔

تم بور تو نہیں ہو رہی میری باتوں سے ؟؟

جانے کیوں التمش کو ایسا لگا۔

نہیں التمش میں بور نہیں ہو رہی۔۔آپ بتائے میں سن رہی ہوں۔۔

فلک صوفے پہ بیٹھ گئ اور اطمینان سے التمش کو بولنے کا موقع دیا۔۔التمش

بھی فلک سے ذرا فاصلے پر اسی صوفے پہ بیٹھ گیا۔

مگر مام ڈیڈ کو یہ فیس کرنا ہو گا۔۔کیونکہ جانے والے کو زبردستی نہیں روکا جا سکتا۔۔دوسری بات۔۔۔

التمش نے فلک کی آنکھوں دیکھتے ہوئے کی جیسے کہ یہ بات وہ فلک کو کہنے کے لیے کر رہا ہو۔۔۔

کوشش التمش کوشش بہت بڑی چیز ہے انسان کے اختیار میں دعا اور کوشش ہے اگر آپ دعا کرے اور کوشش کرے تو یقین مانے آپ ہار کے بھی جیت جائے گے اب جانے والا پھر بھی جائے تو یہ اس کا نصیب مگر ہمیں کوشش نہیں چھوڑنی چاہیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانے کیوں فلک یہ سب بول گئ کیا فلک کہیں ناں کہیں چاہتی تھی کہ التمش اس کو روکنے کی کوشش کرے۔۔

اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے دیکھتے ہیں کوشش اور دعا کیا رنگ لاتی ہے۔۔

التمش نے گہری سانس لیتے ہوئے فلک سے کہا اور اٹھ کے جانے لگا۔

التمش!!! فلک نے پکارا التمش نے مڑ کے فلک کو دیکھا۔۔۔

چائے کیسی بنی تھی ؟ فلک نے پوچھا۔

اچھی کوشش تھی۔۔التمش نے مسکرا کے کہا۔

کل پھر کوشش کروں گی آپ کل بھی پیئے گے ؟؟

فلک نے ایک بار پھر پوچھا۔

ہاں ضرور پیوں گا اور کوشش کروں گا کہ چائے جو کل بنے گی مجھے آج سے زیادہ اچھی لگے۔۔

گڈ نائٹ التمش۔۔۔

فلک کہہ کے ڈریسنگ روم میں چلی گئی اور التمش سوچتا رہ گیا کہ کیا واقعی کوشش رنگ لائے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے ارسہ اور نبیل بھی آ گئے فلک ان کے لیے ناشتہ بنانے لگی۔۔

ارے فلک تم ابھی تک ناشتہ بنا رہی ہو تمھیں کالج سے لیٹ ہو جائے گا بیٹا۔۔

ابراہیم صاحب نے فلک کو مزید کسی کے لیے بھی ناشتہ بنانے سے روکا۔

ہاں فلک تم پہلے ہی لیٹ ہو تم بیٹھو ناشتہ کرو میں ارسہ اور نبیل کا ناشتہ ریڈی کرتی ہوں۔۔

عبیرہ نے فلک کو پکڑ کے کرسی پہ بیٹھایا۔

ہاں فلک دیکھو کام کے معاملے میں نو کمپرومائیز۔۔

ارسہ نے بھی فلک کو سمجھایا۔

اوف۔او۔۔ارسہ خود کو تو ہلکان رکھتی ہو اس کو تو سکون سے ناشتہ کرنے دو۔۔

نبیل نے ارسہ کو بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔

فلک تم آرام سکون سے ناشتہ کرو ویسے بھی ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے تمھیں فری مشورہ دوں گا صبح کا ناشتہ اچھے سے کیا کرو۔۔دن اچھا گزرے گا ۔۔

نبیل نے مسکرا کے کہا فلک بھی مسکرا دی۔

اتنے میں التمش ریڈی ہو کے آ گیا اور فلک کے ساتھ والی کرسی سبھا لی۔۔

ویسے ڈاکٹر صاحب مفت مشورے کا شکریہ۔۔مگر میری طرف سے بھی ایک مشورہ ہے سب کو وہ بھی بلکل فری۔۔۔

التمش نے خوشگوار موڈ میں کہا۔

An Apple a day keeps the doctor away

اسی کے ساتھ ہی التمش سیب اٹھا کے کاٹنے لگا سب ہی التمش کی بات پہ ہنس دیے بہت وقت بعد گھر میں مایوسی کی فضا کم ہوتی محسوس ہوئی فلک کو بھی التمش کا مسکراتا چہرہ ہوا بہت اچھا لگا۔۔

فلک چلو جلدی سے ناشتہ کرو آج تمھیں میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔

التمش نے فلک کو آفر کی۔

اٹس اوکے التمش میں چلی جاؤ گی ڈونٹ وری۔۔۔فلک تھوڑا ہچکچائی۔

ارے فلک جب وہ اتنے پیار سے کہہ رہا ہے تمھیں ڈراپ کر دے گا تو تمھیں جانا چاہیے۔۔

کامران صاحب نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا۔۔

جی نانا جی۔۔اب فلک نانا کا حکم نہ مانے یہ ممکن نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش نے گاڑی اسٹارٹ کی فلک بھی خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔دونوں نے خاموشی سے سفر کا آغاز کیا۔

فلک۔۔۔

التمش نے فلک کو پکارا۔۔

جی ؟؟۔۔۔۔

وہ آج رات کی چائے کا مجھے بہت شدت سے انتظار ہے۔۔۔

ایک سوال پوچھوں۔۔

فلک ہچکچا کے بولی۔۔

تم سو پوچھو تمھیں حق ہے۔۔التمش نے مسکرا کے کہا۔

نہیں مجھے بس ایک ہی پوچھنا ہے۔۔

اچھا پوچھو۔۔

اب فلک اگر ضد پہ آ جاتی تو شاید پھر اس ایک سوال سے بھی رہ جاتا بے چارہ التمش۔۔۔۔

سوال یہ ہے محبت یا چائے کیا پسند ہے؟

التمش فلک کے اس طرح کے عجیب سوال کرنے پر اسے گھور دیکھنے لگ گیا۔۔۔

سامنے دیکھیں کہیں اب کی بار پکی نہ مر جاؤں۔۔

فلک نے التمش کی توجہ ڈرائونگ کی طرف دلوائی۔۔۔

ایسے تھوڑی مرنے دوں گا اور اگر میں کہوں کہ محبت کے ہاتھ کی بنی چائے تو؟؟؟

التمش نے نظر گھما کے کہا۔

تو یہ کہ یہاں روک دے میرا کالج آ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک نے کالج کے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آہ۔۔اوکے۔۔فلک واپسی کتنے بجے کی ہے کہو تو میں لینے آ جاؤں ؟

نہیں التمش میں دو بجے تک گھر پہنچ جاؤں گی آپ ٹینشن نہ لیں۔۔

فلک کہتے ساتھ ہی گاڑی سے اترنے لگی۔۔

فلک۔۔۔

ابھی فلک باہر جانے لگی تھی کہ التمش نے پکارا۔

جی؟؟

اگر ممکن ہو تو گھر واپس پہنچ کے مجھے اپنی خیریت کا میسج کر دینا میں انتظار کروں گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش نے پرامید نظروں سے فلک کو دیکھتے۔

کوشش کروں گی۔۔فلک یہ کہہ کہ مسکرا کے گاڑی سے اتر گئی۔

کوشش۔۔ابھی بھی کوشش!!!۔۔افففف یا اللہ اب تو آزمائش ختم کر دے۔۔

التمش نے دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کے کہا۔

کہیں اندر سے آواز آئی نا شکرا نہ بن۔۔کہا تو امید ہی نہ تھی اور کہاں بات کوشش تک تو آ ہی گئی۔۔۔

یہ بھی ٹھیک کہا۔۔یہ کہتے ساتھ ہی التمش نے گاڑی اسٹارٹ کی اور چلا گیا۔۔

فلک دوپہر کو کالج سے گھر آئی سب لوگ اس وقت آفس میں تھے اور کامران صاحب لنچ کے بعد آرام کرتے تھے۔۔بس ایک شہانہ بلکل خاموش لاونج میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔۔فلک جا کے ان کے پاس بیٹھ گئی۔۔

کیسی ہیں ممانی؟

فلک نے تھکے تھکے انداز میں شہانہ سے پوچھا۔

مگر کوئی جواب نہ پا کر فلک کو تشویش ہوئی یہی کیفیت تو التمش کی تھی مگر یقیناً شہانہ ممانی عاشر بھائی کو سوچ رہی تھی۔۔

ممانی۔۔۔؟فلک نے ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

ہمم۔۔ہاں تم نے کچھ کہا؟ شہانہ نے جواب دیا۔

جی میں سوچ رہی تھی کیوں ناں آپ اور میں کہیں گھومنے چلے۔۔۔

ارے نہیں آج نہیں ایک تو آ ج دل نہیں ہے دوسرا عبیرہ بھی ارسہ کی طرف گئی ہے اور پھر اباجی بھی اکیلے ہیں۔۔

شہانہ کے پاس نہ جانے کی سو وجوہات تھی۔۔

ہم دل تو اس لیے نہیں ہے کیونکہ عاشر بھائی کو سوچ رہی ہیں جبکہ عبیرہ ممانی تو پورے دو دن کے لیے ارسہ کی طرف گئی ہیں اور نانا جی کو بھی ہم ساتھ لے جاتے۔۔۔

فلک نے سارے بہانے ہی ختم کر دے۔

تم تھکی ہوئی آئی ہو آرام کر لو۔۔

ایک اور بہانہ پیش کیا گیا۔

ممانی جانتی ہیں التمش کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے جب جب وہ آپ کو دکھی دیکھتے ہیں اور شاید آپ کو نہیں پتہ جس طرح اس وقت آپ عاشر بھائی کو سوچ رہی ہیں التمش آپ کو سوچتے ہیں کہ کس طرح سے آپ کا دکھ کم کرے گے۔۔پلیز ممانی جانے والے کو یاد کر کے خود تو اذیت دے رہی ہیں اور اب ساتھ میں ہم سب کو بھی تکلیف دے رہی ہیں۔

میں کیا کرو فلک عاشر سے الگ ہی لگاؤ ہے مجھے۔۔

شہانہ سر تھام کے بیٹھ گئی۔

اس گھر میں اور بھی لوگ بستے ہیں ان سے دل لگائے بھئ آگے بڑھے اب۔۔۔

فلک نے شہانہ کو چیئیراپ کرنے کی کوشش کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک کی بات پہ جانے کیوں شہانہ مسکرا دی۔۔

جس طرح تم آگے بڑھی ہو؟؟

ہاں جس طرح میں آ گے بڑھی تھی۔۔

شہانہ کی بات سمجھنے کے بعد فلک نے مسکرا کے جواب دیا۔

جانتی ہو فلک تم میں بہت مثبت تبدیلی آئی ہے مجھے یہ چینج کافی اچھا لگا ہے۔۔

شہانہ نے جو محسوس کیا وہ کہہ دیا۔۔

اور مجھے آپ سے باتیں کرنا بہت اچھا لگتا ہے۔۔

فلک بھی شہانہ کے کندھے پہ سر رکھ کے بیٹھ گئی شہانہ کا سر تھپکنے لگی۔۔۔

ارم اچانک سے آج سب کو ملنے آئی فلک اور شہانہ کو ایسے بیٹھا دیکھ دنگ رہ گئی۔۔

رے کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی۔۔

ارم کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔۔۔

تم ہمیں نظر لگانے آئی ہو ؟؟

شہانہ نے ارم کو گھور کے دیکھا جو مزے سے سامنے والے صوفے پہ براجمان

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو گئی تھی۔

نہیں میں تو آپ سب کو ملنے آئی تھی اور عبیرہ بھابھی کو بھی مبارکباد دینے آئی تھی ارسہ کی خوشخبری کا سنا بہت اچھا لگا۔۔بس اب اللہ فلک کی طرف سے بھی اچھی خبر جلدی سناوا دے۔۔ارم کی بات پر فلک سٹپٹا گئی۔۔

مبارک تو مجھے بھی ملنے چاہیے کیونکہ دادی تو میں بھی بننے والی ہوں خیر کیا کر سکتے ہیں۔۔

شہانہ نے گہرا سانس لیا۔۔۔شہانہ عاشر اور تمکین کو سوچ کے بولی جبکہ ارم فلک کو خوشی سے دیکھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا واقعی سچی میں کتنا ترس رہی تھی اس خبر کو سننے کے لیے۔۔ارے واہ!!! مجھے تو بہت خوشی ہورہی ہے۔۔

ارم بنا کسی کو بولنے کا موقع دیے خوشی سے نہال ہو کے فلک کو گلے لگانے لگی۔۔۔

ماں بات تو سنے۔۔۔

فلک نے بولنا چاہا مگر ارم تو مزید سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔اتنے میں التمش اور ابراہیم بھی آفس سے آ گے تھے۔۔۔

ارے التمش اچھا ہوا تم آ گئے بھئی اتنی اچھی خبر سننے کو ملی ہے کہ تمھیں

کیا بتاؤں۔۔

ارم بنا سپیڈ لگائے التمش کے پاس جا کے فر فر اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگی
فلک اور شہانہ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

کیسی خبر پھپھو ؟؟ التمش کو بھی تجسس ہوا۔۔۔

ارے تم پاپا بننے والے ہو۔۔

ارم خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

التمش حیرت سے فلک کو گھورنے لگا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ یہ کب ہو گیا بھئی۔۔۔

جو مسلسل نفی میں سر ہلائے جارہی تھی۔۔۔

ابراہیم صاحب بھی بہت خوش ہوئے اور فلک کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔

خوش رہو بیٹا بہت اچھی خبر سننے کو ملی ہے۔۔

ابراہیم صاحب نے دعا دی جبکہ التمش فلک اور شہانہ حق دق ارم اور ابراہیم کو دیکھنے لگے جو کہ کسی کو بھی بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے۔۔

ارے!!!کوئی میری بات تو سنے۔۔۔

شہانہ نے سب کو ٹوکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے بھابھی اتنا خوشی کا موقع ہے آج تو آپ بھی فلک کو گلے لگا ہی لیں۔۔

ابراہیم صاحب نے اپنی طرف سے رائے کا اظہار کیا۔۔

ابراہیم بھائی جب آئی تھی ناں میں دونوں ساس بہو چپک کے بیٹھی تھی ایک دوسرے کے ساتھ۔۔ارم نے خوشی سے ابراہیم کو بتایا۔۔۔

اچھا یہ تو ڈبل خوشی کی بات ہے۔۔آگے سے ابراہیم بولے۔۔۔

خاموششش!!!!التمش چلایا پورے گھر میں سناٹا چھا گیا۔۔

کیا ہو التمش؟؟ ارم نے پوچھا۔

پھپھو ایسا کچھ نہیں ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے اور مام کیا آپ کو بھی کوئی غلط فہمی ہوئی ہے؟؟ شہانہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔۔

فلک سر جھکائے خاموش رہی۔۔۔

میں تو ارم کو سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ عاشر اور تمکین کی طرف سے گڈ نیوز ملی ہے مگر یہ بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

ارم اور ابراہیم کے چہرے لٹک گئے التمش افسوس میں سر ہلا کے کمرے میں چلا گیا جبکہ دونوں فریق ہنوز شرمندہ کھڑے تھے۔۔

سوری بیٹا غلطی میری ہے مجھے ہی پہلے بھابھی سے کلیئر کر دینا چاہیے تھا۔۔

ارم نے فلک سے معافی مانگی فلک خاموش رہی ابراہیم صاحب بھی شرمندہ تھے۔۔۔

ارے آپ لوگ ایسے نہ کہیں انشااللہ۔۔اللہ جلد فلک کی طرف سے بھی اچھی خبر دے گا۔۔شہانہ پر امید طریقے سے بولی۔۔۔

ارم اور ابراہیم نے بھی فلک کو دعا دی اور فلک خاموشی سے کمرے کی طرف چلی گئی۔

◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊

عاشر اور تمکین کو امریکہ واپس آئے دوسرا دن تھا عاشر نے تمکین کے کہنے پہ اس کے ایک کزن کے ساتھ بزنس اسٹارٹ کرنے کا سوچا جو کہ پہلے ہی دو فاسٹ فوڈ چین کا مالک تھا۔۔۔

ظفر اور عاشر کے بیچ میں پہلی ملاقات نہایت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔۔عاشر بہت مطمئن تھا اور ظفر کے ساتھ ڈیل کرنے کے لیے بھی جھٹ سے تیار ہو گیا تھا۔۔۔

◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊◊

فلک کمرے میں آئی التمش شاید فریش ہونے گیا تھا۔۔فلک واپس کچن میں آئی سب کے لیے چائے بنا کے سب کو چائے سرو کی اپنا اور التمش کا مگ روم میں لے آئی۔۔۔

التمش لیب ٹاپ پہ شاید کوئی کام کرنے میں مگن تھا مگر نہایت سنجیدہ تھا جب فلک نے التمش کے منہ کے آگے چائے کا مگ کیا۔۔۔

مان لیجیے میری رائے محبت سے بہتر ہے چائے۔۔

فلک نے التمش کو مگ دیتے ہوئے کہا یعنی یہ صبح کے سوال کا جواب تھا جب التمش نے فلک سے چائے اور محبت کے متعلق مزید پوچھا تھا۔۔التمش جو باہر سب کی غلط فہمی دور تو کر آیا تھا مگر اندر آکے نہایت سنجیدہ تھا فلک کی بات پہ مسکرا دیا اور چائے کا مگ تھام لیا۔۔۔

مگر میرے نزدیک دونوں ہی بہتر ہیں۔۔

التمش نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

جانتے ہیں التمش مجھے محبت کا اب کوئی کریز نہیں آئی تھنک کے محبت صرف نام ہے ایک لفظ کا لوگ آپ کے جذبات کچل کے آپ کو بے حس بناتے ہیں صرف اس لفظ کے نام پر۔۔

فلک نے التمش سے بہت وقت بعد اپنے دل کی بات کی۔۔

لیکن فلک اگر رب محبت دیتا ہے تو آزمائش تو شرط ہے پھر بے حس ہونا بنتا نہیں ہے مجھے لگتا ہے تھوڑا بہت تو سوچنا چاہیے اس بارے میں۔۔۔کیا خیال ہے ؟؟

التمش نے آئی برو اچکا کے کہا۔

ہاں آزمائش تو واقعی شرط ہے مگر پھر میری طرف سے دل نہ بدلتا۔۔۔

کیا تمھارے دل میں میرے لیے محبت نہیں رہی؟؟ التمش بے یقینی سے پوچھنے لگا۔

التمش جھوٹ نہیں بولو گی مگر وہ تڑپ نہیں رہی جو پہلے ہوتی تھی شاید وجہ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں لیکن میں کوشش کر رہی ہوں کہ سب بھولو ں مگر بھولنا آسان نہیں ہے کیونکہ میں انسان ہوں مگر ہاں ہم دوست تو بن ہی سکتے ہیں محبت ویسے بھی ضروری نہیں۔۔۔

فلک تم نے ماں کو معاف کر دیا۔ارم پھپھو کو معاف کر دیا۔۔التمش دو پل خاموش ہو کہ پھر بولا۔مگر تم مجھے کیوں معاف نہیں کر سکتی ؟؟ التمش نے بے بسی سے پوچھا۔

التمش ان سے میں نے جو توقعات لگائی تھی ناں وہ بچپن میں ہی دم توڑ گئی تھی کیونکہ ماں نے دوسری شادی کر لی یہ سوچ کہ کب تک بھائیوں کے در پہ پڑی رہے گی وہ اپنی جگہ ٹھیک تھی مگر کاش ایک بار وہ میرا بھی سوچ لیتی انھوں نے مجھے اپنے بھائیوں کے بھروسے چھوڑ دیا جن کے بھروسے وہ خود بھی نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

فلک نے گہرا سانس لیا اور پھر بولی۔۔

شہانہ ممانی نے عبیرہ ممانی کو بھی اپنے ساتھ ملا کے مجھے ہاسٹل بھجوا دیا وہ دونوں بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی کیونکہ کوئی کیوں پرائی اولاد پالے جب میری سگی ماں نے مجھے اپنے پاس نہ رکھا تو پھر وہ کیوں میری ماں بنتی مگر آپ۔۔۔

فلک نے التمش کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

آپ نے میرے دل میں خود کے لیے خود محبت ڈلوائی تھی زبردستی آپ سے امیدیں لگانا فطری تھا تو جب آپ سے شدید والی محبت ہوئی تھی ناں مجھے آپ سے بہت امیدیں تھی مگر جب میری امیدیں ٹوٹی تھی ناں تو کہیں ناں کہیں میں بھی ٹوٹ گئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک کی آنکھیں چھلک گئی۔۔۔التمش کے دل کو کچھ ہوا مگر وہ بے بس تھا فلک دوبارہ بولی۔

التمش عورت کا دل بہت مضبوط ہوتا ہے بہت مشکل سے ٹوٹتا ہے میں نہیں مانتی کے عورت نازک مزاج ہوتی ہے الٹا عورت زیادہ قوت برداشت رکھتی ہے مگر جب ٹوٹ جاتی ہے ناں تو پھر جڑنا مشکل ہوتا ہے۔۔

کیا دوبارہ جڑنا ممکن نہیں فلک ؟؟

التمش چائے کا خالی مگ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے ایک آس اور امید سے بھرے لہجے میں فلک سے سوال کیا۔۔

ناممکن بھی نہیں التمش کوشش کی جا سکتی ہے۔۔

فلک دونوں مگ اٹھاتی باہر چلی گئی۔۔

کم سے کم دونوں نے دوستی سے آغاز تو کیا تھا التمش کو تسلی ہو گئی تھی کہ فلک کوشش کر رہی ہے رشتہ نبھانے کی مگر انداز ذرا مختلف اختیار کیا ہے تو التمش کو بھی چاہیے فلک کے جذبات کو سمجھے یہ سب اتنا آسان بھی نہیں جتنا لگ رہا تھا۔۔۔

وہ ایک شخص جو کم کم میسر ہے ہم کو

آرزو ہے کسی روز سارا مل جائے

اسے کہنا ملاقات ادھوری تھی وہ

اسے کہنا کبھی آ کے دوبارہ مل جائے

فلک اور التمش زندگی کو ایک نئے ڈھنگ سے لے کر چل رہے تھے دونوں نے اپنے رشتے کو دوستی کے دھانے پہ ڈال دیا تھا اور اسی وجہ سے دونوں میں بات چیت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا اور تکرار بھی خوب ہوتی تھی۔۔۔

یہ تکرار بھی التمش کی ہی مہربانی سے شروع ہوئی۔ایک دن التمش آفس کی فائل گھر بھول گیا وہ لینے واپس آیا۔التمش جانتا تھا فلک اس وقت کالج ہوتی

ہے اس نے پورے روم میں فائل ڈھونڈی مگر فائل نہ ملنی تھی ناں ملی۔

التمش نے فلک کے وارڈروب کو کھولا اور اس کا بھی سامان بکھیر دیا مگر فائل نہ ملی اتنے میں اس کے سیکرٹری کی کال آئی تو پتہ چلا فائل پہلے سے آفس میں ہے التمش تو بھئ التمش ہے بکھرا روم چھوڑ کے آفس چلتے بنے۔۔۔

فلک کو آج کالج سے گھر آتے آتے کافی ٹائم لگ گیا تھا گھر آئ تو عبیرہ اور شہانہ چائے پی رہی تھی۔

ارے فلک آؤ ناں ابھی چائے بنائی ہے ہمارے ساتھ بیٹھ کے چائے پیو۔۔

عبیرہ نے فلک سے کہا۔

سچ میں آج تو میں بہت تھک گئ ہو ایک تو کالج سے لیٹ ہوئی پھر راستے میں اتنا ٹریفک تھا۔۔

فلک اپنے لیٹ آنے کی وجہ بتانے لگی۔۔

التمش احمر اور ابراہیم بھی آ گـئے سب نے خوشگوار ماحول میں عصرانہ کیا۔۔

فلک ریسٹ کرنے کے ارادے سے کمرے میں گئ ابھی روم کی لائٹ آن کی تھی اور پورا روم اتھل پتھل ہوا ملا۔کپڑے وارڈ روب سے باہر بکھرے تھے فائلز بیڈ کی زینت بنی تھی اور پورے کمرے میں کہرام مچا ہوا تھا فلک غصے میں باہر گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ممانی میڈ روم میں گئی تھی اور صفائی کی بجائے ادھم مچا کے آگئ۔۔

فلک نے باہر آ کے عبیرہ اور شہانہ کو کہا۔

نہیں بیٹا میڈ سے میں نے اپنے سامنے صفائی کروائی تھی۔۔۔عبیرہ نے جواب دیا۔

پھر روم میں کون گیا تھا؟؟ فلک تھک ہار کے صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔

فلک۔۔۔وہ روم میں گیا تھا مجھے فائل نہیں مل رہی تھی۔۔

کیا؟؟؟ کیوں ؟؟

فلک شدید غصے میں التمش کو گھورنے لگی اور اٹھ کے میں چلی گئی۔

جاؤ التمش تم یقیناً کمرہ بکھیر کے آئے ہو گے اور فلک نہایت تھکی ہوئی آئی ہے جا کے خود دیکھو۔۔شہانہ فلک کی فیور میں بولی۔

آپ دونوں پہلے ہی اچھی تھی کم سے کم میرا فیور تو کرتی تھی۔۔التمش ماں کو کہتا روم میں چلا گیا۔پیچھے شہانہ اور سب ہنسنے لگے۔۔

التمش جب کمرے میں آیا فلک فائلز بیڈ سے سمیٹ رہی تھی اور غصہ شدید تھا۔۔

فلک دیکھاؤ میں ہلپا کر دوں۔۔التمش نے فائلز پکڑے ہوئے کہا۔

ہاں ہلپچ کر دوں پہلے روم بکھیرا ہی کیوں تھا مطلب حد ہوتی ہے میری وارڈ روب میں میں اپنے پیپرز نہیں رکھتی آپ نے اس کو بھی نہیں بخشا۔۔

وہ مجھے لگا شاید وہاں چلی گئی ہو۔۔۔

التمش نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

ہاں اس کے پیر لگ گـئے تھے ناں جو وہ میری الماری میں گھومنے گئی تھی۔۔

میں نے پہلے پورے روم میں دیکھا مجھے فائل نہیں ملی پھر ہی ڈریسنگ کی طرف گیا۔۔التمش نے خود کو جسٹیفائے کیا۔

بس۔۔بس مجھے یہ سب پسند نہیں ہے اب کھڑے کھڑے کمرے کا کیا جائزہ لے رہے ہیں اٹھائے کپڑے اور جیسے پھینکے تھے ویسے ہی رکھے۔۔۔فلک نے آرڈر دیا۔

میں یہ کپڑے رکھوں؟؟؟؟ التمش نے انگلی کا اشارہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔

جی۔۔۔آپ یہ سمیٹے گے اور وہ بھی ابھی کے ابھی مجھے نہیں پتہ مجھے سونا ہے ۔۔

یہ کونسا ٹائم ہوا سونے کا رات کا کھانا کھا کے سونا۔۔

التمش نے مشورہ دیا۔۔

اپنے مشورے اپنے پاس رکھے اور فلحال میری ہلپک کرے۔۔فلک نے التمش کو گھور کے کہا۔

ناچار بے چارے التمش کو فلک کی وارڈروب سیٹ کرنی پڑی۔۔کمرہ جب سیٹ ہو گیا تو التمش نے فلک سے کہا۔

آ ج سیٹ کیا آئندہ امید نہ رکھنا بھئ بہت مشکل ہے۔۔۔

جی جی۔۔میں بھی یہی کہہ رہی ہو آج کمرا بکھیرا ہے۔آئندہ نہیں بکھیرنا ورنہ آپ سے ہی سیٹ کرواؤں گی۔۔

فلک نے بھی دھونس جمائی۔۔

دیکھتے ہیں۔۔التمش نے کندھے چکا کے کہا۔

دیکھ لیجئے گا۔۔فلک نے بھی نخرا دیکھا کے کہا۔

ہائےداوے۔۔فائل پھر ملی کہا سے تھی؟؟

فلک نے کمر پہ ہاتھ رکھ کے پوچھا۔

وہ۔۔فائل آفس میں بھول گیا تھا۔۔۔

التمش نے نچلا ہونٹ داباتے ہوئے اپنی ہنسی روک کے فلک کو بتایا۔۔فلک غصے اور حیرت سے التمش کو گھورنے لگی جبکہ التمش جلدی سے ڈریسنگ کی طرف چلا گیا جانتا تھا فلک بہت کچھ سنائے گی اب وہ مزید ناراضگی افورڈ نہیں

کر سکتا تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

گھر کا ماحول کافی حد تک خوشگوار ہو گیا اس میں زیادہ تر ہاتھ فلک کا تھا وہ کبھی ارسہ کو انوائیٹ کرتی تو کبھی ارم کو سب عاشر کے دیے زخم کو بھول کے آگے بڑھ رہے تھے۔۔

کامران صاحب بھی بچوں کو خوش دیکھ مطمئن ہو گ ئے تھے۔۔

جبکہ دوسری طرف عاشر نے تمکین کے کزن پہ پورا بھروسہ ظاہر کر کے اس کے بزنس میں پیسا انویسٹ کرنا شروع کر دیا۔۔اسی کے ساتھ لگے لگائے کاروبار میں پارٹنر شپ اسٹارٹ کر دی۔۔اور خود تمکین کے چونچلے اٹھانے میں مصروف ہو گیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آج سنڈے کا دن تھا فلک مزے سے سوئی ہوئی تھی التمش نے فلک کو اٹھایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔

اففف فلک۔۔گھوڑے گدھے بیچ کے سوتی ہو اٹھو بھی۔۔

التمش نے پھر جگایا مگر فلک تو لگتا ہے دنیا کو بھول گئ تھی۔۔

التمش کو شرارت سوجھی التمش نے فلک کی گال پہ بوسہ دے دیا فلک جو نیند

کی وادی میں کھوئی تھی اپنے چہرے پہ کسی لمس کو محسوس کر کے مارے خوف کے اٹھ کے چلا دی۔۔

فلک!!!التمش نے فوراً سے فلک کے منہ پہ ہاتھ رکھا۔

فلک التمش کو بے یقینی سے دیکھتی رہی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے فلک کو جانے کیوں وہ رات یاد آ گئی تھی جب وقار نے فلک کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی اپنے سامنے التمش کو دیکھ کے وہ اس سے لپٹ کے رونے لگی۔

فلک کیا ہوا تم نے کوئی برا خواب دیکھا؟؟

التمش کو خود بہت حیرت ہوئی اس نے تو فلک کو جگانے کے لیے شرارت کی تھی اور فلک نے اتنا زیادہ ری ایکٹ کر دیا تھا۔

و۔۔۔وہ وقار۔۔۔

فلک اتنا کہہ کے پھر رونے لگی۔۔

التمش نے فلک کو خود سے الگ کیا اور پوچھنے لگا۔

وقار۔۔۔نے بھی۔۔ایسے ہی۔۔۔فلک نے روتے ہوئے ہچکیاں لیتے ہوئے بتایا۔

التمش کو اچانک فلک کی وہ بات یاد آئی جس کی تصدیق وہ ارم پھپھو سے بہت پہلے کر چکا تھا۔۔التمش نے غصے کو ضبط کیا اور فلک کو خود سے لگا لیا۔۔

آئی ایم سوری فلک۔۔میں تو مزاق کر رہا تھا مجھے نہیں اندازہ تھا تم ڈر جاؤ گی۔۔

التمش کو فلک کی تکلیف سے شدید تکلیف ہوئی۔۔

فلک کو جب اپنی اور التمش کی پوزیشن کا خیال آیا تو وہ التمش الگ ہوئی اور آنسو صاف کرنے لگی۔۔

آپ مجھے کیوں جگا رہے تھے

؟ فلک نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

کچھ نہیں وہ مجھے بھوک لگی تھی آج تمھارے ہاتھ کا پراٹھا کھانے کا موڈ تھا اس لیے جگا رہا تھا۔۔

اچھا میں ابھی بنا دیتی ہوں۔۔

فلک اٹھنے لگی۔۔

ارے نہیں تم آرام کروں اٹس اوکے۔۔

التمش نے فلک کی حالت کے پیش نظر اس کو روکا۔

نہیں التمش میں ٹھیک ہوں میں ابھی بناتی ہو آپ بھی فریش ہو جائیں۔۔

فلک خود فریش ہو کے التمش کے لیے پراٹھا بنانے چلی گئی اور التمش کچھ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوچنے لگا اور تھوڑی دیر بعد کسی سے فون پہ بات کرنے لگا۔۔

عاشر نے جب سے ظفر (تمکین کا کزن) کے ساتھ کام شروع کیا تھا وہ خود تو اتنا انوالو نہیں ہو پارہا تھا بزنس میں کیونکہ تمکین کی حالت کچھ بہتر نہیں تھی۔۔ڈاکٹرز کے مطابق وہ انٹرنلی بہت ویک تھی یہ سب اس کی ڈائٹنگ کرنے کے نقصانات تھے جو وہ اس حالت میں فیس کر رہی تھی۔

اسی بات کا فائدہ ظفر اٹھا رہا تھا اور عاشر اس سب سے بے خبر تھا کہ ظفر اس کی کافی انویسٹ منٹ اپنے نئے بزنس میں لگا چکا ہے جو عاشر کے علم میں بھی نہیں تھا اور ظفر، عاشر کو اپنے اسی فوڈ چین کے پروفٹس سے حصہ دے دیتا تھا۔۔۔

التمش نے ناشتے کے دوران فلک کو ریڈی ہونے کو کہا۔

کیوں التمش کہاں جانا ہے ؟

فلک نے پوچھا۔

ارے بیٹا وہ گھمانے لے جانا چاہ رہا ہے تم نخرے کر رہی ہو بس تم جاؤ اس کے ساتھ انجوائے کرو۔۔عبیرہ نے فلک کو مزید پوچھنے سے روکا۔

مگر ممانی ابھی سب سوئے ہوئے ہیں سب کا ناشتہ ریڈی کرنا ہے۔۔

فلک نے کہا۔

تم پریشان مت ہو میں بنا لوں گی بس تم جاؤ۔۔

عبیرہ نے زبردستی فلک کو تیاری کے لیے راضی کیا۔۔

التمش اور فلک ریڈی ہو کے عبیرہ سے اجازت لے کے جانے لگے عبیرہ آج بہت خوش تھی پہلی بار صحیح معنوں میں فلک اور التمش اس طرح گھومنے جا رہے تھے۔۔۔

التمش ہم کہاں جا رہے ہیں ؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک نے راستے میں التمش سے پوچھا۔

فلک اٹس آ سرپرائز فور یو۔

التمش نے جواب دیا۔تھوڑی دیر بعد التمش اور فلک ارم کے گھر داخل ہوئے فلک ڈر گئی مگر التمش بہت پراعتماد تھا۔۔التمش نے ارم کو کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ دونوں آ رہے ہیں۔۔

التمش ارم کے گھر دوسری بار آیا تھا پہلی بار وہ بس ایک بار کامران صاحب کی کوئی چیز لے کہ آیا تھا جو انھوں نے ارم کو بھجوائی تھی۔۔

صارم اور ارم لان میں ہی بیٹھے تھے۔۔فلک ہچکچاتے ہوئے ان دونوں کے پاس

گئی ارم بہت اچھے سے فلک سے ملی اور صارم تو التمش کی قابلیت کے شروع دن سے قائل تھے اس لیے التمش سے بہت اچھے سے ملے۔۔

تھوڑی دیر وہی بیٹھنے کے بعد التمش نے ارم سے واش روم کا پوچھا ارم التمش اور فلک کو اسی کمرے میں لے آئی جہاں فلک ٹھہری تھی۔۔اور انھیں فریش ہونے کا کہہ کے چلی گئی۔۔

فلک اس کمرے کو دیکھ کے گھبرا گئی جبکہ التمش نے فلک کی گھبراہٹ کے پیش نظر اس کے کندھوں کے گرد اپنے بازوں کا حصار باندھ دیا۔۔

تمھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہو ں تمھارے ساتھ بے فکر رہو۔۔

التمش نے فلک کو تسلی دی۔

اچھا یہ بتاؤ کہ وہ وقار کا کمرہ کہاں ہے؟؟

التمش نے فلک سے پوچھا فلک حیرت سے التمش کو دیکھنے لگی۔

آپ کیوں اس کے کمرے کا پوچھ رہے ہیں التمش ؟؟

فلک کو تشویش ہوئی۔۔

ایسے ہی دل چاہ رہا ہے اس کو سلامی دوں۔۔

التمش مذاق اڑانےوالے انداز میں کہا فلک گھور کے رہ گئی۔۔

اچھا تم فریش ہو میں یہیں ہوں۔۔

التمش نے فلک کی گھوری کو کسی کھاتے میں نہ لایا۔۔فلک فریش ہونے چلی گئی اور التمش روم سے باہر چلا گیا۔

اردگرد کمرے خالی تھے ایک کونے والا کمرہ بند تھا التمش نے اس کو کھولا تو اندر عجیب سی بدبو تھی۔۔التمش اندر چلا گیا۔۔

وقار مزے سے بیڈ پہ بیٹھا سگریٹ کے کش لے رہا تھا پورا کمرہ سگریٹ کی بدبو اور دھوئے سے بھرا تھا۔

التمش کو دیکھ وقار اٹھ کھڑا ہوا۔

کون ہوتم ؟؟اور میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟ ؟؟

وقار نے غصے سے پوچھا۔

میں کون ہو ابھی بتاتا ہوں۔۔۔

التمش نے قریب آ کے دو تین مکے وقار کے منہ پہ جڑ دیے۔۔

مجھے کیوں مار رہے ہو۔۔۔؟

وقار کی ناک سے خون بہہ رہا تھا وہ خون صاف کرتے ہوئے چلایا۔

فلک جو فریش ہو کے کمرے سے باہر آئی تھی آوازیں سن کے وقار کے

کمرے کی سمت گئی دروازہ کھلا تھا فلک اندر چلی گئی۔۔

التمش نے وقار کو گریبان سے پکڑ رکھا تھا۔۔

کمینے تو جانتا نہیں تو نے کس سے پنگا لیا ہے اور تیری اتنی جرت تو نےاس کو ہاتھ لگایا تو لگایا کیسے لگایا؟؟؟

التمش نے وقار کو دو تین اور جڑ دے اور وقار بے سدھ ہو رہا تھا فلک فوراً باہر بھاگی ارم اور صارم کو بلا لائی صارم نے آ کے التمش کی گرفت سے وقار کو چھڑوایا جو کہ بیڈ پہ ڈھے گیا تھا التمش غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے ہمارے ہی گھر میں کھڑے ہو کہ تم نے میرے بھائی پہ ہاتھ کیسے اٹھایا؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صارم التمش پہ چلائے جبکہ ارم ڈر گئی۔۔۔

آپ ہاتھ اٹھانے کی بات کر رہے ہیں میں تو اس کے ہاتھ توڑنے والا تھا۔۔

التمش غصے کی انتہا پہ تھا غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے التمش کی گردن کی رگیں تن گئی۔۔

التمش پلیزز ریلکس ہو جاؤ۔۔

ارم نے التمش کو مزید بولنے سے روکا۔

نہیں پھپھو میں جانے کب سے خود پہ ضبط کیے تھا اور آپ۔۔آپ کے گھر

میں آپ کی بیوی کی بیٹی مہمان بن کے آتی ہے اور آپ کا یہ عیاش نشی بھائی اس کی عزت پہ حرف لگانے کی کوشش کرتا ہے۔۔

تب بھی آپ بجائے کے اس عیاش کو

rehabilitation center

بھیجنے کے فلک کو ہی نکال دیتے ہیں۔۔چلیں فلک تو پرائی ہے آپ کے لیے کیونکہ آپ نے تو کبھی اس کو بیٹی مانا ہی نہیں شاید اسی لیے اللہ نے آپ کو بیٹی جیسی رحمت سے نہیں نوازہ کیونکہ آپ میں ہمت ہی نہیں کہ عورت کی عزت کی حفاظت کروا سکے۔۔مگر میری پھپھو تو بیوی ہیں آپ کی آپ کو ان کی عزت تک کا خیال نہ آیا۔۔اگر کبھی اس گھٹیا شخص نے ان کے ساتھ کچھ غلط کر دیا تو؟؟۔۔۔مجھے بہت افسوس ہے یہ کام میں نے کیا جو کہ آپ جیسے غیرت مند انسان کو کرنا چاہیے تھا۔۔

التمش کی باتیں سن کے صارم واقعی لاجواب ہو گیا اور اس کا سر جھک گیا جبکہ ارم فخر سے اپنے بھتیجے کو دیکھنے لگی۔۔

فلک بھی اپنے آنسو صاف کرنے لگی آج جانے کیوں اس کے دل کو یقین آ گیا کہ اس کو ایک مضبوط سائباں مل گیا ہے۔۔

چلو فلک۔۔اب میں کہتا ہوں آج کے بعد تم اس گھر میں نہیں آؤ گی جہاں میری بیوی کی عزت نہ ہو وہاں میں بھی اس کو آنے کی اجازت نہیں دوں

گا۔۔اور پھپھو آپ بھی اب مجبور نہیں ہیں پلیز جو غلط ہے اس کو غلط ضرور کہیں اور گھبرائیں نہیں میں ابھی زندہ آپ کا بھی خیال رکھ سکتا ہوں۔۔

التمش یہ کہتا فلک کا ہاتھ پکڑتا باہر چلا گیا اور فلک التمش کے پیچھے کھچتی چلی گئی۔۔

التمش گھر آیا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

اس کا غصہ کسی صورت کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا سارا راستہ اس میں اور فلک میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔فلک بھی خاموشی سے بیٹھی رہی آج جانے کیوں فلک کے دل میں سوئی التمش کی محبت نے پھر سے سر اٹھانا شروع کیا۔

فلک تم آگئی اتنی جلدی۔۔۔

عبیرہ فلک کو دیکھ کے پوچھنے لگی۔

ہاں وہ راستے میں گاڑی کا کوئی ایشو ہو گیا تھا اس لیے واپس آ گ ئے تھے۔۔

فلک کو ناچار جھوٹ بولنا پڑا اب کیا بتاتی کہ کیا حالات فیس کر آئی ہے۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے تم جاؤ تھوڑی دیر آرام کرو پھر لنچ کرتے ہیں۔۔شہانہ بھی آج لنچ ناشتہ ساتھ ہی کرے گی۔۔۔ابھی تک سو رہی ہے۔۔عبیرہ نے مسکراتے

ہوئے بتایا۔

اچھا سہی چلیں ٹھیک ہے۔۔

فلک بھی مسکرا کے کمرے میں چلی گئی التمش اِدھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا آج فلک کو التمش میں پرانے التمش کی جھلک دکھائی دی تھی۔۔

التمش پلیز آپ ریلکس ہو جائیں۔۔۔

فلک نے التمش کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ریلکس ہو جاؤں وہ گھٹیا انسان ابھی بھی سکون سے ہے جس نے تمھیں بے سکون کردیا۔صبح حالت دیکھتی اپنی اور اب کہہ رہی ہو کہ میں کیسے ریلکس ہو جاؤں فلک؟

التمش نے فلک کو بازوں سے پکڑ کے کہا۔

فلک التمش کے گلے لگ گئی التمش بے یقینی سے فلک کی اس حرکت کو دیکھنے لگا صبح تو وہ حواس باختہ تھی مگر اس وقت تو وہ پورے ہوش و حواس میں تھی۔۔

فلک التمش کے سینے سے لگ کے رونے لگی۔۔

میرے لیے اتنا کافی ہے التمش کہ آپ نے میرے لیے اسٹینڈ لیا مجھے کسی کو کوئی سزا نہیں دینی۔۔آپ پلیز غصہ نہ ہوں۔۔۔

فلک کی بات پہ التمش مسکرا دیا اب سمجھ آیا کہ فلک آج بھی التمش کے پرانے والے غصے سے ڈرتی ہے التمش نے فلک کو اپنے مضبوط حصار میں لے لیا۔۔

پاگل میں تم پہ غصہ نہیں ہوں اور ایک اور بات میں کیوں ناں تمھارے لیے اسٹینڈ لو ں۔۔ارے بیوی ہو تم میری بہت مشکل سے ملی ہو۔۔

التمش کی اس بات پہ فلک روتے میں ہنس دی۔۔

اور ایک بات بتاؤ مجھے۔۔

التمش نے فلک کو اپنے سامنے کر کے اس کا چہرہ جو آنسو سے تر تھا اوپر کیا۔۔فلک کے آنسو صاف کیے اور آنکھوں میں دیکھ کے پوچھنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ جو تم ہر کسی کو سزا سے بری الذمہ کر دیتی ہو تو کیا ہر کسی کی سزا میرے کھاتے ڈالتی ہو ؟؟

التمش نے آئی ابرو اچکا کے پوچھا۔

فلک نے نفی میں سر ہلایا اور مسکرا کے دوبارہ سر جھکا گئی۔۔

تو پھر بتاؤ ناں مجھے معافی کب ملے گی اور کب میری سزا ختم ہو گی؟؟

التمش ایک آس سے فلک کی طرف دیکھ کے پوچھنے لگا۔۔

التمش مجھے بھوک لگی ہے۔۔

فلک کے اس جواب پہ التمش جی بھر کے حیران ہوا۔

یہ کیا جواب ہوا بھلا مطلب سوال کیا گڑ جواب دے رہی ہو چنا۔۔۔

التمش نے گھورتے ہوئے کہا۔

آپ ایک تو مجھے سرپرائز دینے کے چکر میں جلدی لے کہ چلے گ ئے جانتے ہیں میں نے ناشتہ بھی نہیں کیاتھا اور پھر راستے میں آپ کے غصے کی وجہ سے میں یہ بھی نہ کہہ سکی کہ مجھے بھوک لگی ہے۔۔فلک نے منہ بناتےہوئے کہا۔

تم راستے میں ہی کہہ دیتی تو زیادہ بہتر تھا کم سے کم مجھے یہاں جواب تو دے دیتی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش مایوسی سے بولا۔

چلیں ناں چل کے ساتھ لنچ کرتے ہیں۔۔فلک التمش کا ہاتھ پکڑ کے باہر لے گئی۔۔

ارسہ کے گھر اللہ نے رحت عطا کر دی اور ارسہ کو بیٹی سے نوازہ جس کا نام ابراہیم صاحب نے ہانیہ رکھا سب بہت خوش تھے۔۔۔نبیل بھی بہت خوش تھا سب ہی ارسہ کی بیٹی کو ہاسپٹل جا کہ مل آئے تھے سوا فلک اور التمش کے دونوں آجکل کافی مصروف رہنے لگے تھے۔۔

التمش مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔

فلک جو کہ اپنے ہاتھوں پہ لوشن لگا رہی تھی التمش سے مخاطب ہوئی۔۔

جی حکم کرے میرے کان ہر وقت الرٹ ہی رہتے ہیں کہ شاید آزادی کا پروانہ سننے کو مل جائے۔۔التمش لیب ٹاک پہ کام کرتے ہوئے بولا۔

افف آپ کو ہر وقت ایک ہی بات ہے اچھا چھوڑیں سب۔۔یہ بتائیں ارسہ کی بیٹی کو کیا گفٹ دینا ہے ؟

اچھا جی اب میں آزادی تمنا بھی نہ کروں۔۔واہ فلک تم پکی ڈیکٹیٹر ثابت ہوئی ہو۔۔اور رہی بات ارسہ کی بیٹی کی تو میں الریڈی اس کے لیے گفٹ لے چکا ہوں بس اب ہم نے جا کے دینا ہے تمھارا کالج میرا آفس جان چھوڑے تو جائے ناں۔۔

ہاں یہ تو ہے خیر آپ فکر نہ کریں اس سنڈے آف ہے میرا نو پیپرز نو ٹینشن تو پھر چلے؟؟

ہم دیکھتے ہیں۔۔التمش نے لیب ٹاپ بند کر کے سایڈ پہ رکھا۔

التمش!!فلک نے بہت پیار سے التمش کو پکارا۔

ہاں کیا ہوا ؟ التمش فلک کو دیکھنے لگا۔

آپ کو پتہ ہے اس سنڈے کو پہلا روزہ بھی ہو سکتا ہے۔۔

فلک اتنا کہہ کے خاموش ہو گئی۔

ہاں پتہ تو ؟؟ التمش سوالیہ نظروں سے فلک کو دیکھنے لگا۔

تو کیا۔۔آپ ارسہ کے گھر سے واپسی پہ مجھے شاپنگ پہ لے چلے گے؟؟ مجھے عید کے لیے ڈریسز خریدنے ہیں۔۔

فلک نے چہکتے ہوئے التمش سے کہا۔

شاپنگ اف فلک تم بھی۔۔۔مجھے لگا کہ شاید مجھے کچھ اچھا سننے کو ملے مگر مجھے تم سے ناں اب توقع کرنی ہی نہیں چاہیے خیر ہاں لے چلو گا۔۔۔

فلک نے التمش کی باقی باتوں پہ کان تک نہ دھرے بس لے چلوں گا سن کہ خوش ہو کہ لسٹ بنانے لگی۔۔التمش فلک کو دیکھنے لگا پہلی بار فلک نے خود التمش کو شاپنگ کی فرمائش کی تھی تو وہ انکار کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

عاشر اور تمکین کو اللہ نے بیٹے کی نعمت سے نوازہ مگر بچہ بہت کمزور پیدا ہوا تھا۔اس لیے ڈاکٹرز نے بچے کا خاص خیال کرنے کو کہا تھا۔۔

عاشر نے بزنس کی طرف توجہ شروع کی تو اس کو حساب کتاب میں کھٹکا محسوس ہوا مگر فلوقت وہ خاموش رہا کیونکہ شاید یہ اس کا وہم بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

التمش اور فلک ارسہ کے گھر گۓ اور اس کو مبارکباد دی التمش نے اپنے اور فلک کی طرف سے ارسہ کی بیٹی کو گولڈ کی چین اور رنگ گفٹ کی تھی۔۔

واپسی پہ دونوں شاپنگ کرنے چلے گۓ۔

دیکھ لو فلک میں اپنی بات کا پکا ثابت ہوا ہوں تمھیں شاپنگ کروانے لے آیا ہوں اب تم بھی ذرا سا ترس کھاؤ۔۔

ہاں تو ترس ہی تو کھا رہی ہو آپ پہ جبھی تو ابھی شاپنگ کر رہی ہوں ورنہ رمضان شریف میں شاپنگ کرنا کتنا مشکل ہے آپ جانتے ہیں۔۔ویسے بھی روزے کی حالت میں ایسے اول فول کام نہیں کرنے چاہیے۔۔

فلک آخری بات کہہ کے اپنی زبان دانتوں میں دبا کے چپ ہو گئی اور التمش غصے سے فلک کی آخری بات پہ گھور کے رہ گیا۔

شرم تم کو مگر آتی نہیں ناں؟؟ دے دوطعنے بھی دے دو مجھے اب یہی کثر باقی رہ گئی تھی۔۔

ارے نہیں التمش میرا سچ میں وہ مطلب نہیں تھا میں سوچ رہی ہوں چوڑیاں بھی لے لوں ہمیشہ کی طرح۔۔

فلک نے سہولت سے بات بدل دی۔

تم نہیں سدھروگی ناں۔۔۔التمش نے فلک سے پوچھا۔

نہیں !!!فلک نے مسکرا کے پرجوش لہجے میں جواب دیا اس کی اس حرکت پہ التمش بھی مسکرا دیا۔۔

پھر فلک شاپنگ کرتی رہی اور التمش بلز بھرتا رہا۔۔۔

عاشر کو بلآخر پتہ چل ہی گیا کہ ظفر اس کے ساتھ ٹھیک ٹھاک فراڈ کر چکا ہے اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کے اپنا بزنس اونچائی تک لے گیا یہاں تک کے باقی بزنس میں عاشر کا حصہ ہی نہ تھا۔۔

غصے سے عاشر گھر گیا تمکین ہمیشہ کی طرح موبائل میں مگن تھی اور میڈ بچے کو سنبھالے ہوئے تھی۔۔

جانتی ہو کتنا بڑا فراڈ کر چکا ہے تمھارا کزن میرے ساتھ۔۔

عاشر نے غصے سے تمکین سے موبائل چھینا۔

کیا بد تمیزی ہے عاشر دیکھ نہیں رہے میں گیم کھیل رہی ہوں۔۔

ٹوہیل ود یور گیم۔۔۔عاشر نے غصے سے تمکین کو کہا۔

اور یہ کیا سارا دن گیمز کھیلتی ہو۔۔۔ماں بن چکی ہو جانتی ہو ناں ڈاکٹرز نے کیا کہا ہے ہمارا بےبی بہت ویک ہے اس کو کیئر کی سخت ضرورت ہے اور تم

اس موبائل میں مگن ہو۔۔

او پلیز عاشر مجھے ویسے بھی اس سب میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا تمھیں ہی شوق چڑھا تھا بے بی کا اب سبھا لو بھی خود مجھ سے کچھ ایکسپکٹیشنز نہ رکھنا۔۔

تمکین یہ کہتی عاشر سے موبائل چھین کے گیم کھیلنے لگی۔۔۔

اور وہ جو اتنا نقصان تمھارے خبیث کزن نے کر دیا اس کو تو فورجری اور فراڈ کے الزام میں جیل ڈلواؤ گا دیکھنا تم۔۔۔

عاشر نے غصے سے کہا اور چلتا بنا۔۔۔

تمکین غصے سے موبائل پھینک کے عاشر کو جاتا دیکھنے لگی۔۔

فلک تم اٹھ گئی ابھی تک التمش نہیں اٹھا۔۔

عبیرہ سحری کے لیے اٹھی تھی اور فلک سے التمش کے روزہ رکھنے کی بابت پوچھنے لگی۔۔

ممانی دو بار جگانے کی کوشش کی ہے مگر التمش تو لگتا ہے پورے کا پورا اصطبل بیچ کے سوتے ہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے۔۔

آج پہلا روزہ تھا اور التمش فلک کے صبر کا امتحان لینے پہ تلا تھا فلک نے پانی تک ڈالنے کی دھمکی دی مگر التمش ٹس سے مس نہ ہوا اور مزے سے سوتا

رہا۔۔احمر اور کامران صاحب نے صحت کے مسائل کے پیش نظر روزہ نہیں رکھنا تھا جبکہ شہانہ پورے ٹائم پہ سحری کرتی تھی اور یہ ڈیوٹی شروع سے عبیرہ کے سر تھی۔۔۔

اوہو اتنا مشکل بھی نہیں اس کو کہو سحری کا ٹائم ختم ہو گیا نماز پڑھ کے روزہ رکھ لے دیکھنا فوراً اٹھ جائے گا۔۔ابراہیم کے لیے بھی ابھی یہی ٹرک آزما کے آئی ہو۔۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔۔ابراہیم صاحب بھی سحری کے لیے اٹھ گ ئے تھے۔

ارے التمش نہیں آیا ابھی تک۔۔ابراہیم صاحب نے پوچھا۔

فلک تم جاؤ التمش کو اٹھاؤ اور میں یہ ٹرے شہانہ کو دے کے آئی۔۔

عبیرہ یہ کہتی شہانہ کی سحری اس کے روم تک پہچانے چلی گئی تھی۔۔فلک پیر پٹختی روم میں چلی گئی۔

مطلب حد ہوتی ہے روزہ اکیلا آپ نے تو نہیں رکھنا ناں سب نے رکھنا ہے او اگر اب آپ عزت سے نہ اٹھے ناں تو بیچ میں پانی ڈال دوں گی۔۔

فلک التمش کے سر کے اوپر کھڑی چلا کے بولی۔

آہستہ بولو محلے والے جاگ جائے گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

التمش نے خمار آلود لہجے میں جواب دیا مگر آنکھیں ابھی بھی بند تھی۔۔

ٹھیک ہے میں باہر مامی کو جا کے کہتی ہو التمش نے روزہ نہیں رکھنا پھر آپ رکھنا بنا سحری کیے روزہ۔۔

فلک یہ کہہ کے جانے لگی جب التمش نے اس کا بازو پکڑ کے کھینچا اور وہ خود کو بیلنس نہ کر پائی اور التمش کے اوپر گر گئی۔۔۔

التمش کی آنکھیں کھل کے فلک کے چہرے کا طواف کرنے لگی فلک ہچکچاتی ہوئی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر التمش نے اس کے گرد اپنا مضبوط حصار باندھ دیا تھا۔۔

التمش!!! چھوڑے مجھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک نے چڑھتے ہوئے کہا۔

کیوں مجھے بنا سحری کے روزہ رکھوا رہی تھی اب خود بھی سحرے کیے بنا ہی روزہ رکھنا۔۔

التمش فلک کے چڑھنے سے محوہظ ہوا۔۔

التمش!!!!فلک غصے سے گھورنے لگی۔۔

تم آج بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔

التمش فلک کو غور سے دیکھتے بولا۔۔۔

آپ مجھے نہیں چھوڑے گے؟؟؟

فلک نے وارنگ دینے والے انداز میں پوچھا۔

نہیں میرا ایسا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔

التمش نے بھی ڈھٹائی کی انتہا کر دی۔۔

ٹھیک ہے پھر اب انجام کی ذمہ داری آپ کے سر۔۔۔

یہ کہتے ساتھ ہی فلک نے چلانا شروع کر دیا۔

ماموں مامی!!!دیکھے التمش نہیں اٹھ رہے۔

فلک نہایت اونچی آواز میں چلائی التمش نے فلک کے گرد سے بازو ہٹا دیے۔۔۔اور فلک اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔عبیرہ روم میں آئی۔

کیا ہوا فلک چلا کیوں رہی ہو؟؟

عبیرہ نے پوچھا۔

دیکھیں نہ مامی صرف بیس منٹ رہتے ہیں اور یہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہے۔۔

التمش چلو اٹھو بیٹا سحری کا ٹائم ختم ہو جائے گا۔۔۔

عبیرہ التمش کو کہتی باہر چلی گئ اور فلک التمش کو دیکھ کے ہنسنے لگی۔۔اور التمش فلک کو گھورنے لگا۔۔

جلدی آئیں ورنہ اب کے ماموں کو بھیجوں گی۔۔

فلک دھمکی دیتی باہر چلی گئی اور التمش اٹھ کے فریش ہونے چلا گیا۔۔

عاشر نہایت پریشان تھا ایک طرف تو ظفر کے پاس اپنا کافی پیسہ پھسا چکا تھا دوسری طرف تمکین کا بچے کی طرف دھیان نہ دینا اسکے لیے ایسا وقت تھا جہاں وہ بلکل تنہا تھا۔۔گھر پہ بھی کسی سے بات نہیں کر سکتا تھا کرتا بھی کیسے خود کو خود اس دلدل میں پھسایا تھا۔۔

اپنے باپ کے ساتھ بدتمیزی کی ماں کا دل دکھایا اور بھائی جیسے دوست کو نیچا دکھایا تھا صرف تمکین اور اپنے ہونے والے بچے کے لیے مگر اب سمجھ آ رہا تھا کہ دادا جی نے بلکل صحیح کہا تھا اپنے بل پہ عاشر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ عاشر کا دماغ سوچ سوچ کے شل ہو گیا تھا۔۔

آہ ماہ رمضان کی برکتیں تو صرف اپنے ملک میں ہی اچھی لگتی ہیں کاش کے میں وقت کو واپس موڑ کر سب صحیح کر سکوں۔۔

عاشر تم یہاں ہو میں تمھیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔

تمکین سٹڈی روم میں آئی۔

کیا کام ہے جو مجھے آج ایسے ڈھونڈ رہی تھی؟؟

عاشر نے سوالیہ نظروں سے تمکین کو دیکھا۔

عاشر وہ میں نے ظفر سے بات کی ہے وہ کہتا ہے سارا پیسہ تو واپس نہیں کر سکتا مگر کچھ پیسہ وہ واپس دے دے گا۔۔تو پلیز اس کے ساتھ کاپریٹ کر لو وہ بہت شرمندہ ہو رہا تھا تو میں نے اس کو تسلی دی کہ میں عاشر سے بات کر لو گی عاشر میری کوئی بات نہیں ٹالتا۔۔۔

عاشر بے یقینی سے تمکین کی باتیں سن رہا تھا جس کو شوہر اور بچے کی فکر تو بلکل نہیں تھی ہاں البتہ اس کو یہ ٹینشن ضرور تھی کہ کہیں اس کا کزن فراڈ کے کیس میں اندر نہ ہو جائے ویسے بھی امریکہ جیسے ملک کا قانون اتنا سخت ہوتا ہے کہ آسانی سے معافی ملنا مشکل ہوتا ہے۔۔

تمکین میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔عاشر خود کو ضبط کرتے ہوئے بولا۔

کیسا فیصلہ؟؟ تمکین عاشر کو دیکھنے لگی۔

میں تمھیں ڈائیورس دے دوں گا اور اپنے بیٹے کو لے کے پاکستان چلا جاؤں گا اور اس کے بدلے میں ظفر پہ کیس بھی نہیں کرو ں گا۔۔اب تو تم خوش ہو ناں؟

عاشر تمکین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

عاشر!! یہ تم کیا کہہ رہے ہو تم جانتے ہو کہ میں تمھارے بنا نہیں رہ سکتی

پھر بھی تم یہ کہہ رہے ہو؟؟؟

تو اور کیا کروں تمکین تم وہ تمکین رہی ہی نہیں جس سے میں نے محبت کی تھی تم نے مجھے کیا سے کیا بنا دیا۔۔۔میں نے تمھاری خاطر پوری دنیا سے بغاوت کی اور تم اس مشکل ترین وقت میں میرا اور ہمارے بیٹے کا سوچنے کی بجائے ظفر کا سوچ رہی ہو۔۔کیسی بیوی ہو تم اور کیسی ماں ہو؟؟

تمکین کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

عاشر میں اتنی جلدی کوئی بھی ذمہ داری نہیں سنبھالنا چاہتی تھی اس لیے میں بچے کو بھی نہیں سنبھال سکی اور تم میری محبت ہو پلیز ایسا مت کہو۔۔

تمکین رونے لگی۔

اتنی جلدی مطلب جانتی ہو تمھاری عمر میں میری ماں کا دوسرا بیٹا پیدا ہوا تھا اور تم اتیس جلدی بول رہی ہو تم نہایت ناشکری ہو تمکین تم سے لاکھ درجے بہتر آپشن فلک تھی میرے لیے مگر مجھے ہی محبت کا جوگ لے کہ بیٹھنا تھا آج صحیح معنوں میں مجھے احساس ہوا ہے کہ ہم بچے کبھی کبھی غلط فیصلے کر جاتے ہیں جو آگے جا کے ہماری زندگی تباہ کر دیتے ہیں۔۔۔

عاشر پلیززز مجھے ڈائیورس نہ دینا میں ڈائیورس نہیں چاہتی۔۔

تمکین نے مضبوط لہجے میں کہا۔

تو پھر ٹھیک ہے مجھے ظفر کے خلاف کیس فائل کرنے دو اور اس میں میرا ساتھ دو اور ساتھ میں ریان کو بھی سبنھالو جیسے ہی کیس کا فیصلہ آئے گا ہم واپس اپنے ملک جائے گے بولو منظور ہے؟؟

عاشر نے بھی حتمی فیصلہ لیا۔۔

ٹھیک ہے عاشر مجھے منظور ہے۔۔

تمکین نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

تمکین چاہے کتنی ہی سیلفش کیوں نا سہی مگر عاشر سے سچی محبت کرتی تھی اس لیے عاشر کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور یہ بات عاشر بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

افف لوگوں کی عبادتیں۔۔۔

التمش کمرے میں آیا تو فلک عشاء کی نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔

شرم نہیں آتی آپ خود تو تو تراویح پڑھنے جاتے نہیں اور مجھے بھی نماز نہیں پڑھنے دے رہے۔۔

او میڈم الحمدللہ میں عام روٹین میں جتنی عبادت کرتا ہو ناں آجکل بھی اتنی ہی کر رہا ہوں مگر جانے کیوں لوگ ظاہر کرتے ہیں۔۔

ظاہر کی بات نہیں ہوتی جناب یہ مہینہ ہی ایسا ہے اس مہینے میں بہت برکتیں رحمتیں نازل ہوتی ہے یہ مہینہ ہماری بخشش کا ذریعہ ہے۔۔

مسز آپ شاید بھول رہی ہیں شوہر کی فرمابردار بیوی پہ بھی جنت حلال ہوتی ہے۔۔

اف اس مہینے میں شیطان قید ہو جاتا جانے آپ کیسے آزاد گھوم رہے۔۔بحث کروا کے وضو خراب کروا دیا اب دوبارہ کرنا پڑے گا۔۔فلک واش روم چلی گئی۔۔۔

استغفر اللہ کیسی بیوی ہے شوہر کو شیطان ہی بنا دیا۔۔

التمش نفی میں سر ہلا کر کہنے لگا۔فلک وضو کر کے باہر آئی تو التمش کے الفاظ سن لیے۔۔

ہاں تو دونوں کی شروعات ش سے ہی ہے۔۔فلک یہ کہتے ساتھ ہی جائے اٹھا کے جانے لگی۔۔

مسز اب شیطان تو بنا دیا ش سے ابتدا بھی بتا دی اب کہاں چلی ؟؟

التمش فلک کو جاتا دیکھ پوچھنے لگا۔

اب یہاں نماز نہیں پڑھ سکتی ورنہ آپ نے ایک ایک رکعت کے بعد مجھے شوہر کے حقوق حفظ کروانے ہیں۔۔

فلک کہہ کے چلتی بنی۔۔

کمال ہے بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔۔التمش خود بھی وضو کرنے چلا گیا۔۔۔

عاشر اور تمکین نے مل کے ظفر کے خلاف کیس کر دیا تھا ظفر خود بہت حیران تھا جب اسے کورٹ کا نوٹس ملا۔اس نے تمکین کو کال کی اور خوب منانے کی کوشش کی مگر اب کی بار تمکین کو اپنا رشتہ عزیز تھا وہ عاشر کو چھوڑنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

کیا بات ہے عاشر آپ اب بھی خاموش ہیں؟؟

تمکین نے کال کاٹی تو عاشر سامنے کھڑکی کے پاس خاموش کھڑا ملا۔۔۔

کچھ پیپرز جلدی میں گھر چھوٹ گئے تھے تمکین اب واپس میں جا نہیں سکتا کورٹ میں تمام ڈاکیومنٹس دیکھانے ہونگے اب کیا کروں؟

عاشر سر تھام کے بیٹھ گیا۔۔

عاشر آپ کی فیملی بہت اچھی ہے جب انھوں نے مجھے بہو روپ میں ایکسپٹ کر لیا تھا تو آپ کو نہیں لگتا یہ کوئی اتنی بڑی غلطی نہیں ہے کہ آپ کسی سے بات کر کے فیور بھی نہ مانگ سکے۔۔۔

ہاں تم ٹھیک کہتی ہو میں آج ہی التمش سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کرتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں۔۔

عاشر کو واقعی تمکین کا مشورہ اچھا لگا۔۔

التمش آفس میں مصروف تھا جب اس کا سیل بجا۔۔التمش نے مصروف سے انداز میں فون اٹھایا۔۔

السلام علیکم !!!التمش نے بنا دیکھے کال ریسو کر کے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ جناب شوہر نامدار بات کررہے ہیں۔۔؟

فلک نے التمش کو اسی کے انداز میں تنگ کیا فلک کی آواز التمش کے کانوں میں کیا گئی وہ حیرت سے موبائل دیکھنے لگا۔۔

فلک تم نے مجھے فون کیا ؟؟ کمال ہے آج سورج کہاں سے نکلا۔۔

وہ سب مجھے نہیں پتہ لیکن ہاں آج افطار میں گھر جلدی آنا ہے اور ہاں آج پکوڑے سموسے اور روٹیاں بھی لے آنی ہیں۔۔

فلک تو پوری افطاری آج التمش کے کھاتے ڈال رہی تھی۔۔

ارے میں کیا اب روزے کی حالت میں پکوڑے سموسے خریدتا اچھا لگوں گا تم ڈرائیور کو بھی یہ کام کہہ سکتی تھی۔۔

التمش کو ایک تو ابھی خوشی ہی ہوئی تھی کہ فلک نے فون کیا ہے مگر اس کی فرمائشی لسٹ سن کے وہ خوب تپ گیا تھا۔۔

میں کیوں ڈرائیور کو کہوں آج کل وہ بیچارہ روزے رکھتا ہے پھر مجھے کالج چھوڑتا ہے لینے آتا ہے اب کیا آپ پکوڑے سموے بھی نہیں لا سکتے۔۔۔

فلک بھی بنا سپیڈ بریک کے بولتی چلی گئی۔۔

واہ کیا بات ہے شوہر نے بھی روزہ رکھا ہے خیر وہ تو جانے دو۔۔ڈائیور کے روزے کشائی کی بہت فکر ہے مسز فلک التمش کو ہیں ناں؟

التنش کو فلک پہ انتہا کا غصہ آیا۔

ارے اس کا روزہ نہیں کھلوا رہی آپ بھی ناں اپنی سوچ بس ایسی ہی رکھنا۔۔ آج ارم ماں اور ارسہ دونوں کی افطاری کروا رہے ہیں ناں اس لیے یہ چیزیں آپ کے ذمے ڈال رہی ہوں۔۔باقی میں بنا لوں گی اور ویسے بھی آپ کو کام ہی کیا ہے آفس میں ہی بیٹھے رہتے ہیں۔۔۔

باقی بچتا کیا ہے جو بناؤ گی ؟؟ اور ایک بات بتاؤ میں کیا آفس سونے آتا ہوں جو مجھے روزہ نہیں لگے گا کبھی لاؤں گا تمھیں آفس آ کے کرنا کام پھر پتہ چلے گا۔۔

التمش کو فلک کی بات سن کے خود پہ خود ہی ترس آیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اب میں رکھتی ہوں میرے پاس فضول بات کرنے کا ٹائم نہیں ہے آپ سب چیزیں یاد سے لیتے آیئے گا۔۔

فلک نے کہتے ساتھ ہی کھٹاک سے فون بند کر دیا اور التمش کا دل چاہا کہ اپنا موبائل ہی توڑ دے مگر ایسا کر نہیں سکا ظاہر ہے اتنا مہنگا موبائل توڑنا کوئی آسان کام تو نہیں۔۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

عاشر آپ نے ڈاکیومینٹس کے لیےالتمش سے بات کی۔ تمکین جو وکیل سے بات کر رہی تھی عاشر سے پوچھنے آئی۔۔

نہیں ہمت نہیں ہو رہی۔۔عاشر نے مایوسی میں جواب دیا۔

عاشر آپ سمجھتے کیوں نہیں ہمیں ڈاکومینٹس کی ضرورت ہے ورنہ ہم ہار جائے گے۔۔

ہم جانتا ہو مگر کس منہ سے بات کروں؟

عاشر دیکھیں میں جانتی ہوں ہم نے غلطی کی ہے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں ہم بنا معافی مانگے منہ چھپا کے بیٹھ جائے پلیز ہمت سے کام لیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

تمکین کبھی کبھی میں سمجھ نہیں پاتا کیا تم وہی تمکین ہو جس نے مجھے میری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فیملی سے دور کیا تھا۔۔

عاشر بے یقینی سے تمکین کو دیکھ کے کہنے لگا۔۔

جانتی ہو عاشر میں نے بہت غلط کیا مگر جب آپ کی فیملی کے ساتھ تھی تو آزاد رہنا چاہتی تھی کیونکہ اس ملک کا ماحول

Privacy

اور

Indepency

بیسڈ تھا مگر جب آپ کے گھر گئی تو سوچتی تھی کاش کے میں بھی ان سب جیسی ہوتی یہاں ایڈجسٹ کر سکتی مگر نہ کر سکی۔۔اب جب دور ہو گئی تو احساس ہوا کے ان جیسی ہونے کی کوشش تو کرتی مگر میں نے نہ کی۔۔۔اب جب آپ نے دھمکی دی چھوڑنے کی تو عقل ٹھکانے آ گئی۔۔۔آخری بات تمکین نے مذاق میں کی۔۔

تم جانتی ہو ناں میں تمھیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔

ہاں جانتی ہوں مگر میں ڈر گئی تھی آپ کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی کہ سچ میں آپ مجھے چھوڑنے والے تھے۔۔۔

مگر میں نہیں چھوڑوں گا۔۔

عاشر نے تمکین ہو حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

ارے چھوڑے اور جائیں ناں مجھے التمش کو کال کرے۔۔۔

تمکین نے حصار توڑتے ہوئے کہا۔

آہ۔۔۔کرتا ہوں کوشش بات کرنے کی۔۔۔

التمش گھر پہچا ہاتھ میں مختلف شاپرز تھے فلک عبیرہ اور شہانہ کچن میں تھی تو وہ بھی کچن میں چلا گیا۔۔

ارے التمش یہ سب کیا ہے عبیرہ نے اتنے شاپرز دیکھ کے التمش سے پوچھا

اپنی بہو سے پوچھے آفس فون کیا تھا میڈم نے التمش نے فلک کی طرف اشارہ کر کے کہا جو سیلڈ بنانے میں بزی تھی۔

کیا مامی اب سموسے پکوڑے تو گھر بنانے سے رہے اتنی جلدی تو میں نے ان کو کہہ دیا کے راستے سے لیتے آئے۔۔

ہاں یہ تم نے ٹھیک کیا اس طرح ہم مین ڈششز گھر پہ جلدی تیار کر سکے گے ۔۔۔شہانہ نے بھی فلک کا فیور کیا۔

یہ صحیح ہے جب سے یہ دونوں ایک ہوئی ہیں ناں چچی میری مشکل بہت بڑھ گئی ہے اور اب میں چلا سونے لہذا مجھے افطار سے پہلے ناں اٹھایا جائے

التمش کہہ کے جانے لگا

التمش عصر کے بعد نہیں سوتے اچھا نہیں ہوتا فلک نے ایک اور فتوی جاری کیا

التمش غصے سے فلک کو گھور کے چلتا بنا۔۔

التمش کمرے میں آیا تو اس کا فون بجنے لگا اس وقت کس کی کال آ رہی ہے یہ لوگ مجھے سکون سے سونے بھی نہیں دیں گے۔۔۔

امریکہ کا نمبر تھا التمش کو بے حد حیرت ہوئی اس نے کال ریسیو کی۔

السلام علیکم !!! آگے سے عاشر نے سلام کیا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عاشر بھائی کیسے ہیں آپ اور بھابھی کیسی ہیں التمش نے فارملی بات کی۔۔

سب ٹھیک ہیں میں بھی تمھاری بھابھی بھی اور تمھارا بھتیجا بھی عاشر نے تفصیل سے بتایا۔۔

مبارک ہو اللہ نے آپ کو باپ بنایا سن کے خوشی ہوئی گھر پہ سب کو بتادوں گا التمش نے بے پرواہی سے جواب دیا دوسری طرف عاشر نے آنکھیں چھلک گئی تھی۔۔

التمش پلیز!! معاف کردوں عاشر کا رونا اس کے لہجے میں نمایاں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کیا بتا ہے بھائی آپ ٹھیک تو ہیں التمش کو عاشر کے بھیگے لہجے سے سچ میں دکھ ہوا اور وہ پریشان ہو گیا۔۔۔

مجھے تمھاری ضرورت ہے میں بلکل اکیلا ہو گیا ہو کیا تم آ سکتے ہو؟ عاشر نے ایک عاس سے التمش سے پوچھا

تھوڑی دیر تو التمش خاموش رہا پھر پریشانی کی وجہ پوچھی اور عاشر نے سب بتا دیا مگر التمش نے عاشر کو مزید تکلیف میں نہ دیکھتے ہوئے آنے کا وعدہ کر لیا۔۔اور دونوں کھل کے گپ شپ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افطار میں ارسہ ارم اور سب لوگ آئے گھر بھر میں رونق کا سماں تھا رمضان شریف کی برکتیں اپنے عروج پہ تھی خوشگوار ماحول میں روزہ افطار کی گئ تھی۔۔۔

افطار کے بعد صارم التمش کے پاس آیا جو لان میں کھڑا عاشر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

جانتے ہو آج تک ارم نے مجھ سے کسی بات کا شکوہ نہیں کیا اور یہاں تک کے آج اس نے میرے سامنے بولنے کی ہمت نہیں کی صارم التمش کے پاس

کھڑا بولنے لگا اور التمش صارم کو دیکھنے لگا

مگر جب سے تم اسے ہمت دے کے گ‍ئے ہو ناں وہ بہت بولتی ہے اور کہتی ہے کہ اب اسے بھی وہ مقام چاہیے جو اس کو آج تک نہیں ملا ورنہ وہ چلی جائے گی۔۔

تو کیا وہ غلط کہتی ہیں ؟ التمش نے الٹا سوال کیا۔۔

نہیں وہ غلط نہیں کہتی اور ناں تم غلط تھے اللہ نے مجھے چنا تھا میں چاہتا تو یتیم کی کفالت کر سکتا تھا مگر تب فیملی پریشر میں آ گیا سب کہتے تھے تم خود تو غیر شادی شدہ ہو اور تم بیوہ سے شادی کررہے ہو ارم کو بھی یہی سننے کو ملتا تھا ڈرتا تھا لوگ کیا کہے گے مگر یہ نہیں سمجھ سکا لوگ تو کسی حال میں نہیں بخشتے اب دیکھو ناں تب فکر تھی فلک کی کفالت کی تو لوگ جورو کا غلام کہیں گے یا ارم کو کہیں گے کے شوہر کو بس میں کر لیا ہے اور اب ان باتوں سے بچ گیا تو یہ باتیں سامنے آ گئی کہ یتیم کی کفالت کیوں ناں کی۔۔۔

میں نے آپ پہ طنز نہیں کیا تھا میں تو بس چاہتا تھا آپ اپنی فیملی کو پروٹیکٹ کرے اور فلک آپ کی فیملی کا پارٹ ہے کیونکہ وہ ارم پھپھو کے وجود کا حصہ ہے اور اس بات سے آپ بھی انکار نہیں کر سکتے آپ سب سے زیادتی ہوئی ہے آپ سب کی وجہ سے فلک نے اپنی زندگی بہت اذیت میں گزاری ہے یہ کیا کم اس کا احسان ہے کہ اس میری عزت بچانے کے لیے مجھ سے شادی

کی اگر وہ چاہتی نہ تو ہم سے بدلہ لینے کے لیے اسی وقت انکار کر دیتی۔۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو فلک بہت اچھی بچی ہے اور اب میں مزید لوگوں کی پرواہ نہیں کروں گا ارم نے ہر طرح سے میرا ساتھ دیا اور اب میری باری ہے۔۔جانتے ہو التمش فلک کو اس کے صبر کا پھل مل گیا تمھاری صورت میں۔۔تم مجھے شروع سے بہت پسند تھے اب تو اور بھی زیادہ پسند آنے لگے ہو آفٹر آل تم میرے داماد جو ہوں صارم یہ کہہ کے مسکرانے لگا صارم کی بات پہ التمش بھی مسکرا دیا صارم نے آگے بڑھ کےالتمش کو گلے لگا دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن آفس میں التمش نے ابراہیم سے عاشر کے بارے میں بات کی۔۔۔

تم جانتے ہو التمش عاشر نے سب کو کتنی تکلیف دی ہے پھر بھی اس کی مدد کے لیے جانا چاہتے ہو؟؟ ابراہیم صاحب نے اپنی رائے کا اظہار کیا

جی چاچو پھر بھی جانا چاہتا ہو کیونکہ ہم چاہے لاکھ کہیں ہم عاشر بھائی سے نہیں رکھے گے مگر ہم ان سے توڑ بھی نہیں سکتے اور مام تو عاشر بھائی کے جانے کے بعد خاموش رہتی ہیں مجھے باقی سب نہیں پتہ میں مام کے لیے عاشر بھائی کو واپس لانا چاہتا ہوں۔التمش نے مضبوط لہجے میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔۔

ٹھیک ہے التمش تم جاؤ باقی یہاں میں سب سمبھال لوں گا یہاں کی فکر نہ

کرنا۔۔۔

مگر ڈیڈ ؟ التمش سوچ کے خاموش ہو گیا۔۔

فکر نہ کروعاشر انھی کا بیٹا ہے جب سامنے آ کے معافی مانگے گا ناں سب سے پہلے وہی گلے لگائے گے احمر بھائی میرے بھائی ہیں مجھ سے انھیں بہت کون جانے گا۔۔۔ابراہیم صاحب نے مسکرا کے کہا

دیکھتے ہیں التمش نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔

التمش آپ کہاں جا رہے ہیں جو یہ پیکنگ کر رہے فلک کالج سے آئی تو التمش گھر پہ ہی موجود تھا اور اپنی پیکنگ کر رہا تھا۔۔

جا رہا ہوں میں امریکہ اب واپس نہیں آؤں گا تم مجھے معاف نہیں کرتی ناں اب بھگتوں التمش مصنوعی سنجیدگی سے کہا اور ساتھ ہی اپنی مسکراہٹ دبائی

التمش ایسے تو ناں کہے بیس دن بعد عید ہے اور آپ جارہے ہیں فلک نے بے بسی سے التمش کو دیکھا

اوہ تو ابھی بھی میڈم کو شوہر کے جانے سے زیادہ اپنی عید منانے کی فکر ہے تو ٹھیک ہے تم منانا عید میں چلا امریکہ التمش کہتے ساتھ ہی بیگ بند کرنے لگا۔۔۔

التمش !!! مت جائیں ناں پلیز ایسے ناں کرے فلک روہانسی ہوگئی۔۔۔

نہیں فلک مجھے جانے ہے ویسے بھی تم مجھے معاف نہیں کرتی اور اب یہاں رہ کے بھی کیا فائدہ التمش کندھے اچکا کے کہا اور بیگ اٹھاتا ڈریسنگ کی طرف چلتا بنا۔۔۔

التمش رات گۓ کامران صاحب سے ملنے آیا۔۔

کیا بات ہے التمش تم یہاں اس وقت آؤں بیٹا کامران صاحب جو کہ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے التمش کو دیکھ حیران ہوۓ۔۔۔

دادا جی میں صبح امریکہ جا رہا ہوں عاشر بھائی کو میری ضرورت ہے وہ اپنے کیئے پہ بہت شرمندہ ہیں اور وہ واپس آنا چاہتے ہیں۔۔۔

اگر وہ شرمندہ ہے تو خود آجائے تمھیں کیوں بلایا ہے؟؟ کامران صاحب نے بنا کوئی تاثر دیے جواب دیا۔۔

وہ نہیں آ سکتے کیونکہ ان کی پراپرٹی کا کوئی ایشو ہے اس لیے مجھ سے مدد مانگی ہے

ہاں یہ کہو ناں اس کو ضرورت ہے تمھاری رشتے اس کے لیے ضرورت ہی تو ہیں ناں ورنہ عاشر اور شرمندہ ہو ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

دادا جی!!! آپ بھائی سے اتنے بدزن ہو گئے ہیں وہ سچ میں شرمندہ ہیں۔۔۔

ایسے ناں کہو میں جو بھی کہتا ہو صحیح کہتا ہو عاشر شرمندہ نہیں ہو گا اور ناں ہی وہ تمھارے ساتھ واپس آئے گا جب اس کا کام ہو جائے گا تمھیں واپس بھیج دے گا۔۔کامران افسردگی سے بولے۔۔۔

دادا جی اگر ناں بھی آئے ناں تو مجھے دکھ نہیں ہو گا بس خوشی ہو گی کہ بھائی نے پکارا میں گیا ان کی مدد کرنے۔۔۔التمش نے کامران صاحب کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا جو کب سے ضبط کیے تھے۔۔۔آپ فکر ناں کرے میں اسی لیے کسی کو بتا کے نہیں جا رہا سب کو یہی پتہ ہے کوئی کانفرنس ہے اس لیے جا رہا ہو اگر عاشر بھائی ناں بھی آئے ناں تو بھی کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا خیر سے جاؤ اللہ تمھارا نگہبان۔۔کامران صاحب نے التمش کے سر پہ ہاتھ پھیر کے دعا دی۔۔

التمش اگلے دن سحری کے بعد سب سے مل کے ائیرپورٹ کے لیے روانہ ہو گیا فلک نے بات کرنے کی بہت کوشش کی مگر التمش منہ بناتا چلتا بنا۔اب فلک فجر پڑھ کے جائے نماز پہ بیٹھی رو رہی تھی اور دعا کر رہی تھی۔۔۔

جانے مجھ سے کیا خطا ہوگئی بنا مجھے ملے چلے گ ئے میں مانتی ہو کہ میں نے معاف کرنے میں دیر کی مگر اللہ تو جانتا یہ سب میرے اختیار میں تو نہیں تھا بے شک تو ہی ہے جو دلوں میں ڈالتا اور نکالتا ہے اب تو میری مدد فرما فلک ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔

التمش ائیر پورٹ کے راستے میں تھا اور وجہ بے وجہ مسکرا رہا تھا فلک اب تمھیں پتہ چلے گا مجھے بہت تنگ کیا ہے ناں تم نے اب میری باری ہے کچھ دن سوچو کہ تم سے اگر میں دور ہو گیا تو تم کیا کروں گی کبھی کبھی رشتوں میں دوری ضروری ہو جاتی ہے تاکہ ایک دوسرے کی قدر ہو سکے اور التمش اس وقت یہی کام کر رہا تھا۔۔۔

التمش کے جانے کے بعد فلک بھی چپ چپ رہنے لگی یہ بات گھر کے ہر فرد نے محسوس کی۔۔۔

شہانہ فلک کے کمرے میں آئی تاکہ اس سے بات کر سکے فلک وارڈ روب سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

ارے فلک پچھلے ہفتے تو تم نے وارڈ روب سیٹ کی تھی؟ اب پھر کر رہی ہو ؟

ہاں ممانی وہ آپ تو جانتی ہیں عید آنے والی ہے تو سوچا کہ ایک بار پھر ساری سیٹنگ کر لوں آپ کو کوئی کام تھا؟ فلک نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا

ارے نہیں بیٹا تم آج کل خاموش رہتی ہو سوچا تمھارے پاس بیٹھ جاؤ تاکہ تم بور نہ ہو اور التمش سے بات ہوئی تمھاری؟ کیسا ہے پہنچ گیا شہانہ نے بات کرنے کی کوشش جاری رکھی۔۔

نہیں ممانی شاید ابھی نہیں پہنچے ہونگے اس لیے ابھی کال نہیں آئی فلک نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کے شہانہ کو جواب دیا

ہاں ایسا ہی ہو گا اچھا ہاں سنو ارم اور صارم آج پھر آ رہے ہیں کہہ رہے تھے افطار ساتھ کرے گے چلو اسی بہانے رونق لگ جائے گی اور ارم کے بیٹے ارسلان کی بھی چھٹیاں شروع ہو گئی ہیں وہ بھی واپس آ گیا ہے وہ بھی ساتھ آئے گا۔۔۔

ٹھیک ہے میں سمیٹ لوں یہ سب پھر کچن میں جا کے کچھ بناتی ہو فلک نے مصروف انداز میں کہا

ارے نہیں تم رہنے دوں میں اور عبیرہ کچن سنبھال لیں گے تم نے کل کالج بھی جانا ہے جا کہ تیاری کروں شہانہ کہہ چلی گئی فلک بیڈ پہ ڈھے سی گئی اور پھر سے رونے کا سیشن شروع ہو گیا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

التمش کی فلائٹ لینڈ ہوئی امیگریشن کے بعد جب وہ باہر آیا تو سب سے پہلے گھر فون کیا مگر فلک کا نمبر بند جا رہا تھا پھر اس نے ابراہیم کو کال کر کے

اپنی خیرت بتائی اور اس وقت کو عاشر کا انتظار کر رہا تھا جو اس کو نظر آ ہی گیا عاشر تقریباً بھاگتے ہوئے التمش سے پاس آیا اور جھٹ سے اس کو گلے لگا لیا۔۔۔

جانتے ہو میں نے کتنا مس کیا تم سب کو اور کتنی بے صبری سے تمھارا انتظار کر رہا تھا عاشر نے اپنے خیالات کا اظہار جذبات کی صورت میں کیا۔۔

یقین نہیں آتا بھائی آپ کو میرا انتظار تھا التمش نے بے یقینی سے عاشر کو دیکھتے کہا

تم یہ بات کہہ سکتے ہو کیونکہ میں نے جو کچھ کیا ہے بہت غلط کیا ہے مگر مجھے اللہ پہ بھروسہ ہے اب سب ٹھیک ہو جائے گا عاشر نے التمش کو پھر سے گلے لگا لیا اب کی بار التمش بھی والیحانہ طریقے سے عاشر سے ملا۔۔۔پھر دونوں گھر کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔جہاں تمکین التمش کی منتظر تھی۔۔

فلک کا دن بہت اداس گزرا کسی بھی کام میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا لگتا بھی کیسے وہ سارا دن التمش کے ہی انتظار میں زندگی گزار دیتی اب التمش تو چلا گیا تھا امریکہ اب وہ کیسے گزارتی یہ لمبے دن اور تنہا راتیں۔۔۔

ارم اور صارم افطار کے لیے آئے فلک نے سب کی خاطر تواضع اچھے سے کی اور چائے بنانے کچن میں چلی گئی صارم صاحب فلک کے پیچھے کچن میں چل

دیے۔۔

آپ کو کچھ چاہیے انکل آپ یہاں فلک صارم کو کچن میں دیکھ کے ہچکچاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

ہاں بیٹا مجھے معافی چاہیے کیا تم مجھے معاف کروں گی؟؟؟ صارم نے شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کچھ سمجھی نہیں آپ کس بات کے لیے معافی مانگ رہے ہیں ؟؟؟ فلک کو سچ میں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

میں اپنی تمام غلطیوں کے لیے معافی مانگ رہا ہو بیٹا پہلی غلطی آپ کو اپنے گھر نہ لیے جانے گی۔۔۔دوسری غلطی آپ کو آپ کی ماں سے اتنے سال دور رکھنے کی غلطی تیسری غلطی جب آپ مہمان بن کے گھر آئی تو آپ کو عزت دینے کی بجائے بے عزت کرنے کی غلطی میری طرف سے بہت غلطیاں نکلتی ہیں۔۔۔مجھے معاف کر دیں صارم ہاتھ جوڑ کے کھڑے ہو گئے فلک کی چھلک گئی۔۔۔

اگر میرے معاف کرنے سے آپ کے دل کو سکون ملتا ہے تو میں نے آپ کو معاف کیا فلک نے نم لہجے میں اپنی بات کی۔۔۔

تو پھر آپ اپنے میکے چل رہی ہیں ہمارے ساتھ آج ؟؟ صارم نے ایک اور سوال کیا فلک بے یقینی سے صارم کو دیکھنے لگی۔۔

نہ۔۔نہیں میں یہی ٹھیک ہو۔۔وہ۔۔ویاں۔۔وقار۔۔۔فلک ہچکچاتے ہوئے بولنے لگی پھر خاموش ہو گئی۔۔

وقار کو میں نے ہاسپٹل میں داخل کروا دیا ہے اب تم بے فکر ہو کے اپنے گھر آ سکتی ہو بس میری یہ گزارش مان لو ارم بہت خوش ہوگی۔۔۔

مگر میں کیسے ؟؟؟ فلک کنفیوز ہو گئی

پلیز فلک اگر سچ میں تم نے مجھے معاف کر دیا ہے تو تم اب اس گھر کو اپنا میکہ سمجھ کے ضرور آؤں گی پلیز صارم نے التجا کی۔۔

ٹھیک ہے میں کل چکر لگا لوں گی کالج سے واپسی پہ فلک نے کہا

صرف چکر نہیں لگانا وہاں رکنا بھی ہے کچھ دن مجھے خوشی ہو گی۔۔صارم نے مسکراتے ہوئے فلک کے سر پہ ہاتھ پھیرا فلک بھی مسکرا دی۔۔

ٹھیک ہے انکل میں کل سامان بھی لیتی آؤ گی۔۔

انکل نہیں بیٹا مجھے بابا کہا کروں مجھے بہت اچھا لگے گا صارم نے ایک اور خواہش کا اظہار کیا۔۔۔

فلک مسکرا دی۔۔۔ٹھیک ہے بابا میں کل اپنے میکے ضرور آؤں گی۔۔

ڈیٹس۔لائیف۔مائی۔ڈاٹر صارم نے مسکرا کے فلک کو گلے لگایا باہر ارم کھڑی نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novel|Afsana|Article|Books|Poetry|Interviews

عاشر التمش کو لے کے گھر پہنچا تمکین التمش اور عاشر کا انتظار کر رہی تھی اور بہت گرمجوشی سے التمش کا استقبال کیا۔التمش بھی پہلی بار تمکین کو اس دیکھ کے حیران ہوا۔۔تمکین نے التمش سے معافی مانگی چاہی۔۔۔

بھابھی مجھ سے نہیں میری مام اور فیملی سے معافی مانگے کیونکہ سب بہت ہرٹ ہیں التمش نے ممنون نظروں سے تمکین کو کہا۔۔۔

التمش بھائی میں ان سب سے بھی معافی مانگو گی مگر آپ پہلے بتائے آپ نے مجھے معاف کیا۔۔۔

جی بھابھی میری طرف سے آپ بے فکر رہے۔۔۔

خوشگوار ماحول میں افطار کیا گیا تھا پھر عاشر اور التمش کیس کی ڈسکشن کرنے لگے اور تمکین چائے بنانے چلی گئی تھی۔۔۔

فلک صارم اور ارم کے ساتھ ان کے گھر رکنے آئی مگر یہاں بھی دل نہیں لگ رہا تھا صارم اور ارم ہر طرح سے فلک کو کمفرٹیبل کرنے کی کوشش میں لگے تھے مگر وہ بہت بے چین تھی التمش سے بھی بات نہیں ہو پائی تھی۔۔

ارسلان جو کہ فلک کا اسٹیپ بھائی تھا فلک کو گم سم بیٹھا دیکھ لان میں آ کے بیٹھ گیا۔۔۔

السلام علیکم !!! ارسلان نے فلک کو گم سم دیکھا تو سلام میں پہل بھی اسی نے کی۔۔

فلک چونک کے ارسلان کو دیکھنے لگی۔۔

آپ ؟؟ فلک تھوڑا ہچکچائی

جی میں آپ کا چھوٹا بھائی ہو ارسلان نے رشتہ یاد دلایا۔۔۔

آ۔۔ہاں مجھے معلوم ہے آپ ارسلان ہیں فلک نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

اٹس اوکے سس۔۔۔آپ کے ہسبنڈ کہاں ہیں سنا ہے لاسٹ ٹائم ہیرو کی طرح اینٹری دی تھی انھوں نے اور میرے کھڑوس بابا کو کول بابا میں کنورٹ کر دیا ارسلان صارم کا مذاق اڑاتے ہوئے ہنسا۔۔

م۔۔ہمم۔۔۔بڑوں کے بارے میں ایسا نہیں کہتے غلط بات ہے خیر چھوڑے یہ سب آپ بتائے کب تک ہیں یہاں ؟؟

اوکے باس نہیں مذاق کرتا بڑوں کے بارے میں۔۔۔عید تک ہو یہاں اب عید کے بعد جاؤ گا۔۔ایک بات کہو ؟ ارسلان فلک کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

ہاں کہیں کیا بات ہے ؟

کیا آپ مجھ سے دوستی کرے گی؟ فرینڈ۔کم۔سس؟؟ارسلان نے پوچھا

آف کارس یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے اب سے ہم دوست ہیں۔۔۔اسی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

طرح فلک اور ارسلان میں سوتیلے پن کی دیوار بھی چھوٹ گئی تھی۔۔۔

التمش نے عاشر کی ہر طریقے سے مدد کی اور تمام ڈاکیومنٹس اس کو مہیا کیے جو کیس جیتنے میں عاشر کے لیے مددگار ثابت ہوئے آج ان کے کیس کا فیصلہ تھا جس میں فراڈ کے جرم میں ظفر کو نہ صرف سزا ہوئی بلکہ بھاری جرمانہ بھی ادا کرنا پڑا۔۔وہ تینوں ابھی ابھی گھر داخل ہوئے آج وہ بہت خوش تھے کیونکہ حق حلال کی کمائی ضائع ہونے سے بچ گئی تھی۔۔۔

بھائی کافی دن ہو گئے ہیں مجھے آئے ہوئے اب مجھے واپسی کا ٹکٹ کروا لینا چاہیے ویسے بھی اگلے ہفتے عید ہے اور میں چاہتا ہو عید گھر پہ ہی مناؤں۔۔

التمش چاہتا تو تھا عاشر کو ساتھ چلنے کا بولے مگر ڈرتا تھا کہیں اب بھی منع کر دیا تو اب کی بار التمش کا دل اور مان دونوں ٹوٹ جائے گا۔۔۔

مجھے نہیں کہوں گے ٹکٹ کروانے کا التمش عاشر نے التمش سے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

بھائی ؟؟؟ آپ چلے گے ساتھ؟ التمش نے الٹا سوال کیا۔۔

ہاں التمش میں اور تم نہیں ہم سب ساتھ چلے گے اور ویسے بھی میں ابھی تک صحیح سے اپنے بیٹے کا نام بھی نہیں سوچ پایا کبھی کچھ بلاتے کبھی کچھ تو اب واپس چل کے پہلے سب کو منانا ہے پھر خوشیاں منانی ہیں۔

ٹھیک ہے بھائی آپ سب بھی پیکنگ کرے میں ٹکٹس بک کرواتا ہو۔۔۔التمش مسکرا کے کہتا باہر چلا گیا اور عاشر کو دل سے بوجھ اترتا محسوس ہوا۔۔

کل سے اس کی طبیعت بہت خراب تھی مگر پھر بھی کالج جانے سے گریز نہیں کیا ارم اور صارم کے منع کرنے کے باوجود وہ روزہ بھی رکھ رہی تھی اور جاب سے چھٹی بھی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

میں نے ارسلان کو بھیجا ہے بابا کو بلانے کے لیے ارم فلک کے پاس بیٹھتے کہنے لگی۔۔۔

مگر کیوں امی میں بلکل ٹھیک ہو فلک کی طبیعت اتنی خراب تھی کہ اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

حالت دیکھی ہے اپنی مگر نہیں پتہ نہیں کیا فاقے کاٹ رہی ہو جو موئی جاب چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی ارم تو فلک کی حالت دیکھ کے تپ گئی تھی

اچھا ناں آپ غصہ مت ہو میں بلکل ٹھیک ہو فلک ارم کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا بات ہے بھئی ایسی بھی کیا جلدی مچی تھی جو تھانے دار کو بھیج دیا لینے کے لیے کامران صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ارسلان پیچھے تھا۔۔۔

دراصل نانا جان آپ کی لاڈلی بہت بیمار ہے اور یہ ہماری ایک نہیں سن رہی ناں ہی روزہ چھوڑتی ہے اور ناں ہی جاب تو امی کا حکم ہوا آپ کو لے آؤ اس لیے لے آیا ارسلان نے اپنی طرف سے ساری رداد سنائی۔۔۔

دیکھیے ناں بابا میری نہیں سنتی یہ لڑکی آپ ہی سمجھائیں کیا ضرورت ہے اس کو نوکری کی پریشانی اپنے سر لینے کی مجھے تو حیرت ہے آپ نے اور التمش نے بھی اجازت دے دی اس کو جاب کی ارم اب کے کامران صاحب سے بھی خفا ہوئی۔۔۔

اجازت تو بھئ اس لیے دی تھی تاکہ گھر پہ بور ناں ہو مگر مجھے نہیں پتہ تھا یہ خود کو ہلکان کر دے گی تو فلک اب سے میں اپنی اجازت واپس لیتا ہو آگے سے تم جاب نہیں کرو گی۔۔

مگر نانا جان میں ٹھیک ہو میری بات تو سنے فلک نے تھکے تھکے انداز میں کہنا چاہا تو کامران صاحب نے ہاتھ اٹھا کے اسے بولنے سےروکا۔۔

حالت دیکھو اپنی آدھی رہ گئی ہو تمھار شوہر آئے گا تو کیا جواب دے گے اب بس فیصلہ ہو گیا تمھاری نوکری بند اور ابراہیم کو بھی دیکھ لوں گا اب آگے تمھیں نوکری ناں ڈھونڈ دے۔۔۔

فلک غصے سے ارم اور ارسلان کو دیکھ رہی تھی جو کہ فلک کو دیکھ مسکرائے جا رہے تھے

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

گھر کتنا خالی خالی لگ رہا ہے ناں عبیرہ ارسہ کی شادی ہو گئی خیر سے پھر عاشر چلا گیا پھر التمش اور اب فلک بھی ارم کی طرف گئی ہوئی ہے سونے پہ سہاگہ اباجی بھی نواسی کے پیچھے پیچھے چل دیے بیٹی کے گھر تمھیں یاد پڑتا ہے ابا جی ارم کے گھر کبھی گ ئے ہو اب دیکھو رہ رہے ہیں وہاں شہانہ خالی گھر کو لے کر ایک ایک بات پہ تبصرہ کرنے لگی۔۔۔

عبیرہ شہانہ کی بات سن کے مسکرانے لگی تو اچھا ہے ہاں بھابھی سب کو اپنی منزل مل گئی ہم بھی ساتھ ساتھ ہیں۔۔۔

مگر تمھیں نہیں لگتا التمش اور فلک کی زندگی ادھوری ادھوری لگتی ہے ابھی تک مجھے کوئی خوشی کی خبر بھی نہیں ملی دونوں کی طرف سے شہانہ مایوس ہو گئی۔

ارے بھابھی کیوں فکر کر رہی ہیں شادی کو فلحال سال ہونے کو ہے کوئی دس سال تھوڑی گزر گ ئے ہیں جو آپ اتنا سوچ رہی ہیں عبیرہ نے شہانہ کی منفی سوچوں کو جھٹک دیا۔۔

ہاں یہ بھی ٹھیک بات ہے سہی کہہ رہی تم عبیرہ کبھی کبھی میں سوچتی ہو تم میری دیورانی ناں ہوتی تو میرا کیا ہوتا شہانہ اور عبیرہ ایک دوسرے کے گلے لگ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر دیکھو التمش نے ہمارے بیٹے کو کتنا پیارا نام دیا ہے تمکین اپنے ننھے بیٹے کا برتھ سرٹیفکیٹ دیکھ کے مسکرائے جارہی تھی جو کہ التمش بنوا لایا تھا پاکستان جانے کے لیے بہت بچے کے لیے بھی ڈاکیومنٹس درکار تھے التمش نے بھاگ دوڑ کر کے ساری فاملیٹیز پوری کی۔۔۔

دیکھاؤ مجھے کیا نام رکھا ہے جناب نے عاشر نے سرٹیفکیٹ لے کہ دیکھا

آریان عاشر واہ بھئ بہت زبردست نام رکھا ہے کیا اپنے بیٹے کا سوچ رکھا تھا عاشر نے ایک آنکھ دبا کے کہا جبکہ التمش مسکرا دیا

میرے بیٹے کا نام مجھے رکھنے کوئی نہیں دے گا اس لیے یہ شوق بھتیجے پہ پورا کیا ہے ویسے بھی میرا بھتیجا میرا بیٹا ہی ہے کیوں نہیں ہے کیا؟ التمش نے الٹا سوال کیا

ارے تمھارا ہی ہے اس کو نام دے دیا ہے تم نے اب یہ تمھارا ہوا کیوں تمکین؟؟ عاشر نے تمکین کو دیکھا جبکہ مسکرا دی اور اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ارم سحری کے وقت فلک کو جگانے آئی مگر فلک بے سود پڑی تھی اس کا بخار کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا تھا ارم نے فوراً سب کو بلایا صارم ڈاکٹر کو کال کرنے لگا۔۔ارسلان اور کامران صاحب بھی پریشان ہو گۓ تھے۔۔

www.neweramagazine.com

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر گھر آئے فلک کی کنڈیشن کے پیش نظر اسے ہاسپٹل ایڈمٹ کرنے کی صلاح دی تاکہ اس کا صحیح ٹریٹمنٹ کیا جا سکے۔۔۔

سب فلک کو لے کے ہاسپٹل گ ئے دوسری طرف ابراہیم اور گھر کے باقی افراد کو بھی خبر کردی گئی تھی۔۔۔

ایسے اچانک اتنی طبیعت کیسے خراب ہو گئی ارم ابراہیم صاحب نے ارم سے پوچھا

معلوم نہیں بھائی کل تک ہوش میں تھی ہلکا پھلکا بخار تھا دوا بھی دی تھی مگر بخار مزید بڑھ گیا اور اب ڈاکٹرز بھی کچھ نہیں بتا رہے کہ کیا مسئلہ ہے؟ ارم کو بھی تشویش لاحق ہو گئی تھی۔۔۔ڈاکٹر چیک۔اپ کے بعد باہر آئے ٹیسٹ رپورٹس بھی آگئی تھی۔۔۔

کیا بات ہے ڈاکٹر سب ٹھیک تو ہے فلک کو کیا ہوا ہے صارم نے پوچھا

دراصل بات یہ ہے آپ کی بیٹی کو کوئی اسٹریس ہے جس کو انھوں نے خود پہ سوار کر لیا ہے اور یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا آپ کی بیٹی کا جہاں تک مجھے لگ رہا ہے پہلے بھی نروس بریک ڈاؤن ہو چکا ہے خیر آپ گھبرائے نہیں ٹریٹمنٹ جاری ہے امید ہے سب ٹھیک ہو جائے گا مگر آپ لوگوں سے ریکوئسٹ ہے کہ ان کا خاص خیال رکھیں۔۔۔ڈاکٹر یہ کہہ کے چلے گ ئے جبکہ پیچھے سب بلکل خاموش ہو گ ئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جبکہ کامران

صاحب نظریں چرا رہے تھے۔۔۔

التمش ، عاشر اور تمکین کی واپسی کی ٹکٹس اوکے ہو چکی تھی وہ تینوں آریان کے ہمراہ واپسی کی تیاری میں مصروف تھے

ویسے تمکین اپنے ملک کی بات ہی اور ہے یہاں تو ہر بات پہ پرا ئیویسی کا رونا رویا جاتا ہے عاشر جو تھوڑی دیر پہلے اپنے دوست جارج کو فون کر رہا تھا اس نے یہ کہہ کے فون کاٹ دیا پلیز دونٹ ڈسٹرب می اور جارج کی اس بات نے عاشر کا حلق تک کڑوا کر دیا تھا جبکہ عاشر تب سے امریکہ کی پرائیویسی کے رولز کو نشانہ بنا رہا تھا۔۔۔

افف۔او عاشر اب بس بھی کرو ہو سکتا ہے وہ سچ میں بزی ہو اور تم ہو کہ ایک بات کو لے کے بیٹھ ہی گـئے ہو تمکین کب سے عاشر کا لیکچر سن سن کے بور ہو گئی تھی۔۔۔

تم بھی نہ سدھرنا آخر کو تمھارا ہی ملک ہے یہ بچپن سے یہاں ہو تم بھی عاشر نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا

جبکہ التمش مزے سے آریان سے کھیلتے ہوئے دونوں کے مکالمے سے لطف اندوز ہو رہا تھا اور شام کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا کیونکہ شام کی فلائٹ سے تینوں نے پاکستان کے لیے روانہ ہونا تھا۔

کامران صاحب نہایت خاموش ہو گئے تھے کہیں ناں کہیں وہ بھی یہ راز جانتے تھے مگر فلک کی طبیعت اچانک کیوں خراب ہو گئی تھی جبکہ اب سب ٹھیک تھا۔۔یہی سوچ انھیں پریشان کیے ہوئے تھی۔۔۔

کیابات ہے بابا آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں ابراہیم کامران کے پاس آ کے بیٹھا تھا اور انھیں پریشان دیکھ کے پوچھا

بیٹا مجھے سمجھ نہیں آ رہی فلک کی طبیعت اچانک اتنی خراب کیوں ہو گئی ہے کامران صاحب خود تشویش میں مبتلا ہوئے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے حیرت اس بات کی ہے بابا فلک کی طبیعت ماضی میں اتنی خراب رہی ہے اور مجھے یا آپ کو کسی کو بھی خبر نہیں ہوئی ایسا کیسے ہو سکتا ہے ؟ ابراہیم بھی نہایت پریشان تھا۔۔۔

دراصل بیٹا میں لاعلم نہیں تھا مجھے پتہ چل گیا تھا کہ فلک کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے مگر جب وہ ٹھیک ہوئی تو میں نے یہ بات چھپا دی تاکہ آپ سب پریشان نہ ہو کامران صاحب نے یہ بات ابراہیم سے کہی مگر سامنے ارم بے یقینی سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔۔۔

بابا۔۔!!! ارم نے آنکھوں میں حیرت اور افسوس سموے اپنے باپ کو دیکھا

ارم بیٹا پہلے تم میری بات سنو کامران صاحب نے بیٹی کی آنکھوں کو پڑھتے

ہوئے کہا

نہیں بابا پلیز فلک بہت مشکل وقت گزارتی رہی اور میں ماں ہوتے ہوئے بھی اس سے بے خبر رہی ارم اب ہچکیو سے رونے لگی ہاسپٹل کی راہداری میں کھڑے لوگ مڑ مڑ کے ارم کو دیکھنے لگے ابراہیم نے آگے بڑھ کر بہن کو سنبھالنا چاہا

نہیں بھائی میری ہی غلطی ہے جب میں اپنی بیٹی کا خیال نہ رکھ سکی تو آپ کیوں فکر کر رہے ہیں میں کتنی بے بس ماں ہو ناں بیٹی دکھ جھیلتی رہی اور میں اپنی زندگی میں اتنی مگن ہو گئی ارم کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے صارم نے دور سے ارم کو دیکھا تو وہاں آ گئے تھے۔۔۔

کیا بات ہے کیوں رو رہی ہو؟؟ صارم ارم کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

صارم بیٹا بس ایسے ہی فلک کو لے کے پریشان ہے تم فکر نہ کرو کامران صاحب نے بات سبھا؟لنی چاہی۔۔۔

نہیں بابا آج نہیں آج میں کسی کو نہیں بخشو گی بہت بڑی غلطی کی میں نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کو آپ سب کے رحم و کرم پہ چھوڑ کے صارم سے شادی کرلی مجھے دوسری شادی کرنی ہی نہیں چاہیے تھی اگر میں فلک کے ساتھ رہ لیتی تو کیا جاتا میرا مر تو ناں جاتی مگر نہیں میں نے شادی کر لی اور جس سے شادی کی اسنے کیا کیا؟؟؟ میری ہی بیٹی کو مجھ سے دور کر دیا۔۔ارم نے صارم

کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ارم پلیزز صارم اور سب بے بسی سے ارم کو دیکھنے لگے جوٹرانس کی کیفیت میں بولے جا رہی تھی۔۔۔ارسہ کی ڈیوٹی اسی ہاسپٹل میں ہوتی ہے وہ فلک کو دیکھنے کی غرض سے یہاں آئی تھی ارم کی حالت دیکھتے ہوئے اسے زبردستی اپنے کیبن میں لے آئی اور اسے پانی پلایا۔۔۔

کیا بات ہے پھپھو کیوں پریشان ہیں ؟ ارسہ نے ارم کے سامنے اپنی نشت پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا جبکہ ارم کا سانس پھولا ہوا تھا۔۔۔

جانتی ہو ارسہ فلک کو پہلے نرویس بریک ڈاؤن ہو چکا ہے اور مجھے پتہ بھی نہیں تھا مجھے کسی نے بتانا ضروری نہیں سمجھا میں مانتی ہو میں نے شادی کر کے زندگی میں آگے بڑھی میری غلطی ہے کیا میرے لیے کوئی نہ بولتا؟ صارم کے خلاف کوئی ناں بولتا اسے کوئی نہ سمجھاتا کہ فلک کو بھی ارم کے پاس رہنے کا حق ہے مگر نہیں سب نے مجھے سمجھایا کہ اپنا گھر بساؤ ، شوہر کو خوش رکھو۔۔۔میری کیا زندگی رہی ارسہ پہلے ماں کی سنی پھر باپ بھائیوں کی سنی اور پھر شوہر کی سنتی ہی رہی میری کوئی زندگی نہیں کہ میں بھی کوئی فیصلہ کر سکوں۔۔۔ارسہ خاموشی سے ارم کو سنتی رہی تاکہ وہ اپنی ساری بھڑاس نکال لے

جب ارم بول بول کے تھک گئی تو ارسہ اٹھ کے ارم کے پاس آئی اور اس

کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ کے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا۔۔۔

پھپھو سب نے آپ کی خوشی سوچی مگر آپ سے نہیں پوچھا بہت غلط کیا۔۔۔ مگر یہ بھی تو دیکھیں سب آپ کی زندگی کو پرسکون کرنے کی خاطر کیا لیکن بدقسمتی سے یہ فیصلہ فلک کے حق میں نہ رہا مگر اب دیکھیں پھپھو اتنے امتحان جھیلنے کے بعد فلک کی زندگی سنوری ہے اب سب ٹھیک ہورہا ہے پھر اب اس غصے اور جوش کا کیا فائدہ یہی جوش اور غصہ آپ شروع میں دیکھاتی تو شاید فلک کی زندگی امتحانات سے گرہی نہ ہوتی۔۔۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو ارسہ لیکن میری بیٹی کی اس حالت کو دیکھتے ہوئے میرا دل کٹ کے رہ گیا ہے ارم کے آنسو پھر سے بہنے لگے۔

اوہو پھپھو سب ٹھیک ہو جائے گا آپ کیوں فکر کرتی ہیں باہر اتنی دہشت دیکھا کے آئی ہیں سب ڈر گئے ہونگے چلے اب نارمل ہو جائے سب ٹھیک ہو جائے گا ارسہ کی بات پہ ارم مسکرا دی اور ارسہ ارم کو لے کے باہر چل دی جہاں سب ارم سے معافی کے طلبگار تھے اور ارم نے کھلے دل کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔۔

عاشر، التمش اور تمکین آریان کے ہمراہ ابھی ابھی پاکستان پہنچے تھے۔۔۔التمش نے آفس فون کر کے ڈرائیور کو کال کر دی تھی ڈرائیور نے ان کو ائیرپورٹ

سے پک کیا اور گھر ڈراپ کیا۔۔۔

لاونج میں داخل ہوئے تو گھر سناٹے میں ڈوبا تھا۔۔۔التمش نے میڈ سے گھر والوں کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا سب ہاسپٹل گ ئے ہیں التمش کو پریشانی ہوئی۔۔۔

عاشر بھائی آپ اور تمکین آرام کرے میں پتہ کرتا ہو کیا ماجرہ ہے التمش نے عاشر کو پریشان دیکھا تو اسکو ریلیکس رہنے کو کہا

مگر التمش سب ہاسپٹل کیوں گ ئے ہیں کیا کوئی بیمار ہے۔۔۔ تمکین کو بھی حیرت ہوئی

ارے بھابھی آپ ٹینشن نہ لے میں جا کے دیکھتا ہو آپ اور بھائی بس میرے چھوٹے لڈو کا خیال کرے میں آتا التمش ان دونوں کو ریلیکس کرتا خود فریش ہو کے ارسہ کو کال کرنے لگا جب ارسہ نے فلک کے بارے میں بتایا تو التمش انتہائی پریشانی کے عالم میں ہاسپٹل کی طرف روانہ ہوا۔۔۔

التمش ہاسپٹل پہچا سب پہلے سے موجود تھے التمش کو اچانک دیکھ سب اس کی طرف آئے۔۔

کیا بات ہے؟ کیا ہوا فلک کو ؟ آپ سب نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟ التمش فلک کی طبیعت کا سن کر انتہائی ضبط کیے تھا جس کی وجہ سے اس کی

آنکھیں سرخ ہوگئی تھی۔۔۔

التمش گھبرانے کی کوئی بات نہیں فلک بلکل ٹھیک ہے تھوڑی دیر پہلے اسے ہوش بھی آیا تھا اب دوا دی ہے تو سو رہی ہے عبیرہ نے آگے بڑھ کے التمش کو وضاحت دی۔۔۔

مگر فلک کو کیا ہوا تھا جو وہ اتنی بیمار ہوگئی تھی؟ التمش کے سوال تھمنے میں نہیں آ رہے تھے۔۔۔

بیٹا جی ڈاکٹر نے کہا ہے فلک کو ذہنی پریشانی لاحق ہے اس لیے اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی کامران صاحب نے التمش کو سمجھایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا خیر تم کب آئے؟؟ احمر نے التمش سے بات بدلتے ہوئے دوسرا سوال پوچھا

ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا ہو اور آپ سب گھر پہ ناں تھے تو پریشانی تو ہونی تھی۔۔۔مجھے فلک سے ملنا ہے التمش سے اور ضبط نہ ہوا تو پرائیوٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔جہاں فلک دوائی کے زیر اثر سو رہی تھی۔۔۔

التمش فلک کا ہاتھ تھام کر بیڈ کے پاس رکھے اسٹول پہ بیٹھ گیا اور بہت پیار سے فلک کے بال سہلانے لگا۔۔پھر فلک کے ہاتھ پہ بوسہ دے کے وہی اس کے ہی رکنے کا سوچا اور باہر آ کے سب کو گھر جانے کا مشورہ دیا۔۔۔

بیٹا تم ابھی آئے ہو ہم ہیں ناں تم آرام کرو ارم نے التمش کو سمجھانا چاہا

نہیں پھپھو آپ سب جائے اب میں گھر فلک کے ساتھ ہی آؤں گا اور آپ جانتی ہیں جو میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔۔

ٹھیک ہے بچے تم رکو یہی پہ ویسے بھی کل تک فلک ڈسچارج ہوجائے گی احمر صاحب نے التمش کو گلے لگاتے ہوئے کہا

اور پھر سب باری باری اپنے گھروں کو چلے گـئے التمش واپس روم میں جا کے بیٹھ گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سب لوگ گھر پہنچے تو افطار کا ٹائم ہونے والا تھا عبیرہ اور شہانہ نے جلدی جلدی کچن میں گئی مگر وہاں تمکین پہلے سے موجود میڈ کی مدد سے افطار تیار کروا چکی تھی۔۔۔شہانہ اور عبیرہ تمکین کو دیکھ کے بہت حیران ہوئے

تم ؟ یہاں ؟ کیسے ؟ شہانہ بے یقینی سے تمکین کو دیکھ کے پوچھنے لگی

آنٹی پلیز مجھے معاف کر دے آپ لوگوں سے جدا ہو کے احساس ہوا کہ ہمارا اصل تو یہاں تھا پلیز آنٹی مجھے معاف کر دے پلیز تمکین نے شہانہ کے ہاتھ تھا م کے معافی کی درخواست کی اور شہانہ نے تمکین کے ہاتھ جھٹک دیے۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی تم یہاں کیا کر رہی ہو شہانہ کی سوئی ابھی بھی تمکین

کے یہاں کھڑے ہونے پہ اٹکی تھی۔۔۔

دوسری طرف کامران صاحب ، احمر اور ابراہیم صاحب لاونج میں بیٹھے تھے جب عاشر آریان کو لیے کمرے سے باہر آیا سب دم سادھے عاشر کو بے یقینی سے دیکھنے لگے۔۔۔

آپ لوگ مجھے یہاں دیکھ کے اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں ؟؟ کیا مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا؟ عاشر نے سب کو حیران دیکھ سوال پوچھا

احمر دیکھیں یہ تمکین یہاں آئی ہے شہانہ تمکین کا ہاتھ پکڑے اسے کچن سے باہر لائی مگر آگے عاشر اپنے بیٹے کو پکڑے پہلے سے موجود تھا۔۔۔

اوہ !!تم بھی آئے ہو ساتھ جبھی یہ اتنے دھڑلے سے کچن میں گھسی ہے شہانہ نے عاشر کو غصے سے دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا

م۔۔میری بات تو سنے عاشر نے آگے بڑھنا چاہا

تمھاری بات سنے تمھاری؟؟ پہلے تم یہ بتاؤ تم نے ہماری بات سنی تھی؟؟ احمر صاحب غصہ ضبط کیے بول رہے تھے۔۔۔

بابا میں مانتا ہو مجھ سے غلطی ہوئی ہے پلیز مجھے معاف کر دے پلیز عاشر نے آریان کو صوفے پہ لیٹا اور خود سب کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔۔۔

تمھیں کیسے معاف کر دے تم تو ہمارا مان ہمارا غرور اور سب سے بڑھ کے

ہمارا دل چھلنی کر کے گ‍ئے تھے تو اب تم بتاؤ تمھیں کیسے معاف کر دے احمر نے الٹا عاشر کو معاف نہ کرنے کی بہت سی وجوہات گنوا دی جبکہ شہانہ اور سب خاموش تھے

میں بہت برا ہو مجھے معلوم ہے مگر مجھے بہت پچھتاوا بھی ہوا ہے میں نے بہت سہا بھی ہے اور مجھے میرے کیے کی سزا بھی مل گئ ہے آپ سب سے دور رہ کر پلیز مجھے معاف کر دے۔۔ماں پلیز مجھے معاف کر دے پلیز ماں عاشر شہانہ کے پاس جا کے کھڑا ہو گیا

معاف کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا عاشر اور جو کچھ تم نے کیا ہے اس سے تو میرے دل پہ بہت گہرا زخم لگا ہے اس لیے مجھ سے معافی کی امید ناں رکھنا شہانہ یہ کہہ کے کچن کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

دادا جی پلیز ہمیں معاف کر دے تمکین ایک آس اور امید لے کر کامران صاحب کے پاس آئی کہ شاید معافی مل جاۓ

بیٹی جانتی ہو تم سے اور خاص کر عاشر سے اس وقت کون ناراض ہے ؟ عاشر کے ماں باپ جن کی ناراضگی سے خدا بھی ناراض ہوتا ہے ماں باپ وہ ہستی ہیں اس لیے جب تک تم دونوں ان کو راضی ناں کر لو میں تم دونوں سے ناراض ہی رہو گا کامران صاحب نے بھی اپنا حتمی فیصلہ سنایا

چاچو کیا آپ بھی بات نہیں کرے گے عاشر بے یقینی سے ابراہیم کو دیکھنے

لگا۔۔شہانہ افطار کا سامان لیے حال میں آئی جب عاشر ابراہیم سے پوچھ رہا تھا عبیرہ بھی پیچھے تھی

بیٹا میں کیوں معاف نہیں کروں گا ضرور معاف کروں گا ابھی کچھ گھنٹے پہلے جب ہم سب نے ارم سے معافی مانگی تو اس نے ہمیں معاف کر دیا تھا جبکہ ہماری غلطی بہت بڑی تھی اور پھر فلک ہم نے اسے کتنا دکھ دیا دیکھو ناں اس کی ذہنی حالت کتنی نازک ہو گئی ہے اس نے بھی بڑا ظرف دیکھا کہ ہمیں معاف کر دیا تھا جبکہ کے فلک کے معاملے میں تو شہانہ بھابھی آپ کو تو معافی ملنی ہی نہیں چاہیے تھی مگر اس نے معاف کیا ناں؟ ابراہیم شہانہ کے پاس آئے اور اس کے ہاتھ سے ٹرے لے کے ٹیبل پہ رکھتے ہوئے پوچھنے لگا

شہانہ فلک کی بات پہ سر جھکا کے کھڑی ہو گئی احمر بھی خاموش ہو گئے تھے جانتے تھے ابراہیم ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے بھابھی یہ آپ ہی کا بویا تھا جو کاٹ لیا اب آگے آپ بھی بدل گئی ہیں تو کیا عاشر کو بدلنے کا موقع نہیں دیں گی؟؟ ابراہیم صاحب شہانہ سے پھر سے سوال کرنے لگے

شہانہ معاف بھی کر دے تو بھی میں معاف نہیں کروں گا ابراہیم۔۔۔احمر صاحب بیچ میں بولے

بھائی آپ معاف نہیں کرینگے جانتا ہو یاد کرے جب ارسہ کو معافی دلوانی تھی

تب آپ نے ہی مجھے کہا تھا کہ ارسہ کو کم سے کم شرمندگی تو ہے عاشر کو تو وہ بھی نہیں ہے اب جب عاشر بھی شرمندہ ہے تو کیوں آپ اپنے ہی دیے مشورے پہ قائم نہ رہ سکے؟ ابراہیم نے آج سب کو لاجواب کر دیا تھا۔۔اب کے احمر صاحب بھی خاموش ہو گئے اتنے میں مغرب کا وقت شروع ہونے لگا

دیکھو بچو لڑائی تو انسان کو شیطان سیکھاتا ہے لیکن اس مہینے میں تو شیطان بھی قید ہوتا ہے اس کا مطلب صاف ہے سب سے بڑا شیطان ہمارا نفس ہےاس لیے اس لڑائی کو یہی ختم کرو اور روزہ افطار کے لیے سب ساتھ بیٹھ جاؤ

کامران صاحب کی بات پہ سب ڈرائنگ روم میں خاموشی سے بیٹھ گئے اور تمکین کامران کے کہنے پہ سب کو افطار سرو کرنے لگی اور سب خاموشی سے اس سے لینے بھی لگے عاشر بھی تھوڑا مطمئن ہو گیا کہ شاید معافی مل سکتی ہے۔۔۔شہانہ نے اپنے پاس صوفے پہ لیٹے وجود کو اٹھایا اور اپنے پیارے پوتے کو دیکھنے لگی۔۔۔

فلک کو ہوش آیا تو اس نے اپنے ہاتھوں کو کسی کے ہاتھوں میں مقید پایا جب سامنے دیکھا تو التمش فلک کے بیڈ کے پاس پڑے اسٹول پہ بیٹھا تھا اور سر فلک کے بیڈ سے ٹکائے مزے سے سو رہا تھا پہلے تو فلک کو یقین نہیں آیا کہ التمش اس کے پاس بیٹھا ہے پھر اپنے دوسرے ہاتھ سے التمش کے چہرے کو

ہلکا سا چھوا تو واقع ہی التمش کی وہاں موجودگی کا احساس ہوا یہ احساس ہی اتنا طمانیت بخش تھا کہ فلک مسکرا دی۔۔۔

التمش کی آنکھ تب کھلی جب اس نے اپنے چہرے پہ کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس کیا اور جب سامنے دیکھا تو فلک اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

تم جاگ گئی اب طبیعت کسی ہے التمش نے فلک کی بابت پوچھی۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہو مجھے کیا ہوا ہے بس معمولی سا بخار تھا اور یہ لوگ مجھے اٹھا کے ہاسپٹل لے آئے ہیں آپ ہی بتائے بخار کے لیے اتنے بڑے انجیکشنز کوئی لگواتا ہے کیا ؟؟فلک نے ہاتھ بڑھا کے انجیکشن کا سائز بتایا تو التمش نے اپنی مسکراہٹ دبائی

نہیں بھئی اتنے بڑے انجیکشز تو گائے اور بھینس کو ہی لگتے ہیں مجھے نہیں پتہ تھا تم اس کیٹاگری میں آتی ہو التمش نے بھی بڑے انجیکشن کا سائز بتا کے ہی جواب دیا

فلک گھور کے دیکھنے لگی اور منہ پھلا کے بیٹھ گئی۔۔۔

یہ اچھا ہے ناراض میں تھا اور مناؤ بھی میں ہی۔۔ویسے میڈم یہ بستر پہ پڑنے کو کس نے کہا تھا میں کونسا مر گیا تھا جو ناں آتا التمش کے مرنے کی بات پہ فلک نے اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ دیا

پلیز التمش اللہ آپ کو سلامت رکھے یہ سب باتیں ناں کرے میرے ساتھ۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا فلک افسردہ ہوگئی

اور مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے تمھارے ساتھ ہاسپٹل میں ڈیٹ انجوائے کرتے ہوئے کیا یار فلک ایسا بھی کوئی کرتا ہے تمھیں سرپرائز دینے کو جلدی آیا تھا اور تم نے مجھے ہی سرپرائز دے کے پریشان کر دیا التمش بھی منہ پھلا کے فلک کو دیکھنے لگا

التمش آپ مجھ سے ناراض ہو کے چلے گ ئے اور مجھے ایک کال تک نہیں کی مجھے لگا شاید مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی۔۔۔فلک نے اپنے اسٹریس کی وجہ بتائی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افف فلک ہاں میں ناراض تھا لیکن اتنا بھی نہیں کے بات ہی ناں کرو تمھیں جاتے ساتھ ہی کال کی تھی تمھارا نمبر آف تھا پھر عاشر بھائی کی ہلپ بھی کرنی تھی تو اس میں اتنا الجھ کے رہ گیا پھر تمھیں تو کیا کسی سے بات نہیں ہوئی میری فلک۔۔۔

عاشر بھائی وہ بھی ساتھ آئے ہیں؟ فلک کو حیرت ہوئی

ہاں عاشر بھائی تمکین بھابھی اور آریان ہمارا بھتیجا وہ بھی ساتھ آیاہے التمش نے تفصیل فلک کو بتائی تو وہ خوشی سے اچھلنے لگی۔۔۔

ارے صبر کرو اتناخوش نہ ہو مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ اس وقت گھر والے

عاشر بھائی اور تمکین کو دیکھ کے کیا ری۔ایکٹ کر رہے ہونگے رکو میں چاچو کو کال کر کے پوچھتا ہو التمش جب فون نکال کے اٹھنے لگا تو فلک نے التمش کا ہاتھ پکڑ لیا

التمش !! فلک نے پیار سے التمش کو پکارا

کیا بات ہے فلک کونسی خواہش پوری کروانی ہے التمش فلک کی ٹون دیکھ کے ہی سمجھ گیا

مجھے بھی گھر جانا ہے پلیززز فلک نے اسرار کیا

مگر فلک اب اس ٹائم کہاں سے کوئی ڈاکٹر تمھیں ڈسچارج کرے گا التمش نے الٹا فلک سے سوال کیا

آپ کروائیں نا میں بلکل ٹھیک ہو پر امس مجھے نہیں رہنا ہاسپٹل فلک بھی ضد کرنے لگی

اچھا دیکھتا ہو ارسہ سے بات کرتا ہو مگر اگر کوئی ناں مانا تو مجھے مت کہنا

اوکے بٹ آپ نے بھرپور کوشش کرنی ہیں ورنہ میں ہاسپٹل سے بھاگ جاؤ گی

توبہ ہے فلک تم بھی ناں بچو کی طرح ضد کرنے لگی ہو التمش یہ کہتا ارسہ سے بات کرنے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر بعد ارسہ سمیت وہ اس کی آزادی کا پروانہ اپنے ساتھ لے آیا۔۔

فلک تمھیں ڈسچارج پیپرز کل ہی ملے گے مگر تمھیں اپنا بہت خیال رکھنا ہے ارسہ ڈاکٹروں کی طرح ہدایت کرنے لگی

اففو ارسہ میں ٹھیک ہو مجھے کیا ہوا ہے جو ایسے سب پریشان ہو رہے ہو فلک بور ہو کے رہ گئی تھی

میڈم میری ہی گیرنٹی پہ جارہی ہواپنے لیے ناں سہی میرے لیے ہی اپنا خیال رکھ لینا ارسہ اب کے بہن کے روپ میں واپس آگئی

ہاں یہ ہوئی ناں بہنوں والی بات اب خیال رکھ لوں گی فلک مسکرا کے ارسہ سے گلے ملی۔۔۔

چلیں یاں آج کی رات رکنا ہے التمش بھی اکتا ہی گیا تھا ہاسپٹل کے ماحول کو دیکھ کر

ہاں ہاں چلیں فلک مزے سے آگے بڑھ گئ

جبکہ التمش اسکا سامان سمیٹنے لگا اب بیمار کی تیارداری تو بنتی تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فلک اور التمش اچانک ہی گھر پہنچے۔جہاں سب خاموشی سے افطار کر رہے تھے گھر میں اتنا سناٹا تھا کہ ہلکی سی آہٹ پہ سب کی توجہ باہری دروازے کی

طرف اٹھی۔۔۔

فلک اور التمش کو ساتھ دیکھ کر سب مسکرا کے کھل اٹھے۔۔۔

عاشر بھائی آپ اور تمکین بھابھی واپس آ گۓ فلک نے خوشی اور جوش کی سی ملی جلی کیفیت میں عاشر سے پوچھا جبکہ باقی سب خاموش ہو گۓ تھے

ہاں فلک ہمیں احساس ہو گیا کہ ہم غلط تھے اور پھر سوچا وقت رہتے معافی مانگ لیں خیر تم بتاؤ تم کیسی ہو ؟؟

واہ بہت اچھا کیا آپ آ گۓ اور سب سے زیادہ خوشی یہ دیکھ کے ہوئی کہ آپ سب نے عاشر بھائی اور تمکین بھابھی کو معاف کر دیا مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔فلک کی خوشی دیدنی تھی جبکہ سب ابھی بھی خاموش تھے اس معنی خیز خاموشی کو التمش نے خوب محسوس کیا اور حالات کی نوعیت سمجھ گیا تھا۔۔۔

فلک تمھیں آرام کی ضرورت ہے بیٹا تم جاؤ اپنے کمرے میں۔۔میں چاۓ بھجواتی ہو التمش لے جاؤ اسے اور تم بھی آرام کرو شہانہ نے پیار سے فلک کو کہا تو وہ سر ہلا کے کمرے کی طرف چلی گئ

جب ہم غلطیاں کر کے معافی مانگ کے سکون سے رہ سکتے ہیں تو عاشر اور تمکین تو سچ میں شرمندہ ہیں میں نے تم دونوں کو معاف کیا اور عاشر تم لوگ یہاں رہ سکتے ہو کامران صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا اور کمرے کی طرف

چلے گئے۔۔۔

عبیرہ اور ابراہیم مسکرا دیے جبکہ احمر اور شہانہ خاموش تھے۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

فلک اور التمش بہت دنوں بعد اپنے روم میں آئے۔۔

فلک بیڈ پہ ٹک کے بیٹھ جاؤ اگر میں نے تمھیں کسی بھی فالتو ایکٹیویٹی میں انوالو دیکھا تو اچھا نہیں ہوگا التمش نے تنبیہی انداز میں فلک کو کہا

مگر التمش تین دن بعد عید ہے مجھے اتنی تیاریاں کرنی ہیں اور اب تو عاشر بھائی اور تمکین بھی واپس آگئے ہیں ارے میں نے آریان کو بھی نہیں دیکھا فلک بیڈ پہ بیٹھتے بیٹھتے اٹھ کھڑی ہوئی

فلک تم ناں مجھ سے اب پٹو گی اگر اب تم بیڈ سے اٹھی تو بہت مار پڑے گی التمش نے اب کے غصہ کیا

ہاں!!! آپ مجھے مارے گے التمش اتنا پڑھنے کا کیا فائدہ کے آپ مجھ پہ ہاتھ اٹھائے فلک نے منہ پہ ہات کھتے ہوئے کہا

میڈم تعلیم شعور دیتی ہے جبکہ تربیت عقل و عمل سکھاتی ہے التمش نے فلک کی بات سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا اور فلک کو دوبارہ بیڈ پہ بیٹھا دیا

مطلب میں سمجھی نہیں فلسفیانہ بات فلک کے سر کے اوپر سے گزر گئ۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں تمھارا وہ بیکار ناولز پڑھنے کا اور ناں ہی ٹیچنگ کرنے کا التمش نے جان کے فلک کے ناولز اور جاب کو موضوع گفتگو بنایا

آپ آئے بڑے کہیں کے ادیب ومصنف جو کتابوں سے محبت کرے فلک نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا

ویسے سن لو تمھارے لیے بہتر ہے تعلیم شعور دیتی ہے مطلب کیا سہی ہے کیا غلط ہے اس سے روشناس کرواتی ہے جبکہ تربیت عمل سکھاتی ہے مطلب کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔۔ساتھ ہی ساتھ عقل کا استعمال انسان کے ہی اختیار میں ہوتا ہے التمش کے لیکچر سے فلک بور ہو کے رہ گئی مگر آج وہ دل سے خوش تھی کہ التمش واپس آگیا تھا

التمش بس کرے مجھے پتہ چل گیا آپ مجھے نہیں مارے گے فلک نے جمائی روکتے ہوئے کہا

چلو بہت ہو گیا فلک اب آرام کرو فلک پہ نیند کا غلبہ آتا دیکھ التمش نے اس کو مزید جاگنے سے روکا۔۔

سحری کے وقت تمکین سب سے پہلے اٹھی اورسحری کی تیاری کرنے لگی پھر عبیرہ اٹھ کے آئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے تمکین تم یہاں مجھے لگا کہیں فلک اٹھ کے کھڑی ناں ہو گئی ہو پتہ ہے کتنا کام کرتی ہے پھر بھی کبھی بھی نہیں کہتی کہ میں تھک گئی ہو عبیرہ فلک کی تعریف کیے جارہے تھی جبکہ تمکین مسکرائے جارہی تھی شہانہ کچن میں آئی تو عبیرہ خاموش ہوگئی

عبیرہ ، احمر اور میں آج سحری اپنے کمرے میں ہی کرے گے کچھ لوگوں کو تو ہر جگہ اٹھنے بیٹھنے کا پرمٹ لیٹر مل گیا ہے ناں ابا جی سے اس لیے ہم اب الگ ہی کھائے گے شہانہ سنا تمکین کو رہی تھی جبکہ بات وہ عبیرہ سے کر رہی تھی۔۔۔

اچھا بھابی بس دومنٹ میں آپ کی ٹرے ریڈی کر دیتی ہو آپ بیٹھے عبیرہ نے کرسی گھسیٹ کے دی

نہیں رہنے دو میں ذرا فلک کو مل آؤ کافی دن ہو گئے اس سے سہی سے بات بھی نہیں ہوئی۔۔۔شہانہ فلک کے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔التمش باہر ہی آ رہا تھا

ارے مام زہے نصیب آپ مجھ سے ملنے آ رہی تھی التمش نے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں میں اپنی بہو کو دیکھنے آئی ہو کب سے سہی سے نہیں مل سکی شہانہ یہ کہہ کے اندر کی طرف بڑھ گئی التمش بھی پیچھے چلا گیا۔۔فلک فریش ہو کے

واش روم سے نکلی۔

فلک یہ کیا تم کیوں اٹھ گئی اتنی جلدی شہانہ نے فلک کہا

مامی مجھے بھی روزہ رکھنا ہے آخری روزے ہیں میں سارے رکھے ہیں میں نہیں چھوڑ رہی

پھر سے تم شروع ہوگئی ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی مام اس کا یہی رونا تھا اس کو ٹائم ٹو ٹائم دوائی لینی ہے مگر یہ سنتی ہی نہیں ہے میری التمش تھوڑی دیر پہلے ہی فلک کے ساتھ سر خواری کرکے گیا تھا۔۔۔

اچھا تم جاؤ جا کے سحری کرو جب اتنے دن بھائی کے ساتھ رہ رہے تھے تب فلک یا اس کی صحت کا خیال نہیں آیا جاؤ جا کے اپنے روزے کی فکر کرو شہانہ نے التمش کو ہی کھری کھری سنا دی کیونکہ شہانہ جانتی تھی التمش بھی عاشر کا بھرپور ساتھ دے رہا ہے

التمش کو ڈانٹ پڑی تو فلک التمش کو ہی دیکھنے لگی جبکہ التمش روم سے چلتا بنا

فلک دیکھو آج کونسا آخری روزہ ہے تم کل سے روزے رکھ لینا مگر آج نہیں آج تم آرام کرو پکا کل کوئی تمھیں نہیں روکے گا شہانہ نے پیار سے فلک کو سمجھایا اچھا ایسا کرو آج میرے اور اپنے ماموں کے ساتھ سحری کر لو

کیوں مامی آپ سب کے ساتھ سحری نہیں کرے گی ؟؟ فلک نے شہانہ سے

پوچھا

نہیں بیٹا سب نے عاشر اور تمکین کو کتنی آسانی سے معاف کر دیا جبکہ میں اور احمر ابھی تک معاف نہیں کر پارہے خیر چھوڑو آؤ میرے ساتھ۔۔۔شہانہ مسکرا کے فلک کو کہنے لگی جو خود شہانہ کی بات سن کے گہری سوچ میں ڈوب گئی۔۔۔۔

مامی ایک بات کہوں ہو سکے تو معاف کر دے عاشر بھائی ، التمش اور تمکین کو پلیز دیکھے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا کتنا اچھا ہو سب ''اپنے'' ساتھ رہے اور ویسے بھی معاف کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے فلک نے شہانہ کے گلے لگ کے کہا

اللہ تمھیں اور سب کو سلامت رکھے بیٹا ایسا نہیں کہتے اچھا چلو سحری کرتے ہیں شہانہ فلک کو لیے اپنے ساتھ چلی گئی۔۔۔

کیا بات ہے بھائی پریشان لگ رہے ہیں؟ افطار کے بعد التمش عاشر کے کمرے میں گیا اور عاشر کو گہری سوچ میں گم پایا۔۔۔

ہاں یار دیکھو ناں مام ڈیڈ ابھی بھی بہت ناراض ہے کسی طرح نہیں مان رہے تو میں سوچ رہا ہو ایک بار ان سے معافی مانگ کے واپس چلا جاؤ کیونکہ اب دیکھو ناں میری وجہ سے آج انھوں نے سحری سب کے ساتھ کی نہیں کی اور

افطار بھی روم میں کی۔۔۔

بھائی آئیڈیا!!! التمش عاشر کی بات سنتے ہوئے گہری سوچ سے نکل کے اچھل پڑا۔۔۔

کیا ہوا؟؟ ایسا کیا سوچ لیا جو اتنے ایکسائیٹڈ لگ رہے ہو۔۔۔

یہ سب چھوڑیں اور کان ادھر لائے عاشر التمش کے قریب کان کر کے بیٹھ گیا التمش کا آئیڈیا سن کے عاشر کی آنکھیں حیرت سے کھل گئ

تم یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو اس کے بعد معافی ملے گی؟ عاشر نے آئی برو اچکا کے التمش سے سوال کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس یوں سمجھ لیں کہ آزمایا ہوا ہے التمش نے ایک آنکھ دبا عاشر کو کہا

چلو ٹھیک ہے یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے آپ اب سے ٹھیک آدھے گھنٹے بعد مجھے لاونج میں ملے میں سب کو کسی طرح وہاں بلواتا ہو التمش یہ کہتا اٹھ کھڑا ہوا

اور کیا کہہ کے بلواؤں گے سب کو اگر پکڑے گ ئے تو؟؟؟ عاشر پریشان ہوا

ارے بھائی یہ کام میں نہیں کرو گا کسی سے کرواؤ گا اور جس سے کرواؤ گا وہ بہت بہتر طریقے سے کرے گی سو۔جسٹ۔ویٹ۔اینڈ۔واچ۔۔۔۔

التمش اپنے کمرے میں گیا جہاں فلک بیڈ پہ مزے سے لیٹے دنیا جہان سے بیگانہ اپنے ناول میں مگن تھی۔۔۔

فلک بات سنو۔۔التمش نے فلک کو بلایا مگر وہ فلک ہی کیا جو ناول پڑھتے ہوئے کسی کو سن لے۔۔۔

فلک !!! التمش نے اب کے زور سے آواز دی

کیا بات ہے التمش کیوں چلا رہے ہیں میرے اپنے کان ہیں پڑوسیوں سے ادھار نہیں لائی۔۔۔فلک جھنجلائی۔۔

اچھا جاؤ سب کے لیے چائے بناؤ اور سب کو لاونج میں اکٹھا کرو التمش نے فلک کو آرڈر دیا۔۔۔

میں چائے بناؤ فلک نے حیرت سے التمش کو دیکھا اور پھر انگلی کا رخ اپنی طرف کر کے التمش سے پوچھا

ہاں تم چائے بناؤ یہاں اس گھر میں میری ایک ہی بیوی ہے جس کا نام فلک ہے اور یہ میں اسی کو کہہ رہا ہو التمش نے کندھے اچکا کے کہا

ایک ہی بیوی سے مطلب گھر کے باہر اور بھی کوئی رکھی ہوئی ہے فلک نے گھور کے التمش سے سوال کیا

ہاں۔۔۔نہیں ابھی تک تو ایسا کچھ نہیں کیا ہاں اگر تم کہوں تو سوچا جا سکتا

ہے التمش نے فلک کو تنگ کرنے کی غرض سے ایسا کہا

اور فلک بھوکی شیرنی کی طرح التمش کا گلا دبانے کے لیے بیڈ سے کھڑی ہوگئی۔۔۔

ارے یہ کیا کر رہی؟ التمش نے فلک کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیے۔۔
التمش کو اندازہ نہ ہوا اور فلک کے ہاتھوں پہ گرفت مضبوط ہوئی تو اس کی چیخ نکل گئی اور آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے۔۔۔

ارے ارے تم رہ کیوں رہی ہو میں مذاق کر رہا تھا پلیز رونا بند کرو التمش کو اپنے ہی مذاق پہ غصہ آیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے آپ میرے ہاتھ چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے التمش نے فلک کے ہاتھوں پہ اپنی گرفت ڈھیلی کر دی

اچھا یار سوری میں دوسری شادی کا سوچ بھی نہیں سکتا وہ دراصل میں امریکہ سے سب کے لیے گفٹس لایا ہو اور گھر پہ سب تمھاری چائے کے فین ہیں تو میں نے سوچا تمھاری چائے اور میرے گفٹس دونوں اگر مل جائے تو گھر کے دکھی ماحول کو خوشگوار بنا سکتے ہیں پھر کیا خیال ہے؟ التمش نے آئی برو اچکا کے فلک کو دیکھا

ہمم۔۔گڈ۔آئیڈیا چلیں دس منٹ بعد آپ کو سب لاونج میں ملیں گے فلک یہ کہہ کے ناول کی بک سائیڈ پہ رکھ کے باہر چلی گئی اور التمش فلک کے

ناول کی کتاب کو الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا

پتہ نہیں کیا کیا پڑھتی رہتی ہے یہ لڑکی۔۔افف !!! التمش نے اتنی موٹی بک کو دیکھ کے جھرجھری لی اور اس بک کا ٹائل پڑھا تو اس پہ نمل لکھا تھا۔۔۔ پتہ نہیں یہ لڑکی اتنی موٹی کتاب کیسے پڑھ لیتی ہے التمش کتاب واپس رکھ کے لاونج میں چلا گیا۔۔۔

فلک کے کہنے پہ سب لاونج میں آئے سوا تمکین اور عاشر کے فلک نے سب کو چائے سرو کی اور خود بھی سب کے ساتھ بیٹھ گئی

التمش سب کو ان کے گفٹس دینے لگا۔۔۔

التمش تم فلک کے لیے کیا لائے ہو ہمیں بھی دیکھاؤ عبیرہ نے التمش کو تنگ کرنے کی غرض سے پوچھا

چچی میں آ گیا فلک کے لیے اتنا کافی نہیں ہے کیوں فلک اور فلک غصے سے التمش کو گھور کے منہ پھلا کے بیٹھ گئی

مطلب سب یاد تھے اور میرے لیے کچھ نہیں لائے فلک بس سوچ کے رہ گئی

اتنے میں عاشر اور تمکین سامان پیک کیے باہر آئے سب دونوں کو اس طرح دیکھ کے حیران ہوئے۔۔عاشر احمر صاحب اور شہانہ کے پاس آیا دونوں نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عاشر کو آوائیڈ کیا عاشر دونوں کے صوفے کے پاس ان دونوں کے آگے ان کے قدموں میں پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

میں نے آپ دونوں کا بہت دل دکھایا میں جانتا ہو میری غلطی معافی لائق نہیں ہے پھر بھی دل سے آپ سے معافی کا طلبگار ہو سکے تو مجھے اور تمکین کو معاف کر دیجیے گا پلیز میں نہیں چاہتا میری وجہ سے آپ گھر سے الگ ہو کر رہے اس لیے میں جا رہا ہو واپس دل تو ایک پرسنٹ نہیں ہے جانے کا مگر آپ دونوں کی ناراضگی سہی نہیں جا رہی عاشر نم آنکھیں لیے یہ کہہ کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔سب خاموشی سے یہ منظر دیکھنے لگے۔۔

عاشر کامران صاحب کے پاس جا کےان کے قدموں میں پنجوں کے بل بیٹھ گیا اور ایک فائل ان کی گود میں رکھی۔۔۔

دادا جی یہ وہ پراپرٹی اور پیسہ ہے جو میں حصے کے نام پہ لے گیا تھا مگر مجھے احساس ہوا اصل سے دور رہ کے مجھے کیا ملا الٹا میرا نقصان ہی ہوا اس لیے میں یہ سب واپس دے کے جانا چاہتا ہو تاکہ دل پہ بوجھ نہ رہے چلتا ہو دادا جی دعا کیجیے گا عاشر اٹھ کھڑا ہوا سب سے مل کے جانے لگا تمکین بھی سب سے معافی مانگ کے عاشر کے ہمراہ چل دی۔۔۔

رُکو عاشر احمر صاحب نے عاشر کو پکارا

عاشر نے مڑ کے بے یقینی سے احمر کو دیکھا

میں نے تمھیں معاف کیا اور اب تم کہیں نہیں جاؤ گے یہی رہو گے ہمارے پاس اپنے اصل کے پاس ادھر آؤ احمر صاحب نے باہیں پھیلا کے عاشر کو بلایا عاشر تقریباً دوڑ کے احمر کے گلے لگا التمش یہ دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

اور ابراہیم تم ٹھیک کہتے تھے مشورہ دینا آسان ہے عمل کرنا مشکل مگر ارسہ کو شرمندگی کا جو احساس پہلے تھا آج وہی احساس عاشر کو اب جا کے ہوا ہے احمر نے ابراہیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

عاشر ماں کے گلے نہیں لگو گے عبیرہ جو شہانہ کے پاس کھڑی تھی عاشر کی توجہ شہانہ کی طرف لائی

عاشر اور تمکین دونوں آریان کے ہمراہ شہانہ کے پاس جا کے کھڑے ہو گئے شہانہ نے دونوں کو گلے لگایا اور رو دی

مام بس۔۔۔پیچھے سے التمش نے آ کے ماں کو حصار میں لے کر رونے سے منع کیا تو شہانہ عاشر اور تمکین کو چھوڑ کے التمش کے کان کھینچنے لگی

آآآ مام کیا کر رہی ہیں؟؟ التمش بناوٹی لہجے میں چلایا

ماں کو پاگل سمجھا ہے میں جانتی نہیں تم دونوں کو یہ جو ناٹک کیا ہے ناں مجھے پتہ ہے شہانہ نے دھیرے سے التمش کے کان میں کہا باقی سب کو سنائی نہیں دیا جبکہ التمش ہنس دیا۔۔۔

آریان رونے لگا تو شہانہ کی توجہ سب سے ہٹ کے آریان کی طرف چلی گئی اب دادی سب بھول کے پوتے کو اٹھانے لگی اور سب مسکرا دیے۔۔۔

thanks bro you are the best

عاشر نے التمش کو گلے لگاتے ہوئے کہا تو التمش بھی مسکرا دیا۔۔۔

سب اپنے اپنے کمرے میں چلی گئے فلک سحری کی تیاری کر رہی تھی جب تمکین اس کے پاس کچن میں آئی۔۔۔

فلک تم ابھی ٹھیک ہوئی ہو آرام کرو کیوں کر رہی ہو اتنا کام لاؤ میں کرتی ہو تمکین نے فلک کے ہاتھ سے برتن لینے چاہے

فلک نے تمکین کو برتن تھما دیے۔۔۔

ہاں بھئی اب بڑی بہو آ گئی ہے وہ بھی ساتھ ساتھ کام سمبھالے گی پہلے مجھے آپ کے فرائض بھی انجام دینے پڑتے تھے فلک نے مسکراہٹ دباتے ہوئے تمکین کو کہا تو تمکین ہنس دی۔۔۔

تمھارا شکریہ فلک تم نے میرے فرائض بھی نبھائے اب مجھے بھی سمجھاؤ میرے فرائض ہیں کیا کیا؟؟۔۔۔

آپ نے بس سحری کے ٹائم سب کو جگانا ہے اور میری ہلپے کرنی ہے یہی

ہیں آپ کے فرائض اور ہاں جگانے کی لسٹ میں پہلا نام اپنے دیور کا

Add

کر لیجیے پلیز بہت مشکل سے اٹھتے ہیں۔۔

اوہو !! دیکھو تو ذرا نام بھی لیا تو کس کا اپنے اُن کا۔۔ویسے میرا دیور بہت اچھا ہے امریکہ میں تو سحری کے ٹائم بہت پہلے سے جاگ جاتا تھا۔۔تمکین نے ٹھوکا مار کے فلک کو چھیڑتے ہوئے کہا

بھابھی وہ سوتے ہی نہیں ہونگے کیونکہ ان کو پتہ ہے وہ مشکل سے جاگتے ہیں بے شک کل ٹرائے کر لیجیے گا فلک بہت اترا کے بولی

اچھا جی چلو دیکھتے ہیں اور اگر کل وہ جلدی جاگ گیا ایک ہی باری میں تو مجھے کیا انعام ملے گا فلک ؟ تمکین بھی ایک ادا سے بولنے لگی

جو آپ کہے اور اگر میں جیتی تو مجھے کیا ملے گا فلک بھی کہا کم تھی

جو تم چاہو۔۔چلے پھر لگی بٹ ؟؟؟تمکین نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا

ویسے نانا جی کہتے ہیں بٹ حرام ہے تو ہم بٹ نام لگاتے ہی نہیں ہم گفٹ گفٹ لگاتے ہیں فلک سوچتے ہوئے بولی

گفٹ گفٹ مطلب ؟؟ تمکین پوچھنے لگی۔۔۔

گفٹ مطلب تحفہ جو جیتا تو ہارنے والے کو تحفہ دینا پڑے گا فلک نے تشریح

کی۔۔اوکے ڈن تمکین اور فلک نے ایک دوسرے کے ہاتھ پہ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فلک کمرے میں آئی تو التمش مزے سے بیڈ پہ بیٹھا ٹی۔وی دیکھ رہا تھا۔۔۔

فلک خاموشی سے آ کے بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ لیٹ گئی۔۔۔

ناراض ہو مجھ سے فلک التمش نے ٹی۔وی دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں نہیں میں تو بہت خوش ہو میرا شوہر مجھے چھوڑ کے سارے جہان کے لیے گفٹ لایا ہے تو کیا مجھے دکھی ہونا چاہیے بلکل بھی نہیں مجھے بہت خوش ہونا چاہیے۔۔۔فلک منہ بسورتے ہوئے بولی

ایسا نہیں ہے مجھے تمھارے شایانِ شان کوئی گفٹ دیکھا نہیں تو میں لایا نہیں التمش نے کندھے اچکا کے بڑے آرام سے کہا

فلک کا تو اس بات سے دماغ ہی گھوم گیا تھا

کیا خوب کہی پورے امریکہ میں میرے شایانِ شان کوئی ایک چیز بھی نہیں تھی۔۔۔مطلب کیا اس بات کا؟؟۔۔۔

مطلب صاف ہے پورے امریکہ میں تمھارے شایانِ شان صرف ایک ہی گفٹ تھا اور وہ میں تو میں آ گیا تمھارے پاس بس بات ختم۔۔۔التمش یہ کہہ

کے ٹی۔وی آف کر کے سو گیا۔۔اور منہ بنانی سونے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔

فلک سحری کے ٹائم پہ اٹھی فریش ہو کے کچن میں چلی گئی آج اس نے عبیرہ کو جلدی اٹھنے سے منع کیا تھا کیونکہ اب تمکین ہلپ کرنے کے لیے موجود تھی۔۔۔

السلام علیکم دیورانی جی تمکین کی آواز آئی تو فلک نے پیچھے مڑ کے دیکھا

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جیٹھانی جی اٹھ گئی آپ چلیں اپنے فرائض انجام دیں اور جا کے پہلے گفٹ گیم کمپلیٹ کرے فلک نے رات والی گیم یاد دلوائی۔۔۔

ارے ہاں چلو میں آتی ہو التمش بھائی کو اٹھا کے تمکین کے پیچھے فلک بھی چل دی کیونکہ جانتی تھی مزہ آنے والا ہے۔۔۔

تمکین روم انٹر ہوئی التمش مزے سے سو رہا تھا تمکین نے ہاتھ بڑھا کے التمش کو جھنجوڑ کے جگایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا فلک مزے سے ہاتھ سینے پہ باندھے پیچھے کھڑے ہو کے نظارہ دیکھنے لگی۔۔۔

اب نے تمکین نے التمش کے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچا مگر التمش پہ ذرہ برابر اثر ناں ہوا۔۔۔

التمش بھائی !!! تمکین نے زور سے التمش کو پکارا اور ہاتھ سے ہلانے لگی التمش نے تمکین کا ہاتھ فلک کا ہاتھ سمجھ کے اس کو اپنی طرف کھینچا تو تمکین ہڑبڑا کے التمش کے اوپر دھک سے گر گئی التمش نے آنکھیں کھولی تو آگے سے تمکین کو دیکھ کے چلایا اور تمکین بھی چلا دی اور فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

فلک پیچھے ہنسی ضبط کیے کھڑی رہی جبکہ التمش اور تمکین دونوں بہت اکورڈ محسوس کرنے لگے۔۔

کیا التمش بھائی کب سے اٹھا رہی تھی مگر آپ ہیں لگتا ہے پورا اصطبل بیچ کے سوتے ہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سوری بھابھی مجھے لگا فلک ہو گی اور التمش اٹھ گیا گھور کے پیچھے کھڑی فلک کو دیکھنے لگا جو کب سے ہنسی ضبط کیے تھی

اٹس اوکے جلدی باہر آئے میں سحری کے لیے جگانے آ ئی تھی۔۔۔

جی بھابھی آپ چلیں میں آیا تمکین چلی گئی فلک جانے لگی تو التمش نے آگے بڑھ کے فلک کی کلائی پکڑ لی۔۔۔

اس کی تو سزا ملے گی التمش نے آنکھ کا اشارہ دروازے کی طرف کر کے کہا جہاں سے ابھی تمکین گئی تھی۔۔۔

میں نے کیا کیا بھابھی اٹھانے آئی تھی آپ اٹھ جاتے فلک نے انجان بنتے

ہوئے کہا

اچھا جی جیسے تم جانتی نہیں کہ میں کیسے اٹھتا ہو التمش نے فلک کو کھینچ کے اپنے قریب کیا فلک سٹپا گئی

م۔۔مم۔مجھے کیا پتہ کیسے اٹھتے ہیں آپ فلک نے دور ہونے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

وہی تو بتا رہا ہو کہ کیسا اٹھتا ہو میں۔۔التمش نے فلک کو مزید قریب کیا اور اس کے ماتھے پہ بوسہ دے دیا فلک نے شرما کے آنکھیں موندلی۔۔۔

ہم ابھی تو فلحال اتنا ہی مگر میں بخشو گا نہیں التمش فلک کو دیکھ کے کہنے لگا جو ابھی بھی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔۔۔

التمش فلک کے کان کے قریب ہو کر بولا میں فریش ہونے جا رہا ہو واپسی پہ بھی ایسے ہی کھڑی ناں رہ جانا کہیں ایسا نہ ہو آج کا روزہ قضا نہ ہو جائے پھر شاید آج آخری روزہ بھی ہوسکتا ہے التمش کا یہ کہنا تھا فلک جھٹکے سے آنکھیں کھول کے بنا التمش کو دیکھے باہر بھاگی اور التمش ہنس کے فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

مبارک ہو فلک تم جیتی میں ہاری فلک باہر آئی تو تمکین نے اس داد دی۔۔۔تو مانگو کیا مانگتی ہو؟؟؟ تمکین نے فلک کو کھلی آفر کی۔۔

friends forever

فلک نے یہ کہہ کے تمکین کے آگے ہاتھ پھیلایا۔۔

اوہ اگر میں مانگتی تو یہ مانگتی کہ

best friends forever

یہ کہہ کے تمکین نے فلک کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا اور دو پیچھلی بات پہ ہنس دی۔۔۔

لڑکیوں سحری بن گئی کب سے تم لوگوں کی طرف سے جگائے جانے کا انتظار کر رہی ہو شہانہ پیچھے آ کے کھڑی ہو کہ پوچھنے لگی

جی آنٹی بن گئی سحری اب بس فلک اور میں ٹیبل سیٹ کر رہے تھے تمکین نے جواب دیا۔۔اتنے میں سب سحری کرنے آ گئے جبکہ فلک التمش سے نظریں چرائے اِدھر اُدھر چیزیں رکھنے اُٹھانے میں مصروف رہی۔۔

افطار کے بعد فلک بے صبری سے اٹھی اور زبردستی تمکین کو کھینچ کے چھت پہ لائی۔۔

کیا ڈھونڈ رہی ہو فلک ؟؟تمکین فلک سے پوچھنے لگی

چاند ڈھونڈ رہی ہوں بھابھی مل ہی نہیں رہا فلک آسمان کو دیکھتے ہوئے کہنے

لگی۔۔

اففف او فلک مجھے لگا تمھارا کچھ کھو گیا ہے جو مجھے چھت پہ لے کے آئی ہو تمکین نے فلک کو گھورا۔۔۔ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہی تھی جب پیچھے سے دونوں کو ارسہ نے آ کے ڈرایا۔۔۔

چاند رات مبارک!!! ارسہ نے زور سے چلا کے کہا

ارسہ !! اففف تم نے ڈرا ہی دیا تمکین دل پہ ہاتھ رکھے کہنے لگی۔۔۔

سچی چاند نظر آ گیا فلک ایکسائیٹڈ ہو گئ تھی

ہاں منیب انکل نے ابھی اناؤنس کیا ہے

ارسہ جانتی تھی فلک کو مفتی منیب کی دعا سننے میں بہت مزہ آتا ہے

ہائے سچی میں نیچے ٹی۔وی دیکھنے جا رہی ہو اور فلک نے نیچے کی طرف بھاگی۔۔۔

منیب انکل کون ارسہ؟ تمکین نے سوالیہ نظروں سے پوچھا

ہلال کمیٹی کے سربراہ اور کون بھابھی ہر سال وہی تو عید ،بکرا عید، رمضان المبارک کی نوید سناتے ہیں پتہ نہیں جدید دور میں بھی اس سب کا اپنا ہی مزہ ہے جبکہ سب کو پتہ تھا روزے انیتس ہی ہونے ہیں مگر کمیٹی بنا کے بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔

اوہ اچھا چلو پھر ہم بھی دیکھتے ہیں منیب انکل کو تمکین نے کہا

چلیں چلتے ہیں پھر ارسہ اور تمکین بھی نیچے چل دی۔۔۔

ارسہ نبیل ہانیہ کے ہمراہ چاند رات یہی گزانے آئے تھے۔۔۔

چلو فلک مہندی لگوانے چلتے ہیں ارسہ نے فلک سے کہا

ہاں تم بچیاں مہندی لگوا کے آؤ پھر میں اور بھابھی جائے گے عبیرہ نے کہا

ہانیہ اور آریان کی فکر نہ کرو ہم سلا دے دیں گے کیوں بنیل اب یہی کام تو بچا ہے ہمارا عاشر نے آنکھ مار کے نبیل سے کہا

ہاں وہ تو ہمیں ویسے ہی فکر نہیں تھی ارسہ نے آگے سے جواب دیا

مگر ایک پرابلم ہے ہمیں پارلر لے کون جائے گا۔۔۔

ارے تم التمش سے کہو وہ لے جائے گا جاؤ فلک التمش کو بلا کے لاؤ شہانہ نے فلک کو کہا

فلک صبح کے بعد اب ڈرتے ڈرتے کمرے میں گئی التمش مزے سے ٹی۔وی دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔

التمش وہ۔۔۔فلک نے خشک لبوں پہ زبان پھیری

فلک تم آؤ بیٹھو التمش نے ایک نظر فلک کو دیکھ کے پھر ٹی۔وی کی طرف متوجہ ہو کے کہا

التمش ارسہ اور تمکین بھابھی ویٹ کر رہی ہیں ہمیں پارلر لے چلیں پلیز فلک نے ایک سانس میں بات مکمل کی۔۔التمش فلک کو گھور کے دیکھنے لگا

تم جانتی ہو مجھے مہندی پسند نہیں پھر بھی تم لگواؤ گی التمش نے غصے سے کہا

مجھے سچ میں نہیں پتہ تھا آپ کو مہندی پسند نہیں ہے چلیں ٹھیک ہے میں نہیں لگواتی مگر ارسہ اور تمکین بھابھی کو تو لگوانے چلیں وہ انتظار کر رہی ہیں ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ٹھیک ہے تم بھی لگوا لینا۔۔۔

مگر آپ کو پسند نہیں تو میں کیوں لگواؤ۔۔۔

مجھے تو اور بھی بہت کچھ پسند نہیں مگر تم نے کب پرواہ کی۔۔۔

مطلب میں سمجھی نہیں فلک کو سچ میں سمجھ نہیں آئی۔۔۔

مطلب صاف ہے تم نے ابھی تک مجھے کوئی خاص رسپانس نہیں دیا کہ تم نے مجھے معاف کیا بھی یا نہیں ابھی بھی لٹکا کے رکھا ہے التمش نے تھکے تھکے انداز میں کہا اور گاڑی کی چابی اٹھا کے باہر چلا گیا۔۔۔فلک بھی سر جھکا کے پیچھے چل دی۔۔۔

فلک نے تھوڑی بہت مہندی لگوائی جبکہ ارسہ اور تمکین نے فل بازوں پہ مہندی لگوا کے اپنی حسرتیں پوری کی۔۔

التمش تینوں کا باہر انتظار کرتا رہا۔۔تھوڑی دیر تینوں باہر آئی تو التمش نے ایک ایک کر کے سب کے لیے کار کا دروازہ کھولا۔۔۔

ویسے اگر نبیل ساتھ آتے تو یقیناً دروازہ مجھے خود ہی کھولنا پڑتا تھینکس التمش تم نے انتظار کیا اب ہلپ کی۔۔۔ارسہ نے مشکور سے التمش کو کہا

you are such a nice gentle man Altamash thank u

تمکین نے بھی التمش کا شکریہ ادا کیا جبکہ فلک رہی۔۔

اٹس مائی پلیئیر لیڈیز التمش نے جواب دیا۔۔۔

تو بتائے کیا کیا کھانا پسند کرے گی آپ سب التمش نے ایک فاسٹ فوڈ رسٹورنٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے پوچھا۔۔ایک وئٹر مینو کارڈ پکڑوا کے چلا گیا

التمش ہم کھائے گی کیسے ہمارے ہاتھوں میں تو مہندی لگی ہے تمکین نے کہا

میں پیک کروا رہا ہو گھر جا کے اپنے اپنے ہسبنڈز کو بولیے گا کھلا دے گے ۔۔التمش کہا

اوکے پھر مینو کارڈ ادھر لاؤ ارسہ نے کارڈ پڑھتے ہوئے اپنا آرڈر نوٹ کروایا اور تمکین نے اپنا آرڈر نوٹ کروایا اب مینیو کارڈ فلک کی طرف کیا۔۔

مجھے کچھ نہیں کھانا فلک نے آہستہ آواز میں کہا

اوکے جیسے تمھاری مرضی التمش کندھے اچکا کے اپنے لیے کچھ دیکھنے لگا اور پھر گاڑی سے اتر کر ریسٹورانٹ کے اندر چلا گیا۔۔فلک کا حلق تک کڑوا ہو گیا التمش کے رویے کو دیکھ کر۔۔۔

تھوڑی دیر بعد التمش اپنے ساتھ بہت سارے شاپرز لیے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔ ارسہ اور تمکین کو ان کا آرڈر دیا اور باقی شاپرز فلک کی طرف بڑھائے۔۔فلک سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مام ڈیڈ اور چاچو چچی کے لیے بھی لیا ہے اس لیے پکڑو ان شاپرز کو۔۔۔داد جی نہیں کھاتے یہ سب ورنہ ان کے لیے بھی لے لیتا التمش نے ہلکی آواز میں فلک سے کہا تو فلک نے خاموشی سے شاپرز پکڑ لیے۔۔۔

گھر پہنچ کے التمش نے شہانہ اور عبیرہ کو ان کے شاپرز پکڑا دیے اور اپنا شاپر لے کے کمرے میں چلا گیا۔۔۔فلک خاموشی سے لاونج میں بیٹھی رہی

فلک بیٹا جاؤ جا کے آرام کرو اور ہاں پلیٹس لیتی جانا التمش اور اپنے لیے عبیرہ نے فلک کو کہا۔۔ناچار فلک کمرے میں چلی گئی

التمش واش روم سے فریش ہو کے نکلا اور شاپر اٹھا کے خاموشی سے باہر چلا گیا فلک جو کہ صوفے پہ بیٹھی التمش کا انتظار کر رہی تھی کہ اس سے بات کرے التمش کا اگنور کرنا اسے بہت عجیب لگا اس لیے خاموشی سے بیڈ پہ جا کے ایک کونے میں ٹک کے بیٹھ گئ مہندی سوکھتی تو وہ دھو کے سو جاتی۔۔۔ ابھی اسی سوچ میں مگن آنکھیں موند ک بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی کہ کھانے کی مہک بہت قریب سے آنے لگی اور ہونٹوں پہ کوئی نرم گرم چیز محسوس ہوئی تو آنکھ کھول لی۔۔۔

التمش نے سینڈوج فلک کے منہ کے سامنے کیے اس کے بلکل قریب بیٹھا تھا۔فلک کچھ کہنے لگی کہ التمش نے ہونٹوں پہ شہادت کی انگلی رکھ کے خاموش کروا دیا

شش!! مجھے کچھ نہیں سننا میں جانتا ہو تمھیں بھوک لگی ہے اور مہندی بھی لگی ہے اس لیے پہلے چپ کر کے یہ کھاؤ۔۔۔فلک نے چپ چاپ ایک بائٹ لیا اور پھر التمش نے وہی سینڈوچ خود کھایا اور فلک کو بھی کھلایا۔ کھانا ختم کر کے پہلے فلک کا پھر اپنا منہ صاف کیا اور فلک کے ساتھ بیٹھ گیا خاموشی سے۔۔فلک التمش کے کندھے پہ سر رکھ کے بیٹھ گئ۔۔۔

التمش میں نے آپ کو معاف کیا۔۔۔فلک کا یہ کہنا تھا التمش بیڈ کراؤن سے

سر ٹیکا کر آنکھیں موند کر گہرا سانس ہوا ک سپرد کیا جیسے بہت مصافت کے بعد منزل ملی ہو اور مسافر کو یقین نہ آئے کے منزل سامنے ہے۔۔۔

التمش میں آپ سے بہت محبت کرتی ہو آپ کو مزید دکھی نہیں دیکھ سکتی جانتی ہو میں نے بہت وقت لیا آپ کو بھی بہت انتظار کروایا مگر میں سب بھول نہیں پا رہی تھی لیکن آپ نے ہر طرح سے مجھ پہ یہ عیاں کر دیا کہ آپ بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں مگر اب آپ تھک رہے تھے میں مزید آپ کو نہیں تھکانا چاہتی تھی میں خود سہی وقت کا انتظار کر رہی تھی اور آج کی اس رات سے سہی وقت کوئی اور ہو بھی نہیں سکتا آج میں آپ سے پوچھتی ہو کیا آپ مجھے مزید جھیلنا چاہے گے ؟؟ فلک نے التمش ک طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

التمش نے آنکھیں کھول لی۔۔

زہے نصیب میری خوش قسمتی ہے فلک میں خوشی خوشی اس آفر کو قبول کروں گا التمش کی میں بشاشت کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

پھر لائے میرا تحفہ فلک نے التمش کے آگے مہندی سے بھری ہتھیلی کی۔۔

کیسا تحفہ؟؟ التمش کو سمجھ نہیں آیا۔۔۔فلک گھونگٹ اوڑھ کے بیٹھ گئی۔۔

ارے میری منہ دیکھائی دے ناں ایسے میں بھی منہ نہیں دیکھاؤ گی اپنا۔۔۔ فلک نے گھونگھٹ کے اندر سے منہ بسورتے ہوئے کہا

سبز رنگ کا جالی دار دوپٹہ جس میں سے فلک کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا التمش دیکھ کے مسکرا دیا۔

ارے یہ ظلم ناں کرنا رکو ایک منٹ رکو ابھی آیا۔۔التمش بیڈ سے چھلانگ لگا کے اٹھا اور ڈریسنگ کی طرف گیا تھوڑی دیر بعد ایک خوبصورت جیولری باکس کے ساتھ وہ فلک کے سامنے آ بیٹھا۔۔۔

التمش نے پہلے فلک کا گھونگھٹ اٹھایا پھر فلک کو چہرہ اوپر کیا بنا میک۔اپ کے فلک آج پہلے سے زیادہ پر کشش لگ رہی تھی

تم بہت خوبصورت ہو ناں صرف ظاہری طور پر اللہ نے تمھیں حسن دیا ہے بلکہ تمھارا اندر بھی صاف شفاف ہے اور ایک بات فلک میں نے تم سے کہا تھا محبت ضروری نہیں ہوتی مگر میں غلط تھا کسی بھی رشتے کو خلوص سے نبھانے کے لیے محبت بہت ضروری ہے ورنہ رشتہ بے معنی ہو جاتا ہے اور میں پورے دل سے تمھیں کہتا ہو کہ میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہو تمھاری ناراضگی مجھ سے نہیں سہی جاتی مجھ سے کبھی ناراض ناں ہونا پلیز ۔۔۔فلک کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے جنھیں التمش نے بہت پیار سے انگلی کی پور سے صاف کیا۔۔

یہ تمھاری منہ دکھائی دینی کل تھی مگر آج دے دیتا ہو التمش نے جیولری باکس فلک کی طرف بڑھایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلک نے باکس کھولا اس میں ایک پینڈنٹ سیٹ تھا پینڈنٹ میں دو ہرف یعنی فلک التمش۔۔۔فلک ستائشی نظروں سے اسے دیکھنے FA تحریر تھے لگی۔۔۔

یہ بہت خوبصورت ہے التمش مجھے بہت پسند آیا آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔۔

شکریہ تمھارا مجھے معاف کرنے کے لیے اور میری زندگی میں شامل ہونے کے لیے التمش نے فلک کو کہا

مگر میں کل اپنی عیدی ضرور لوں گی آپ سے اور بہت ساری لوں گی وہ فلک ہی کیا جو کچھ چھوڑ دے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کل کی کل دیکھے گے التمش نے مسکرا کے فلک کے ماتھے پہ بوسہ دیا دونوں پہ زندگی کے حسین رنگوں کے دروازے کھل گۓ تھے۔۔۔

اگلا دن عید کا تھا فلک شرماتی مسکراتی صبح سویرے اٹھی التمش اور اپنے عید کے کپڑے نکالے۔۔۔فلک نہا کے فریش ہو کے باہر آئی مگر التمش مزے سے سو رہا تھا۔۔۔

اٹھیں التمش آج عید ہے فلک نے التمش کو اٹھایا۔۔۔مگر التمش نے فلک کھینچا اور اسے بھی سونے کو کہا

افف توبہ ہے مگر میں اپنی عیدی نہیں بخشو گی اٹھ کے جلدی باہر آئیں فلک اٹھ کے تیار ہوئی اور کمرے سے باہر چلی گئی التمش بھی ناچار اٹھ کے واش روم چلتا بنا۔۔۔

سب عید نماز کے بعد ایک دوسرے کو عید ملے ارم ، صارم اور ارسلان بھی آگئے تھے۔۔گھر بھر میں خوشی کا سماں تھا

کامران صاحب نے سب بچوں کو جبکہ گھر کے باقی بڑوں نے بھی ارسلان سمیت سب بچوں کو عیدی دی تو وہی فلک،ارسہ اور تمکین نے اپنے ہسبنڈز کی جیبیں خالی کروائیں۔۔۔فلک نے تو ارسلان کو بھی نہیں بخشا تھا۔۔

میں تو چھوٹا ہو آپ سے الٹا آپ مجھے عیدی دیں کیوں التمش بھائی ارسلان نے التمش کو اس معاملے میں گھسیٹا۔۔۔

یہ آج کسی کو نہیں بخشے گی میری جیب بھی خالی کروا چکی ہے تم نے اس کی جاب چھڑوائی تھی ناں اب یہ سیلری ہم سے پوری کر رہی ہے التمش بھی کہاں کم تھا۔۔۔

جو مرضی کہوں مجھے نہیں پتہ میری عیدی نکالوں چلو شاباش فلک نے ارسلان سے کہا ناچار ارسلان کو بھی بھاری بھرکم عیدی دینا پڑی۔۔۔

ناشتے کا بھرپور اہتمام کیا گیا سویاں تو سوغات ہے اس عید کی اور ویسے بھی عید کے دن میٹھا کھا کے شروعات کرنا سنت ہے۔۔۔

آج فلک اور التمش بھی پورے دل سے مسکرا رہے تھے شہانہ گھر کا خوشگوار ماحول دیکھ کے اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہاں تو کچھ دن پہلے گھر کی خاموشی اسے اندر ہی اندر تکلیف دے رہی تھی اور اب اللہ نے اپنے بابرکت مہینے کے عوض اس گھر پہ اپنی رحمتیں اور برکتیں عطا کر دی تھی۔۔۔

ایک سال بعد

ٹھیک ایک سال بعد اللہ پاک نے عید ہی کے دن فلک اور التمش کی زندگی میں ایک خوبصورت پری رحمت کی صورت میں بھیجی جس کا نام التمش نے امتل رکھا تھا۔۔۔

ارے واہ آریان کا نام بھی آپ نے رکھا اور اب ہماری بیٹی کا نام بھی آپ رکھ رہے ہیں فلک التمش سے ناراض ہو کے کہنے لگی سب دونوں کی کھٹی میٹھی نوک جھوک انجوائے کرنے لگے۔۔

دونوں میرے ہی بچے ہیں تو ظاہر ہے میں نے ہی نام رکھنا تھا کیوں دادا جی میں کیا غلط کہہ رہا ہوں التمش نے کامران صاحب سے پوچھا

بلکل بیٹا دونوں ہمارے بچے ہیں اور فلک یہ دونوں نام ہماری ہی پسند کے ہیں ہم نے بہت پہلے التمش کو کہا تھا کہ اس کی شادی کے بعد اس کے بیٹے یا

بیٹی کے نام ہم یہ رکھے گے تو اس گدھے نے اسی وجہ سے یہ نام رکھے ہیں اس کو تو ان ناموں کا مطلب بھی نہیں پتہ ہوگا پوچھوں اس سے کامران صاحب کی بات پہ سب ہنس دیے۔۔۔

اگر نانا جی یہ نام آپ کی پسند کے ہیں تو بہت اچھے ہیں کیونکہ آپ کی پسند لاجواب ہوتی ہے۔۔۔

تھینک۔یو مسزز میں بھی داد جی کی ہی پسند ہو التمش نے ایک آنکھ دیا کے فلک کو کہا تو سب کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے وہ شرما گئی شہانہ اپنی پوتی کو اٹھا کے کھیلنے لگی جبکہ کے ننھا آریان امتل کو دیکھنے کے لیے اچھلنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زندگی کا ایک نیا حسین سفر آگے سب کا منتظر تھا۔۔۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews